برکت

اس کے حصول اور اس سے محرومی کے اسباب

www.KitaboSunnat.com

مؤلف: ابو حذیفہ ابراہیم بن محمد

ناشر: الدار السلفیہ ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

"البركة: ما يجلب البركة – ما يمحق البركة"

کا اردو ترجمہ

کتاب رقم 1227
مکتبہ دار العلوم المحمدیہ

برکت

اسکے حصول اور اس سے محرومی کے اسباب

مولف

ابو حذیفہ ابراھیم بن محمد

ترجمہ

زبیر احمد سلفی

تصحیح و تقدیم

مختار احمد ندوی

ناشر
الدار السلفیہ، ممبئی

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات الدار السلفیہ نمبر ۲۰۴

نام کتاب	:	برکت
مؤلف	:	ابوحذیفہ ابراہیم بن محمد
مترجم	:	زبیر احمد سلفی
تصحیح وتقدیم	:	مختار احمد ندوی
طابع	:	اکرم مختار
ناشر	:	الدار السلفیہ ممبئی - ۸
تعداد اشاعت (بار اول)	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	اپریل ۲۰۰۲ء
قیمت	:	60 روپے

ملنے کا پتہ

دار المعارف

۱۳ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار ممبئی - ۳

فون: ۳۷۱۶۲۴۸۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عرض ناشر ____ ۹

مقدمہ ____ ۱۱

پہلی فصل: رزق اسلامی نقطہ نظر سے ____ ۱۵

لغت میں برکت کا معنی ____ ۲۰

دوسری فصل: قرآن کریم میں برکت ____ ۲۲

برکت کا مبارک مفہوم ____ ۳۲

تیسری فصل: کون سی چیزیں برکت لاتی ہیں اور ____ ۳۴

قرآن کریم کی برکت ____ ۳۶

قرآن کریم پر عمل کرنے کی برکت ____ ۴۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کی تلاوت کی برکت ______ ۴۳
معوذتین کی برکت ______ ۴۴
تقویٰ، اللہ پر ایمان لانے اور اس پر توکل کرنیکی برکت ______ ۴۶
تمام کاموں میں بسم اللہ کہنا ______ ۵۳
کھانے اور پینے کے بعد الحمد للہ کہنا ______ ۵۶
گھر میں داخل ہونے اور نکلتے وقت بسم اللہ کہنا ______ ۵۷
جماع کے وقت بسم اللہ کہنا ______ ۵۸
برکت کے لئے تمام احوال میں بسم اللہ کہنا ______ ۵۸
شکار کرنے کے وقت بسم اللہ کہنا ______ ۵۹
نیا کپڑا خریدتے وقت بسم اللہ کہنا ______ ۶۰
اکٹھا کھانے میں اور بغلی کھانوں میں برکت ______ ۶۱
مؤمن کافر کے برعکس ہوتا ہے ______ ۶۳
بعض کھانوں کی فضیلت ______ ۶۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دودھ میں آسمان کی برکت شامل ہے ______ ۶۷
مدینہ کے عجوہ کھجور کی فضیلت ______ ۶۹
شہد کی فضیلت ______ ۷۰
کھانے کی عزت کرنا، انگلیاں چاٹنا، اور گرم کھانا نہ کھانا ______ ۷۴
ناپ تول پوری کرنے میں برکت ______ ۸۰
سحری کی برکت ______ ۸۲
ماءزمزم کی برکت ______ ۸۶
مبارک زیتون کا درخت ______ ۸۸
جگہوں کی برکت ______ ۹۳
مسجد اقصیٰ اور اس کے اردگرد کی برکت ______ ۹۶
ان جگہوں پر رہنا جن سے برکت بندھی ہوئی ہے ______ ۱۰۱
شب قدر اور روزہ کی برکت ______ ۱۰۲
شہر رمضان کی برکت ______ ۱۰۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیدین کی برکت ________ ۱۰۷
عدل کی برکت ________ ۱۰۸
کثرت استغفار ________ ۱۱۱
صدقہ، سخاوت، کرم اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ________ ۱۱۴
صدقہ اور خرچ کرنے کے آداب ________ ۱۱۷
حلال مال کمانا اور مشتبہ چیزوں سے بچنا ________ ۱۲۰
حسن سلوک، صلہ رحمی، نرمی اور اچھا اخلاق ________ ۱۲۳
طلب علم و رزق کے لئے صبح صویرے نکلنا ________ ۱۲۸
کثرت سے اللہ کا شکر ادا کرنا اور ہمیشہ دعا کرتے رہنا ________ ۱۳۲
تنگ دست پر نرمی کرنا، مسلمانوں کی مدد کرنا، ________ ۱۳۶
بیع میں سچ بولنا ________ ۱۴۱
روزی تلاش کرنے کے لئے تجارت اور سفر ________ ۱۴۹
بغیر لالچ کے مال لینا برکت کا سبب ________ ۱۵۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی کرنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے ____ ۱۵۴
کھجور کا درخت اور اس کا پھل بابرکت ہے ____ ۱۵۷
بکری، چوپایہ اور گھوڑا پالنا اور بکری کے باڑہ میں نماز ____ ۱۵۹
گھوڑے کی برکت ____ ۱۶۱
پچھنا لگوانے میں برکت ____ ۱۶۶
اہل خیر کے اندر برکت پائی جاتی ہے ____ ۱۷۱
جماعت میں برکت ____ ۱۷۳
علماء کے اندر اور ان کے ساتھ رہنا برکت ہے ____ ۱۷۴
تمام مواقع پر برکت کی دعا کرنا ____ ۱۷۶
کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں برکت کی دعا کرنا ____ ۱۷۶
نومولود کے لئے برکت کی دعا کرنا ____ ۱۷۷
شادی کرنے والے کے لئے برکت کی دعا کرنا ____ ۱۷۸
نئی چیزیں خریدنے پر برکت کی دعا کرنا ____ ۱۷۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو برکت کی دعا کرنا ______ ۱۸۰

جسے درد ہو اس کے لئے برکت کی دعا کرنا ______ ۱۸۱

انصار و مہاجرین کے لئے برکت کی دعا کرنا ______ ۱۸۱

کثرت مال و اولاد اور اس پر برکت کی دعا کرنا ______ ۱۸۲

دعا استخارہ ______ ۱۸۲

وقت کی برکت ______ ۱۸۵

وقت کی خاصیت ______ ۱۹۰

چوتھی فصل: برکت سے محرومی کے اسباب ______ ۱۹۵

رحمت زحمت نہ بنے ______ ۱۹۷

خاتمہ ______ ۲۰۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

الدار السلفیہ ممبئی کی تازہ کتاب "البرکة: ما یجلب البرکة، وما یمحق البرکة" کا اردو ترجمہ "برکت: اس کے حصول اور اس سے محرومی کے اسباب" اس نادر اور مفید کتاب کے مؤلف جناب ابوحذیفہ ابراہیم بن محمد ہیں، یہ کتاب دار الصحابہ للتراث طنطا مصر الجمہوریہ سے شائع ہوئی ہے۔

کتاب کا موضوع نہایت مبارک، خود کتاب اول سے آخر تک خیر و برکات کے حصول اور اس سے محرومی کے حقیقی اسباب سے بھری ہوئی ہے، بڑا خوش نصیب انسان ہے وہ جسے ایسے اعمال کی توفیق ہوئی ہو جو دنیا اور آخرت کی خیر و برکات سے مالا مال ہو اور جسے اللہ رب العزت نے اپنے فضل و کرم سے نوازا ہو، لیکن اس کی بدنصیبی کا کیا کہنا جو اپنی بدعملی اور بدنیتی سے اللہ کے فضل و کرم اور اس کی خیر و برکات سے محروم رہا ہو۔

لائق و فاضل مصنف نے اس اچھوتے موضوع کا اس کتاب میں حق ادا کر دیا ہے اور بڑی تفصیل سے اللہ کی طرف سے بندوں کے لئے مقررہ رزق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہر قسم کو مفصل طور پر بیان کر دیا ہے۔

پہلے برکت کا معنی اور مفہوم بیان کیا ہے، پھر قرآن میں مذکور خیر و برکات کی تفصیلات کو جمع کیا ہے، اور ان اعمال کا ذکر کیا ہے جن کے کرنے سے بندوں کو اللہ کی طرف سے مالا مال کیا جاتا ہے اور تفصیل کے ساتھ ایک ایک عمل کا نہایت سادگی کے ساتھ ذکر کیا ہے، جیسے تقویٰ، ایمان باللہ، حسن توکل، بسم اللہ کی تاثیر، کھانے کے آداب اور ان کی برکات، کھانے کے بعد انگلیوں کا چاٹنا، ناپ وتول میں مساوات اور عدل کا اہتمام کرنا، سحری کی خیر و برکات، مقدس مقامات، زمزم، روزے اور شب قدر، عیدین، کثرت سے استغفار کرنا، سچائی، سخاوت، استغفار، حلال روزی کا حصول، صلہ رحمی، اور اجتماعی کام وغیرہ کا تفصیلی ذکر، ساتھ ہی ان اسباب و اعمال کا ذکر جن سے برکت اٹھ جاتی ہے اور غم اور فکر لاحق ہو جاتی ہے، ان میں گالی گلوچ، کثرت سے سونا، خیانت، بھیک مانگنا، لالچ، گناہ، چوری، سود، رشوت، وغیرہ کا تفصیلی ذکر ہے، کتاب انتہائی مفید اور باعث خیر و برکت ہے، ادارہ الدار السلفیہ نے اس کا سلیس ترجمہ، عمدہ طباعت، اور دیدہ زیب شکل میں چھاپا ہے۔

مختار احمد ندوی

مدیر الدار السلفیہ ممبئی

۲۰/ مارچ ۲۰۰۲ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقَدِّمَہ

الحمد للّٰہ الذی بنورہ تطمئن القلوب، بفضلہ و منتہ تسمو الارواح،وتزکواالنفوس، والصلاۃ والسلام علی خیر الأنام سیدنا محمد ﷺ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ، ومن اتبع ھداھم وسلک طریقھم الی یوم الدین. اما بعد:

''برکت'' کا موضوع ان دینی موضوعات میں سے ہے جن میں انتہائی قوی وعمیق پیغام ہے اور اس پر خالص اسلامی رنگ ہے۔

اسلام نے روح اور مادہ کے درمیان توازن پیدا کیا ہے اور اس کے لئے کچھ چیزیں بنائی ہیں جن سے روحانی اور مادی دونوں اقدار حاصل ہوں، چنانچہ ساری عبادات میں روحانی اور مادی دونوں فوائد رکھے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ مثلاً نماز میں جہاں آدمی کو روحانی سکون واطمینان حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس سے اس کے فطری تقاضہ کی تکمیل ہوتی ہے۔ (بندگی کی طرف انسان کا میلان ایک فطری امر ہے) وہیں اس سے مادی فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس سے اسلامی سماج میں بھائی چارگی، تعاون ومساوات پیدا ہوتا ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کیا جاتا ہے۔

اسی طرح زکوۃ میں مادی و معنوی دونوں فائدے ہیں، اس سے سماج میں امن وسکون اور محبت پھیلتی ہے اور محتاجوں کی پرورش ہوتی ہے۔

روزہ اور حج میں بھی یہ عظیم توازن پایا جاتا ہے، برکت بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے، اس سے مسلمانوں کو دنیا و آخرت میں امن وسعادت حاصل ہوتی ہے۔ برکت بھی اللہ کی رضا کا ایک مظہر ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندہ سے خوش ہوگیا ہے، جو اس کے اوامر کو بجا لایا ہے اور اس کے نواہی سے بچتا رہا ہے، برکت اس بات کی دلیل ہے کہ بندہ کے اعمال کو اللہ تعالیٰ نے قبول کرلیا ہے، اس کو بڑھا رہا ہے اور اس پر اجر دے رہا ہے۔

کبھی برکت اپنے مالوف اور واضح شکل میں ہوتی ہے، مثلاً اگر کوئی بندہ اپنے مال سے اللہ کا حق ادا کرتا ہے اور غریبوں کی مدد کرتا ہے تو اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ اس کی روزی، تجارت اور پھل میں زیادتی کرتا ہے۔

اور کبھی برکت خوارق اعمال کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے جیسے کہ نبی ﷺ سے بہت سے معجزات رونما ہوئے ہیں، مثلاً آپؐ کے ہاتھ سے کبھی تھوڑا کھانا زیادہ ہوگیا ہے، کبھی تھوڑا پانی زیادہ ہوگیا ہے۔

کبھی برکت غیر محسوس ہوتی ہے لیکن مؤمن اس کے آثار کو اپنے دل میں محسوس کر لیتا ہے اس کی وجہ سے اسے اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے۔

اگلے صفحات میں، میں نے برکت کے مفہوم اور اس کے اقسام کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے، میں ان چیزوں کو بھی بیان کروں گا جن سے روزی اور کوشش میں برکت حاصل ہوتی ہے اور جن سے برکت مٹ جاتی ہے۔

میں نے حتی الامکان اس کو مختصر کرنے کی کوشش کی ہے اور کتاب وسنت اور سلف کے اقوال سے پوری دلیل پیش کی ہیں۔

واللہ تعالیٰ الموفق وھو المستعان وعلیہ التکلان.

ابوحذیفہ ابراہیم بن محمد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی فصل

رزق اسلامی نقطۂ نظر سے

آج امت مسلمہ بے شمار مصائب سے دو چار ہے، اس کی وجہ کتاب وسنت سے دوری ہے، آج جہاں اسے بہت سے سیاسی، سماجی اور ثقافتی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہیں اسلامی ممالک میں اقتصادی بدحالی پیدا کرنے اور اس کے ذرائع آمدنی کو کم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بعض مسلمان ان مشکلات کو ایسے طریقوں سے حل کرنا چاہتے ہیں جن کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے مثلاً وہ آبادی کو نہ بڑھانے پر زور دیتے ہیں، افزائش نسل پر کنٹرول کرنے کے مختلف وسائل استعمال کرنے کی ترغیب دیتے ہیں، حالانکہ یہ اس کا حل نہیں ہے۔ مشکلات کو حل کرنے کی یہ ساری شکلیں چاہے وہ سرمایہ دارانہ نظام کی شکلیں ہوں یا اشتراکیت کی شکلیں ہوں صرف مادی نظریات پر مبنی ہیں، جن میں اللہ رب العالمین کا کوئی رول نہیں دکھایا گیا ہے، جس کے ہاتھ میں روزی ہے اور جو روزی کو جس طرح چاہتا ہے کم اور زیادہ کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وما من دابة في الأرض الا على الله رزقها ﴾ (هود: ٦) زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں، سب کی روزیاں اللہ تعالیٰ پر ہیں۔

پس اللہ ہی روزی پیدا کرنے والا ہے، وہی اپنی ساری عاقل وغیر عاقل مخلوقات کی کفالت کرنے والا ہے، سارا نظام کائنات اسی کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق چلتا ہے۔کوئی چیز اس کے ارادہ ومشیت سے باہر نہیں جاسکتی۔

الظلال کی مصنف اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہر مخلوق کی روزی مقدر ہے جو اسے مل کر رہے گی اور یہ روزی اس کائنات میں جمع کردی گئی ہے، یہ اللہ کے قانون کے مطابق ہر ایک کو اس کی کوشش وعمل کے مطابق ملے گی، لہٰذا کوئی بھی شخص کوشش کرنا نہ چھوڑے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ آسمان سونا اور چاندی نہیں برسائے گا، لیکن آسمان و زمین میں روزی کا اتنا بڑا ذخیرہ موجود ہے جو تمام مخلوقات کیلئے کافی ہے، جب یہ مخلوقات اللہ کے قانون کے مطابق اسے تلاش کرے گی تو انہیں وہ مل کر رہے گی۔(الظلال ١٨٥٧/٤)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا مادی اقتصادی نظریات جو یہ کہتے ہیں کہ زمین کی دولت محدود ہے اور بہت سارے انسانوں کے لئے کافی نہیں ہے، وہ ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گی صحیح نہیں ہے، زمین کی دولت باقی رہے گی چاہے جتنا سال اور زمانہ گزر جائے اور انسان دن بدن اپنے علمی وسائل سے اس کو تلاش کرتا رہے گا۔ اس کو صرف زمین پر ہاتھ پیر مارنا ہے اور اللہ پر بھروسہ کرنا ہے، پھر وہ اس کے خزانے، اس کے پھلوں اور دولت وثروت کو نکالتا رہے گا۔

اسلام میں تو روزی بڑھنے کے لئے ایک شرط رکھی گئی ہے جس کو یہ مصنوعی نظام جانتا تک نہیں ہے اور وہ اللہ کی اطاعت، اس کے اوامر کو نافذ کرنا اور اس کے نواہی سے بچنا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿ولو ان اهل القرى آمنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركات من السماء والارض ولكن كذبوا فاخذناهم بما كانوا يكسبون﴾ (اعراف: ۹۶)	اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔

ایک جگہ فرماتا ہے:

www.KitaboSunnat.com

﴿وان لو استقاموا على الطريقة لا سقيناهم ماءً غدقا لنفتنهم فيه ومن يعرض عن ذكر ربه يسلكه عذاباً صعدا﴾ (جن: ١٦-١٧)

اور (اے نبیؐ یہ بھی کہہ دو) کہ اگر لوگ راہ راست پر سیدھے رہتے تو یقیناً ہم انہیں بہت وافر پانی پلاتے، تاکہ ہم اس میں انہیں آزمالیں، اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ پھیرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے سخت عذاب میں مبتلاء کردے گا۔

اس آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے ظلال کے مصنف کہتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ راہ راست پر رہنے سے خوشحالی اور زمین میں غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ پہلے عرب صحرا میں تنگ زندگی گزارتے تھے لیکن جب وہ راست پر آگئے تو ایسی زمین ان کے لئے کھول دی گئی جہاں وافر پانی اور کافی مقدار میں روزی تھی، پھر جب وہ صحیح راستے سے ہٹ گئے تو ان سے نعمت چھین لی گئی اور ابھی تک وہ تنگ زندگی گزار رہے ہیں اور یہ حالت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک کہ وہ راہ راست کی طرف نہیں لوٹیں گے۔ جب وہ راہ راست پر آجائیں گے تو ان کے حق میں اللہ کا وعدہ پورا ہوگا۔ (ظلال: ٦/ ٣٧٣٤)

گناہوں سے برکت مٹ جاتی ہے اور روزی تنگ ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن قیمؒ اس عنوان "ضرر الذنوب فی القلب کضرر السموم فی الابدان" کے تحت یہ باب باندھا ہے "گناہ زمین میں فساد برپا کرتے ہیں" اس حقیقت کی وضاحت کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ گناہ زمین میں مختلف قسم کا فساد برپا کرتے ہیں۔ وہ پانی میں، ہوا میں، کھیتی میں، پھلوں میں اور مکانوں میں فساد پیدا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت أيدي الناس ليذيقهم بعض الذي عملوا لعلهم يرجعون﴾ (روم: ٤١)

خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا، اس لئے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھا دے، (بہت) ممکن ہے کہ وہ بعض آجائیں۔

مجاہدؒ کہتے ہیں: جب ظالم حاکم بنا دیا جاتا ہے تو وہ ظلم کرتا ہے اور فساد برپا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے بارش روک لیتا ہے جس سے کھیتی اور جاندار ہلاک ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد پسند نہیں کرتا، پھر انہوں نے مذکورہ آیت کریمہ پڑھی۔

علامہ ابن قیمؒ نے اس مسئلہ کے آخر میں یہ کہا کہ فساد سے مراد گناہ اور اس کے اسباب ہیں جس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لیذیقهم بعض الذی عملوا﴾ (روم:۴۱) تاکہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھا دے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہمارے اعمال کا بہت ہی کم پھل چکھایا ہے اور اگر ہمارے سارے اعمال کا پھل چکھانے لگے تو زمین میں ایک چوپایہ بھی نہ بچے۔(کتاب الداء والدواء:۸۹)

لغت میں برکت کا معنی:

برکت کا معنی زیادتی اور نمو ہے "بارک اللہ فیہ" کا مطلب ہے اللہ اس میں برکت دے، جس میں اللہ برکت دے وہ مبارک ہے، اور مبارک کی جمع خلاف عقل "مبارکات" ہے،اسی سے "التحیات المبارکات" ہے۔"تبریک" کا مطلب برکت کے لئے دعا کرنا ہے۔کہا جاتا ہے "بارک اللہ لک وفیک وعلیک وبارکک" اسی سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

﴿أن بورک من فی النار﴾(نمل:۸) بابرکت ہے وہ جو اس نور میں ہے۔

تبارک اللہ کا مطلب ہے کہ اللہ مقدس و بابرکت ہے۔بارک اور تبارک ایسے ہی جیسے قاتل اور تقاتل ہے۔البتہ فاعل متعدی ہوتا ہے اور تفاعل متعدی نہیں ہوتا ہے اور تبرک بہ کا مطلب ہے کہ اس سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برکت حاصل کیا۔ (مختار الصحاح: ۲۰)

لہٰذا کسی کو جب مبارک باد دیا جائے تو مبروک نہ کہا جائے (جیسے کہ آج کل عرب کہتے ہیں) کیونکہ اہل عرب کے نزدیک یہ معروف نہیں بلکہ مبارک لک یا مبارک علیک یا مبارک فیک کہا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل

قرآن کریم میں برکت

قرآن کریم میں برکت کا لفظ ۳۲ مرتبہ اس طرح آیا ہے:

بارک: سورہ فصلت آیت نمبر ۱۰ میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

بارکنا: یہ ان سورتوں میں چھ مرتبہ آیا ہے۔ اعراف: ۱۳۷، اسراء: ۱، انبیاء: ۷۱، ۸۱، سبا: ۱۸، صافات: ۱۱۳۔

بورک: یہ سورہ نمل آیت ۸ میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

تبارک: یہ نو مرتبہ ان سورتوں میں آیا ہے۔ اعراف: ۵۴، مومنون: ۱۴، فرقان: ۱، ۱۰، ۶۱، غافر: ۶۴، زخرف: ۸۵، الرحمان: ۷۸، ملک: ۱۱۔

برکات: یہ دو مرتبہ آیا ہے، ایک سورہ اعراف: ۹۶ میں اور دوسرا سورہ ھود: ۴۸ میں۔

برکاته: یہ سورہ ھود آیت نمبر ۷۳ میں ایک مرتبہ آیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک: یہ چار مرتبہ ان سورتوں میں آیا ہے: انعام: ۹۲، ۱۵۵، انبیاء: ۵۰، ص: ۲۹۔

مبارکاً: یہ ان سورتوں میں چار مرتبہ آیا ہے: آل عمران: ۹۶، مریم: ۳۱، مومنون: ۲۹، ق: ۵۹۔

مبارکة: یہ چار مرتبہ ان سورتوں میں آیا ہے۔ نور: ۳۵، ۶۱، قصص: ۳۰، دخان: ۳۔

اب انشاء اللہ میں ان سب کے معانی بیان کروں گا۔

تبارک: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام﴾ (رحمن: ۷۸) تیرے پروردگار کا نام بابرکت ہے جو عزت وجلال والا ہے۔

یعنی وہ تعظیم کا اہل ہے، بس اس کی نافرمانی نہ کی جائے، وہ عزت کرنے کے قابل ہے، پس اسی کی عبادت کی جائے، اس کا شکر ادا کیا جائے اور کفران نعمت سے بچا جائے اور اس کو یاد رکھا جائے اور بھلایا نہ جائے، وہ اپنی ذات وصفات اور افعال میں پوری طرح بلند ہے، وہ اپنے تمام افعال واقوال میں حمید ہے، وہ اپنی ذات وصفات میں محمود ومجید ہے، وہ اپنے وسیع علم اور ظاہر وباہر قدرت میں بابرکت اور مقدس ہے۔ تبارک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب تفاعل سے ہے، جس کے معنی میں دوام وثبات پایا جاتا ہے۔ یعنی وہ بہت خیر والا ہے جس کی وجہ سے بابرکت ہے۔

مبارک: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿كتاب انزلناه اليك مبارك ليدبروا آياته﴾ (ص:۲۹) یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور وفکر کریں۔

ایک جگہ ہے:

﴿وهذا كتاب انزلناه مبارك مصدق الذى بين يديه﴾ (انعام : ۹۲) اور یہ بھی ایسی ہی کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے، جو بڑی برکت والی ہے، اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔

ایک جگہ ہے:

﴿وهذا ذكر مبارك انزلناه أفانتم له منكرون﴾ (انبیاء : ۵۰) اور یہ نصیحت و برکت والا قرآن بھی ہم نے نازل فرمایا ہے کیا پھر بھی تم اس کے منکر ہو۔

یہاں قرآن کریم کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ مبارک ہے، اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بہت سے دینی اور دنیاوی فائدے ہیں اور جو اس پر ایمان لائے اور عمل کرے اس کے لئے یہ خیر کا خزانہ ہے۔

بارکنا- مبارکا: - یہ اس جگہ کے لئے بولا جاتا ہے جس میں خوب خیر ونمو ہو، وہ اس طرح سے کہ اس میں عمل کرنے میں زیادہ ثواب ہو اور وہاں کے رہنے والوں کی روزی میں کشادگی ہو، بیت اللہ کے لئے مبارکا کا لفظ آیا ہے کیونکہ اس کے اندر برکت و ہدایت ہے، چنانچہ ارشاد باری ہے:

﴿ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعلمین﴾ (آل عمران: ۹۶) اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ (شریف) میں ہے جو تمام دنیا کیلئے برکت وہدایت والا ہے۔

یعنی اس میں خیر کثیر ہے کیونکہ عبادت کا ثواب اس میں کئی گنا بڑھ جاتا ہے، یہ بات حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہی ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ مبارک اس لئے ہے کیونکہ جو شخص حج کرے، اس کا طواف کرے، اس کے پاس عبادت کرے، اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ قفال کہتے ہیں کہ یہ بھی معنی مراد لینا جائز ہے کہ اس کی برکت وہ ہے جسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول میں بیان کیا ہے:

﴿یجبی إلیه ثمرات کل شیٔ﴾ (قصص : ٥٧) جہاں تمام چیزوں کے پھل کھچے چلے آتے ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ اس کی برکت یہ ہے کہ اس کے پاس ہمیشہ عبادت کی جاتی ہے۔

برکت کے دو معنی ہیں۔

ایک نمو وزیادتی۔ دوسرا دوام وثبات۔ نمو کا معنی زیادہ عام ہے، اسی سے برکۃ بھی ہے جس کا معنی حوض ہے کیونکہ پانی اس میں جمع اور ٹھہرا رہتا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ یہ "وضع" مبارکا کے معنی میں ہے، ایک شخص نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ کیا خانہ کعبہ زمین میں سب سے پہلے بنایا گیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ وہ سب سے پہلا گھر ہے جس میں برکت رکھی گئی ہے وہ مقام ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہوا وہ مامون ہے، پھر انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خانہ کعبہ بنانے کی پوری کیفیت بیان کی۔

ارض شام بھی مبارک جگہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وجعلنا بینهم وبین القری التی بارکنا فیها قری ظاهرة﴾ (سبا: ۱۸) اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی چند بستیاں اور (آبادی) رکھی تھیں جو برسر راہ ظاہر تھیں۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿سبحان الذی اسری بعبده لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من آیاتنا﴾ (اسراء: ۱) پاک ہے وہ اللہ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت رکھی ہے، اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں۔

یہ برکت وہ ہریالی ہے جو شام کی زمین کو حاصل ہے، یہ علاقہ عمدہ کھیتی، قدرتی نہروں، درختوں اور پھلوں کی کثرت، کشادہ روزی اور انبیاء علیہم السلام کا مسکن و مدفن ہونے کے لحاظ سے ممتاز ہے، اس لئے اسے بابرکت قرار دیا گیا ہے، یہ معنی بالکل ظاہر و باہر ہے، اگر مشارق الارض و مغاربها سے شام اور اس کے اردگرد کا علاقہ مانا جائے۔ اس سرزمین کو عام برکت کے ساتھ اس لئے مختص کیا گیا ہے کیونکہ اکثر انبیاء علیہم السلام اسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرزمین میں بھیجے گئے ہیں اور دنیا میں انہیں کی شریعتیں پھیلی ہیں جو دنیا و آخرت کے لئے خیر کا سرچشمہ ہیں۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے بارکنا ھا نہیں کہا ہے بلکہ بارکنا حولہ کہا ہے کیونکہ اس میں انتہائی برکت کی طرف اشارہ ہے یعنی ہم نے اس کو برکت سے گھیر دیا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ برکات سے مراد دنیاوی نعمتیں ہیں جیسے ہریالی وغیرہ، لیکن پہلا قول زیادہ ظاہر اور انبیاء علیھم السلام کے حال سے زیادہ مناسب ہے۔

ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ بارکنا فیھا سے مراد شام ہے، حسن بصریؒ اور قتادہؒ کا یہی قول ہے۔

الارشاد میں ہے: اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کیا کہ اس کا خیر زیادہ ہو، وہ اس طرح کہ اس میں قسم قسم کے نباتات اور حیوانات کثرت سے ہوں، جن میں انسان بھی ہے جو بہت نفع بخش ہے۔

بارکنا: جیسے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے:

﴿وبارکنا علیه وعلی اسحق ومن ذریتهما محسن وظالم لنفسه مبین﴾ (صافات: ۱۱۳) اور ہم نے ابراہیم اور اسحاق (علیھما السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں اور ان دونوں کی اولاد میں بعض تو نیک بخت ہیں اور بعض اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ہم نے انہیں دین و دنیا کی برکتوں سے نوازا یعنی ان دونوں کی اولاد کو بہت پھیلا دیا اور انبیاء ورسل کی زیادہ تعداد انہیں کی نسل سے ہوئی۔

حدیث میں ہے کہ صحابہ کرامؓ نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ ہم آپؐ پر سلام بھیجنا جانتے ہیں لیکن ہم آپؐ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپؐ نے فرمایا: تم اس طرح کہو:

"اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم"

بس اللہ تعالیٰ اپنے وافر خیر کی وجہ سے جس میں اولاد عطا کرنا بھی ہے بابرکت ہے، وہ تمہاری نسلوں، تمہاری روزی اور ان کی روزی کو بڑھانے کی وجہ سے بابرکت ہے، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنانے اور امامت کے لئے چننے اور ان پر عام خیر کا دروازہ کھولنے کی وجہ سے بابرکت ہے۔

مبارکاً: جیسے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے:

﴿وجعلنی مبارکا این ما کنت﴾ (مریم: ۳۱) اور اس نے مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی میں ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی مجھے خیر کا معلم بنایا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نافع بنایا ہے، آپؐ سے پوچھا گیا کہ ان کی برکت کیا تھی آپؐ نے فرمایا: وہ جہاں بھی ہوتے معروف کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے تھے۔ اس کا ایک معنی نسلوں کو بڑھانا ہے اور ان کے لئے مختلف قسم کی روزی مہیا کرنا ہے۔

مبارک کا ایک معنی یہ ہے کہ تمہارے لئے برکت کی دعا کی جائے یعنی بارک اللہ تعالیٰ فیک کہا جائے۔

مبارکۃ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿انا انزلناه فی لیلة مبارکة انا کنا منذرین﴾ (دخان: ۳) یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں اتارا ہے بیشک ہم ڈرانے والے ہیں۔

شب قدر کے بارے میں اس کے باب میں انشاء اللہ تفصیل بیان کروں گا۔ ایک جگہ ہے:

﴿یوقد من شجرة مبارکة زیتونة﴾ (نور: ۳۵) وہ چراغ ایک بابرکت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہے۔

ایک جگہ ہے:

﴿فلما أتاها نودی من شاطئ الواد الأیمن فی البقعة پس جب وہاں پہنچے تو اس بابرکت زمین کے میدان کے دائیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المبارکة من کنارے کے درخت میں سے آواز الشجرة﴾ (قصص : ۳۰) دیئے گئے۔

یعنی زیتون کا تیل مبارک درخت سے نکالا جاتا ہے، اس کے بارے میں بھی میں انشاء اللہ ذرا تفصیل سے اس کے باب میں بیان کروں گا۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فسلموا علی انفسکم تحیة من عند اللہ مبارکة طیبة﴾ (نور: ۶۱) (جب تم گھروں میں جانے لگو) تو اپنے گھر والوں کو سلام کر لیا کرو، دعائے خیر ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ۔

جیسے: تشہد میں ''التحیات للہ والصلوات والطیبات'' پڑھا جائے۔

بورک: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فلما جاءھا نودی أن بورک من فی النار﴾ (نمل: ۸) جب وہاں پہنچے تو آواز دی گئی کہ بابرکت ہے وہ جو اس آگ میں ہے۔

یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اس آگ کے پاس آئے تو انہوں نے ایک عجیب وغریب منظر دیکھا، انہوں نے دیکھا کہ سرسبز درخت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں، یہ حقیقت میں آگ نہیں تھی بلکہ اللہ کا نور تھا جس کی تجلی آگ کی طرح محسوس ہوتی تھی۔

برکت کا مبارک مفہوم:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ ولو ان اهل القرى آمنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركات من السماء والارض ﴾ (اعراف : ۹۶)	اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔

یعنی اگر ان کے دل اس چیز پر ایمان لاتے جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے ہیں اور ان کی تصدیق کرتے اور ان کی اتباع کرتے اور اللہ سے ڈرتے اور ان کی اطاعت کرتے اور محرمات سے بچتے تو ہم ان کے اوپر برکتیں کھول دیتے، یعنی آسمان سے بارش ہوتی اور زمین سے پودے اگتے۔

ایک قول یہ ہے کہ آسمان و زمین کی برکتوں سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کا انجام بہتر ہو اور اس کا پانے والا دنیا و آخرت میں سعادت مند ہو۔ عربوں کے کلام میں برکت سعادت کے معنی میں بھی آیا ہے، یہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعادت کا پورا مفہوم مراد لیا جا سکتا ہے پھر یہ برکتیں صرف مومن کے لئے ہیں نہ کہ کافر کے لئے۔ البتہ بارش، پودوں کا اگنا اور صحت و عافیت اللہ تعالیٰ نے مومن اور کافر دونوں کے لئے کھول رکھا ہے۔ وہ اس کو عطا کر کے کافروں کو ڈھیل دینا چاہتا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آسمانی برکات سے مراد دعا کی قبولیت ہے اور زمینی برکات سے مراد ضرورتوں کو پورا کرنا ہے۔ (تفسیر الوسی: ۱۱/۹)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل

کونسی چیزیں برکت لاتی ہیں اور کس چیز میں برکت ہے۔

میرے مسلمان بھائی! برکت میں بہت سے روحانی اور انسانی اقدار، دینی دلائل اور سماجی آثار پائے جاتے ہیں، جو مسلمان کو اس بات پر آمادہ کرتے ہیں کہ انہیں تلاش کرے اور حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

برکت کے مندرجہ ذیل مظاہر اور اقسام ہیں۔

۱-قرآن کریم کی برکت۔

۲-تقوی، اللہ پر ایمان لانے اور اس پر بھروسہ کرنے کی برکت۔

۳-تمام کاموں میں بسم اللہ کہنا۔

۴-ایک ساتھ کھانا کھانا اور بعض کھانوں میں برکت کا پایا جانا۔

۵-کھانے کی عزت کرنا اور انگلیاں چاٹنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶-ناپ وتول میں مساوات کرنا۔

۷-سحری کی برکت۔

۸-زمزم کے پانی کی برکت۔

۹-مبارک درخت کا تیل۔

۱۰-جگہوں کی برکت۔ (مکہ، مدینہ، شام، مصر)

اس طرح میں نے ۳۳ چیزوں کی برکت کا ذکر کیا ہے۔ان میں سے ہر ایک کی وضاحت انشاءاللہ کروں گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کی برکت

قرآن کریم کی برکت، اس کے احکام کی اتباع کرنے، اس کے منہج کو لازم پکڑنے اور اس کی تلاوت کرنے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وهذا كتاب انزلناه مبارك مصدق الذي بين يديه﴾ (انعام: ۹۲) اور یہ بھی ایسی ہی کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے، جو بڑی برکت والی ہے، اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔

ایک جگہ ہے:

﴿وهذا كتاب انزلناه مبارك فاتبعوه واتقوا لعلكم ترحمون﴾ (انعام: ۱۵۵) اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا بڑی خیر و برکت والی، سو اس کا اتباع کرو اور ڈرو، تا کہ تم پر رحمت ہو۔

ایک جگہ ہے:

﴿وهذا ذكر مبارك انزلناه أفانتم له اور یہ نصیحت و برکت والا قرآن بھی ہم ہی نے نازل فرمایا ہے کیا پھر بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکرون﴾ (انبیاء: ۵۰) تم اس کے منکر ہو۔

ایک جگہ ہے:

﴿کتاب انزلناہ الیک مبارک لیدبروا آیاتہ ولیتذکر اولوا الالباب﴾ (ص: ۲۹)

یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور وفکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں۔

علامہ ابن قیم قرآن پر عمل کرنے کی برکت کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرآن کریم تمام قلبی وبدنی، دنیا وآخرت کی بیماریوں کے لئے مکمل شفاء ہے لیکن اس سے ہر آدمی شفاء حاصل کرنے کے لائق نہیں اور نہ ہر ایک کو اس سے شفاء حاصل کرنے کی توفیق ہوتی ہے۔ لیکن اگر کوئی مریض سچے دل سے اس پر ایمان لا کر اس سے علاج کرے اور اس کی شرطوں کو پوری کرے تو بیماری اس کے مقابلہ میں کبھی نہیں ٹھہرے گی۔ یہ بیماریاں آسمان وزمین کے رب کے اس کلام کے مقابلے میں کیسے ٹھہر سکتی ہیں جسے اگر پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتا اور اگر زمین پر اتار دیا جاتا تو زمین پھٹ جاتی۔

دلوں اور جسموں کے امراض میں سے جو بھی مرض ہے اس کی دوا، اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اسباب اور اس سے پرہیزی کے بارے میں قرآن میں بیان کر دیا گیا ہے، لیکن یہ اس شخص کیلئے ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے سمجھنے کی توفیق دے۔ (زاد المعاد: ۴ / ۳۵۲)

علامہ قرطبیؒ اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ مبارک وہ ہے جس میں برکت دی گئی ہو۔

علامہ آلوسیؒ اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ مبارک کا مطلب یہ ہے کہ اس میں بہت فائدہ و نفع ہے کیونکہ وہ دنیا و آخرت کے منافع اور اولین و آخرین کے علوم پر مشتمل ہے۔

پھر وہ کہتے ہیں کہ امام رازیؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ جو شخص اس کی کتاب کو تلاش کرتا ہے اور اسے مضبوطی سے پکڑتا ہے اسے اس کے ذریعہ دنیا و آخرت میں عزت ملتی ہے۔ ہم نے الحمد للہ اس کی خدمت کا ثمرہ دنیا میں دیکھا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں آخرت کی سعادت سے محروم نہ کرے، وہ مہربان و رحیم ہے۔ (تفسیر کبیر: ۱۳ / ۸۰)

الظلال کے مصنف سورہ انعام کی آیت کی تفسیر بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ رسولوں کو بھیجتا ہے، ان پر کتابیں نازل کرتا ہے اور یہ نئی کتاب جس کے نازل ہونے کا یہ لوگ انکار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کررہے ہیں وہ مبارک کتاب ہے اور اللہ تعالیٰ نے صحیح فرمایا ہے، اللہ کی قسم وہ مبارک کتاب ہے۔

قرآن مبارک ہے، اس میں برکت کے سارے معانی پائے جاتے ہیں، اس کا اصل مبارک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے پاس سے اتارا ہے، اس کا محل مبارک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کے پاکیزہ سینے میں اس کو اتارا ہے، اس کا حجم اور اس کے مضامین مبارک ہیں کیونکہ اس کے صفحات، اس کے معانی اور مدلولات کے مقابلہ میں کم ہیں، اگر کوئی انسان ان معانی و مدلولات کو بیان کرے تو اس کو دسیوں ضخیم کتابیں لکھنی پڑیں گی۔ ایک آیت کے اندر وہ معانی بیان کئے گئے ہیں جنہیں بطور استشہاد پیش کر کے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کا کوئی ہم مثل ونظیر نہیں۔ اس کا اثر مبارک ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت و خلقت کو نہایت ہی عمدہ اسلوب میں خطاب کیا ہے اور ہر زاویئے سے اس کو جھنجھوڑا ہے، اس کی باتیں دل میں اترتی جاتی ہیں، وہ اتنی مؤثر ہیں کہ کسی قائل کا قول اتنا مؤثر نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشن حجت ہے جب کہ قائل کے قول میں کوئی روشن حجت نہیں ہوتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کی برکت کی تصویر کشی اس سے زیادہ ہم نہیں کر سکتے اور اگر ہم اس سے کچھ زیادہ بھی کریں تب بھی اللہ تعالیٰ کے اس قول کہ " وہ مبارک ہے" سے بہتر تعبیر نہیں کر سکتے، یہ تو وہ خطاب ہے جو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن ہے۔(الظلال:۱۱۴۷/۲)

امام رازیؒ اپنی تفسیر میں کہتے ہیں:

مبارک کا مطلب یہ ہے کہ اس میں بہت بھلائی ہے، اس کی برکت و منفعت دائم ہے، وہ اجر و ثواب اور مغفرت کی بشارت دیتا ہے اور گناہوں اور قبیح چیزوں سے روکتا ہے اور اس پر زجر و توبیخ کرتا ہے، پھر اس کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں کہ اس میں نظری علوم ہیں جن میں سب سے افضل اور اکمل نظری علم اللہ کی ذات و صفات، اس کے افعال، اس کے احکام اور اس کے اسماء کی معرفت ہے۔ اور اس میں عملی علوم بھی ہیں اور وہ ایسے ہیں کہ تم کسی دوسری کتاب میں ان کی طرح نہیں پاؤ گے چاہے اعمال جوارح ہوں یا اعمال قلوب۔(تفسیر الفخر الرازی : ۸۰/۱۳)

المنار کے مصنف امام رازیؒ کا یہ قول نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: وہ لوگ اس سے نصیحت پکڑیں جو اپنے قیمتی اوقات کو علم کلام وغیرہ کے ذریعہ علم دین حاصل کرنے میں ضائع کرتے ہیں۔ جس علم کلام میں رازی امام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلق مانے جاتے ہیں، وہ کتاب اللہ کی طرف رجوع کریں اور اس سے ہدایت حاصل کریں اور صرف اسی کے فیض سے سعادت طلب کریں۔(تفسیر منار:٤/١٧ ٥)

قرآن پر عمل کرنے کی برکت:

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کی برکت اس پر عمل کرنے اور اس کی تلاوت کرنے میں ہے نہ کہ اس کا تعویذ لٹکانے میں۔ اس پر عمل کرنے سے برائیوں سے بچا جا سکتا ہے۔ قرآن کی برکتیں دنیا و آخرت دونوں میں عام ہیں۔ دنیا کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فمن اتبع هداى فلا يضل ولا يشقى﴾ (طـه:١٢٣) تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے نہ تو وہ بھٹکے گا نہ تکلیف میں پڑے گا۔

ایک جگہ فرمایا:

﴿وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين﴾ یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ (اسراء:٨٢)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کی ہدایت ان لوگوں کے لئے برکت ہے جو اس پر عمل کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی برکتوں میں سے وہ یہ بھی ہے جس کا ذکر بخاری و مسلم میں ہے کہ ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے ڈس لیا تھا تو ایک صحابی نے سورہ فاتحہ پڑھ کر جھاڑ پھونک کی اور وہ اللہ کے حکم سے شفا پا گیا۔

علامہ ابن قیم اپنے بارے میں کہتے ہیں کہ ایک مدت تک میں مکہ میں ٹھہرا رہا، اس دوران مجھے بیماریاں لاحق ہوئیں، لیکن وہاں نہ مجھے کوئی طبیب ملا اور نہ دوا، پھر میں اپنا علاج سورہ فاتحہ پڑھ کر کرتا تھا اور اس کی عجیب و غریب تاثیر دیکھتا تھا، میں ایسے لوگوں کو یہ نسخہ بتاتا تھا جو درد کی شکایت کرتے تھے۔ پھر ان میں سے اکثر بہت جلد شفا پا جاتے تھے۔ پھر وہ کہتے ہیں: یہاں بعض چیزوں کا جاننا اور سمجھنا ضروری ہے، وہ یہ کہ آیات اور دعائیں جن سے شفاء طلب کی جائے اور جھاڑ پھونک کیا جائے وہ بذات خود نفع بخش اور شفاء دینے والی ہیں لیکن وہ اس بات کا تقاضہ کرتی ہیں جس کے لئے دعا کی جائے وہ ان کے نزدیک قابل قبول ہو اور دعا کرنے والے کی دعا میں اثر ہو، پس اگر شفا حاصل نہیں ہوئی تو یہ سمجھو کہ دعا کرنے والے کی دعا میں تاثیر نہیں ہے یا جس کے لئے دعا کی جارہی ہے وہ ان کے نزدیک مقبول نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کی تلاوت کی برکت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ان الذین یتلون کتاب اللہ واقاموا الصلاۃ وانفقوا مما رزقناھم سرا و علانیۃ یرجون تجارۃ لن تبورo لیوفیھم أجورھم ویزیدھم من فضلہ﴾ (فاطر: ۲۹ - ۳۰)

جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی، تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جس گھر میں قرآن کریم کی تلاوت کی جائے اس میں فرشتے آتے ہیں اور شیطان اس سے نکل جاتے ہیں، اور اس میں رہنے والوں کے لئے وہ کشادہ ہو جاتا ہے اور اس کا خیر بڑھ جاتا ہے۔

حضرت ابو امامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم قرآن پڑھو، اس لئے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لئے سفارش کرے گا۔ تم زہراوین یعنی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھو، اس لئے کہ وہ قیامت کے دن دو بادل کے ٹکڑے کی شکل میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئیں گی یا صف بنائے ہوئے پرندوں کی دو جھنڈ کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والی کی طرف سے حجت کریں گی۔ تم سورہ بقرہ پڑھو، اس لئے کہ اس کا پڑھنا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور جادوگروں کا اس پر بس نہیں چلتا۔

معاویہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ بطلۃ سے جادوگر مراد ہیں۔

(مسلم: ۶/۹۰، احمد: ۵/۲۴۹، دارامی: فضائل القرآن باب ۱۳/۱۵)

معوذتین کی برکت:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ کو کوئی تکلیف ہوتی تو معوذتین (قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر اپنے جسم پر پھونک لیتے، جب آپؐ کی تکلیف زیادہ ہوئی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپؐ کے ہاتھوں کو برکت کی امید سے آپ ﷺ کے جسم پر پھیرتی۔ (بخاری کتاب الطب)

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں کہتے ہیں:

عیاضؒ کہتے ہیں کہ پھونکنے کا فائدہ، اس رطوبت اور ہوا سے تبرک حاصل کرنا ہے جس کو ذکر (دعا) نے چھوا ہے، جیسے کہ اس پانی سے برکت حاصل کی جاتی ہے جس سے لکھا ہوا ذکر دھویا جاتا ہے اور کبھی کبھی نیک شگون کے طور پر ہوتا ہے تاکہ مریض یہ سمجھے کہ وہ تکلیف اس سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور ہو جائے گی اور جھاڑ پھونک کرنے والے سے وہ دعا الگ ہو چکی ہے (اور مریض کے اندر پہنچ چکی ہے)

اس طرح آپ دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم خیر کا ایک بہت بڑا خزانہ ہے، اس پر عمل کرنے اور اس کے اوامر کو نافذ کرنے، اس کے منہج کو اختیار کرنے میں اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں زیادتی کرے گا، تمہیں اپنی نعمتوں سے نوازے گا اور آخرت میں جنت میں داخل کرے گا اور تم اس کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقوی

اللہ پر ایمان لانے اور اس پر توکل کرنے کی برکت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ولو ان اهل القرى آمنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركات من السماء والارض ولكن كذبوا فاخذناهم بما كانوا يكسبون﴾ (الاعراف: ٩٦)	اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان

کے اعمال کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔

امام فخر الدین رازیؒ اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ بیان کیا ہے کہ اگر یہ لوگ اطاعت کرتے تو اللہ تعالیٰ ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتا۔ آسمان بارش برساتا اور زمین سے پودا اور پھل اگتا، جانوروں کی کثرت ہو جاتی اور سکون و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امن قائم ہوتا، کیونکہ آسمان کی حیثیت باپ کی حیثیت ہے اور زمین کی حیثیت ماں کی حیثیت ہے اور انہیں دونوں سے اللہ کی مخلوق کو اللہ کے حکم سے سارے منافع حاصل ہوتے ہیں۔ (الفخر الرازی: ۱۴/ ۱۸۵)

حافظ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اگر ان کے دل اس چیز پر ایمان لاتے جسے رسول اللہ ﷺ لے کر آئے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے اور اس کی اتباع کرتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے اوامر کی اتباع کرتے اور محرمات کو چھوڑ دیتے تو اللہ تعالیٰ ان کے اوپر برکتیں کھول دیتا، آسمان سے بارش ہوتی اور زمین سے پودے اگتے۔ (تفسیر ابن کثیر: ۳/ ۴۴۷)

الظلال کے مصنف اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اگر بستی والے جھٹلانے کے بجائے ایمان لاتے اور لاپرواہی کے ساتھ خواہشات کی اتباع نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کے اوپر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتا اور بے حساب آسمان و زمین کی برکتیں یوں ہی ان کے اوپر نیچے سے کھلی رہتیں، اس تعبیر قرآنی سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وافر فیض صرف انہیں چیزوں میں محدود نہیں رہتا جس کی حفاظت لوگ روزی سمجھ کر کرتے ہیں، بلکہ اور بھی نعمتیں آسمان و زمین سے پیدا ہوتیں، یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے بہتر اپنا وعدہ پورا کرنے والا کون ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی برکتیں جو ایمان وتقوی کی صورت میں حاصل ہوتیں ہیں، ان کے مختلف رنگ وروپ ہیں، ان کی تحدید نہیں کی جا سکتی۔ نص قرآنی سے پتہ چلتا ہے کہ یہ برکتیں ہر جگہ سے گرتیں اور ہر جگہ سے نکلتیں جن کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

یہ برکتیں ان چیزوں کو بھی شامل ہیں جو انسان کے وہم وگمان میں ہیں اور جن کی وہ حفاظت کرتا ہے۔ اور ان چیزوں کو بھی شامل ہیں جن کو وہ جانتا تک نہیں ہے۔ ایمان وتقوی سے جو برکتیں حاصل ہوتی ہیں وہ برکتیں اشیاء میں بھی ہیں اور نفوس ومشاعر میں بھی ہیں، یہ برکتیں زندگی کی تمام عمدہ وپاکیزہ چیزوں میں ہیں۔ ان برکات سے زندگی پنپتی اور بڑھتی ہے۔ یہ صرف ایسی کثرت کا نام نہیں ہیں جن میں شقاوت، لڑکھڑاہٹ اور گمراہی ہو۔ (ظلال القرآن: ۵۸۶/۳۰)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا﴾ (طلاق: ۲) اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو اتنی روزی دے دیتا ہے جس سے وہ مطمئن ہو جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ويرزقه من حيث لا يحتسب﴾ (طلاق: ۳) اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔

یعنی اس کی روزی میں برکت دیتا ہے۔

اعمشؒ کہتے ہیں کہ جس کا سرمایہ تقوی ہو اس کے نفع کو بیان کرنے سے زبان قاصر ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پر توکل کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر پوری طرح توکل کرو تو وہ تمہیں ایسے ہی روزی دے گا جیسے کہ وہ پرندوں کو روزی دیتا ہے۔ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم۔ ملاحظہ ہو علامہ البانیؒ کی کتاب صحیح الجامع رقم: ٥٢٥٤)

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزی بندہ کو اس سے زیادہ تلاش کرتی ہیں جتنا کہ اس کی موت اس کو تلاش کرتی ہے۔ (حديث حسن، اخرجه الطبراني في الكبير، صحيح الجامع: ١٦٣٠)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی اپنی رزق سے بھاگے جیسے کہ موت سے بھاگتا ہے تو اس کو روزی ایسے ہی پالے گی جیسے کہ موت اسے پالیتی ہے۔ (حديث حسن اخرجه ابو نعيم في الحلية، صحيح الجامع: ٥٢٤)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توکل کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کو سونپ دو اور تمہارا دل اس پر بھروسہ رکھے اور اس پر مطمئن ہو جائے۔ توکل کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آدمی کوشش کرنا، علاج کرنا، چھوڑ دے اور مہلکات کے سامنے اپنا ہتھیار ڈال دے اور اس سے بچنے کی تدبیر نہ کرے، شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی۔ جب لاحول ولاقوۃ الا باللہ پر تمہارا اعتقاد ہو جائے، جس کا مطلب ہے نہ تو حرکت ہے نہ قوت ہے مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے، تو تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والے ہو گئے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو آخرت کی فکر ہو، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں تونگری پیدا کر دیتا ہے اور اس کے متفرق امور کو جمع کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس نا چاہتے ہوئے بھی آتی ہے، اور جس کو دنیا کی فکر ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے فقر کو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کر دیتا ہے اور اس کے مجتمع امور کو متفرق کر دیتا ہے اور اس کو دنیا اتنی ہی ملتی ہے جو اس کے لئے مقدر ہے۔

(حدیث صحیح،اخرجہ الترمذی، صحیح الجامع برقم: ٦٥١٠)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ تم اپنی روزی کو اپنے پاس آنے میں دیر کرنے والا نہ سمجھو، اس لئے کہ کوئی بھی آدمی اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کے پاس اس کی آخری روزی پہنچ نہ جائے، پس تم اللہ سے ڈرو اور اچھے راستوں سے روزی تلاش کرو، تم حلال کو لو اور حرام کو چھوڑ دو۔

(احمد، ترمذی، نسائی، وقال الترمذی حسن صحیح)

ایک دانا شخص نے ایک شخص سے پوچھا جو اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ تمہارا پیشہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ اپنے رب پر بھروسہ کرنا اور اس کے پاس جو کچھ ہے اس پر بھروسہ کرنا، اس دانا شخص نے کہا کہ کیا اپنے رب پر بھروسہ کرنا تم کو اس بات سے روکتا ہے کہ تم اپنی معیشت کی اصلاح نہ کرو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اتنی روزی تلاش کرنا جس سے تم لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچ جاؤ عقلمندی ہے اور اس سے عاجز رہنا ناکامی ہے۔ اور فقر متقی آدمی کو مفسد بنا دیتا ہے اور جو گناہ یا تہمت سے بری ہے اسے متہم بنا دیتا ہے اور فقر پر وہی شخص راضی ہوگا جو حقیر ہوگا، پھر اس نے یہ شعر پڑھا:

فان قلت یکفینی التوکل والأسی

فقد یطلب الرزق الذی یتوکل

ترجمہ: پس اگر تم یہ کہتے ہو کہ میرے لئے اللہ پر توکل کافی ہے تو جو اللہ پر توکل کرتا ہے وہ بھی روزی تلاش کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی شاعر نے یہ کہا ہے:

اعزم فليس عليك الّا عزمة

والعجز عنوان لمن لا يتوكل

ترجمہ: تم عزم کرو، تمہارے لئے عزم کرنا ضروری ہے اور عاجزی اس شخص کا ٹائٹل ہے جو توکل نہیں کرتا۔

ابوتمام کہتا ہے:

وصدقت ان الرزق يطلب اهله

ولكن بسيرة متعب مكدود

ترجمہ: تم نے سچ کہا کہ روزی اپنے اہل کو تلاش کرتی ہے لیکن یہ خوب چلنے اور محنت کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

اوپر جو چیز بیان کی گئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ آسمان وزمین سے برکتوں کی کنجی تقوی اختیار کرنے اور اللہ پر اچھی طرح توکل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقوی وتوکل کی توفیق دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام کاموں میں بِسْمِ اللّٰہِ کہنا اور تمام احوال میں بِسْمِ اللّٰہِ بار بار کہنا اس کے بعد الحمد للہ کہنا

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کا ذکر تمام حالتوں میں پسندیدہ کاموں میں سے ہے جس پر شریعت نے ابھارا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اگر اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ اب تمہارے لئے یہاں رات میں ٹھہرنے کی جگہ نہیں اور نہ تمہارے لئے رات کا کھانا ہے، اور اگر گھر میں داخل ہونے کے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تم لوگوں کو رات گزارنے کی جگہ مل گئی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب کھانا کھانے کے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات گزارنے کی جگہ اور رات کا کھانا دونوں مل گیا ۔(مسلم)

نبی کریم ﷺ نے بسم اللہ کہنے پر آمادہ کیا ہے۔

عمر بن ابوسلمہؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بسم اللہ کرلیا کرو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ اور جو تم سے قریب ہو اسے کھاؤ، چنانچہ میں اسی طرح ہمیشہ کھاتا رہا، تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر برکت دے اور خوب آسودگی ہو اور قناعت و زہد حاصل ہو۔

(مسلم : ۱۹۲/۱۳ ، ابن ماجه : ۳۲۶۷)

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تو ہم اپنے ہاتھوں کو کھانوں میں اس وقت تک نہیں رکھتے جب تک کہ رسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ رکھ کر شروع نہ کر دیتے۔ ایک مرتبہ ہم آپؐ کے ساتھ ایک کھانے میں حاضر ہوئے اتنے میں ایک لونڈی آئی گویا کہ اسے دھکا دیا جا رہا ہو، پھر وہ کھانے میں اپنا ہاتھ رکھنے لگی، رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک دیہاتی آیا گویا کہ اسے پیچھے سے دھکا دیا جا رہا ہو، رسول اللہ ﷺ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیتا ہے جس پر بسم اللہ نہ کہا گیا ہو۔اور جب وہ شیطان اس دیہاتی کے ساتھ آیا تاکہ وہ اس کھانے کو اپنے لئے حلال کر لے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اس لونڈی کے ساتھ بھی آیا تاکہ وہ اس کھانے کو اپنے لئے حلال کر لے تو میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میر جان ہے، شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

(احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی صحیح الجامع: رقم-١٦٥٣)

اس بات سے دور رکھنے کے لئے کہ شیطان انسان کے ساتھ کھائے اور برکت مٹ جائے، نبی ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی آدمی کھانے کے شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو جب وہ یاد کرے تو کہے بسم اللہ اولہ و آخرہ ،اس لئے کہ وہ ایسی صورت میں نئے کھانے کا استقبال کرتا ہے یا اس خباثت سے رک جاتا ہے جو اسے پہلے لاحق ہوئی تھی۔(یہ حدیث صحیح ہے،اس کو ابن حبان،ابن سنی اور طبرانی نے روایت کیا ہے،ملاحظہ ہو: سلسلة الاحادیث الصحیحه:٢٩٨)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ تو نے اپنے سارے مخلوق کی روزی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کر دی ہے، پھر میری روزی کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس کھانے پر میرا نام نہ لیا جائے اس میں تمہاری روزی ہے۔ (سلسلة الاحاديث الصحيحة رقم: ٧٠٨)

کھانے اور پینے کے بعد الحمد للہ کہنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کھانے پینے کے بعد الحمد للہ کہا جائے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ بندہ جب کوئی چیز کھائے تو الحمد للہ کہے، اور جب کوئی چیز پیئے تو الحمد للہ کہے۔ (احمد: ١٠٠/٣-١١٧ و ابن سنی رقم: ٤٨٧)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا دستر خوان اٹھایا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

"الحمد لله كثيراً طيباً مباركاً فيه غير مكفي ولا مودع ولا مستغنى عنه ربنا" (ابو داؤد: ١٨٧/٤: ابن ماجه، ترمذی: ٤٢٣/٩)

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو کثرت سے ہے، پاکیزہ ہے اور بابرکت، لیکن نہ تیرے لئے وہ کافی ہے نہ آخری، نہ اے ہمارے رب ہمارے لئے اس سے بے نیازی ہے۔

حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے کھانا کھایا اور پھر کہا:

''الحمد لله الذی اطعمنی هذا الطعام ورزقنيه من غير حول مني ولا قوة''	اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور یہ روزی دی بغیر میری حرکت اور قوت کے۔

تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ، ترمذی، وقال حسن غریب)

گھر میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت بسم اللہ کہنا:

اسی طرح گھر میں داخل ہوتے اور نکلنے کے وقت بسم اللہ کہنا سنت ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو وہ یہ کہے:

''اللهم انى أسالك خير المولج وخير المخرج، بسم الله ولجنا وبسم الله خرجنا وعلى الله ربنا توكلنا'' (ابو داؤد: ۳۲۸/۵)	اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ میرا داخل ہونا بہتر ہو اور گھر سے نکلنا بہتر ہو، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے ہم نکلے اور اپنے رب پر ہم نے توکل کیا،

پھر وہ اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماع کے وقت بسم اللہ کہنا:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آتا ہے اور یہ دعا پڑھتا ہے:

"بسم اللّٰہ اللّٰھم جنبنی الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا" بسم اللہ، اے اللہ ہم کو شیطان کے شر سے بچا اور جو بچے ہمیں دے اسے بھی شیطان کے شر سے بچا۔(مسلم شرح نووی: ۵/۱۰، ابوداؤد: ۶۱۷/۲، ابن ماجہ، ترمذی)

پھر اگر ان کے حصہ میں بچہ لکھا ہے یا بچہ کا فیصلہ کیا گیا ہے تو شیطان اس کو کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

برکت کے لئے تمام احوال میں بسم اللہ کہنا سنت ہے:

مثلاً جانور ذبح کرنے کے درمیان میں بھی بسم اللہ کہے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا کہ اے عائشہ چھری لاؤ، پھر اس کو ایک پتھر سے رگڑ کر تیز کرو، میں نے ایسا ہی کیا، پھر آپ نے اسے لیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا پھر اسے ذبح کیا پھر یہ دعا پڑھی:

"باسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن أمة محمد" بسم اللہ، اے اللہ تو محمد ﷺ، آل محمد اور امت محمد یہ ﷺ کی طرف سے اسے قبول فرما۔ (ابو داؤد ۲۳۰/۳، مسلم ۱۲۱/۱۳)

اس طرح سے آپ نے اس کی قربانی کی۔

- اس طرح اس کھانے پر بھی بسم اللہ کہہ لیا جائے جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے پاس کچھ لوگ گوشت لاتے ہیں۔ ہم یہ نہیں جانتے کہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس پر بسم اللہ کہہ لیا کرو، پھر کھا لیا کرو۔ (بخاری، فتح ۲۹٤/٤)

شکار کرنے کے وقت بسم اللہ کہنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیر کمان سے بسم اللہ کہہ کر جو تم نے شکار کیا ہو اسے کھاؤ اور سکھائے ہوئے کتے کا شکار جب تم نے بسم اللہ کہہ کر اسے چھوڑا ہو تو کھاؤ۔ اور جو کتا سکھایا ہوا نہ ہو اس کا شکار تم اس وقت کھاؤ جب تم نے اس کو ذبح کیا ہو۔ (فتح الباری: ٦١٢/٩، مسلم: ٧٩/١٣)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیا کپڑا پہنتے وقت بسم اللہ کہنا:

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے قمیص یا عمامہ تو بسم اللہ کہتے پھر کہتے:

"اللهم لك الحمد انت كسوتنيه أسالك من خيره وخير ما صنع له واعوذ بك من شره و شرما صنع له" (ابو داؤد: ٢٠٩/٤، ترمذی: ٤٦٠/٥)	اے اللہ! تیرا شکر ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور وہ بھلائی مانگتا ہوں جو اس کیلئے بنائی گئی ہے، اس کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس برائی سے جو اس کے لئے بنائی گئی ہے۔

اے میرے مسلمان بھائی! اس طرح تم نے دیکھا کہ کم عمل پر تمہیں بہت زیادہ خیر و برکت ملتی ہے، پس ہر نعمت پر تمہارے بسم اللہ کہنے اور الحمد اللہ کہنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرتا ہے، اور توکل کی توفیق دیتا ہے۔

وفقنا الله ورياك لما فيه الخير و الصواب.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکٹھا کھانا کھانے میں اور بعض کھانوں میں برکت

اکٹھا کھانا کھانے میں بھی برکت ہے اور جتنی تعداد زیادہ ہوگی اور لوگ بسم اللہ اور الحمد للہ کہیں گے اتنی برکت بڑھے گی۔

وحشی بن حرب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا وحشی سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن آسودہ نہیں ہوتے۔ آپ ؐ نے فرمایا:

شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو، لوگوں نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ ؐ نے فرمایا کہ تم اکٹھا ہو کر کھاؤ اور بسم اللہ کہہ لیا کرو، ان شاء اللہ اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔ (احمد، ابو داؤد، بیھقی، ابن حبان، حاکم: صحیح الجامع: ١٤٢)

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب اکٹھا ہو کر کھاؤ، الگ الگ ہو کر مت کھاؤ، اس لئے کہ ایک آدمی کا کھانا دو آدمی کے لئے کافی ہوتا ہے، دو آدمی کا کھانا تین آدمی کے لئے اور تین آدمی کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے، ایک ساتھ کھاؤ متفرق ہو کر مت کھاؤ، اس لئے کہ برکت جماعت میں ہے۔ (ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۲۰۴۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے بہتر کھانا وہ ہے جس پر ہاتھ زیادہ ہوں۔ (حدیث حسن، ابو یعلی، ابن حبان، بیہقی، صحیح الجامع: رقم: ۱۷۱)

اس میں حکمت یہ ہے کہ ایک آدمی کا کھانا دو آدمی کے لئے کافی ہوتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کیلئے کافی ہوتا ہے۔ یعنی تھوڑا کھانا، زیادہ لوگوں کیلئے کافی ہوتا ہے۔

مہلب کہتے ہیں کہ ان حدیثوں سے مراد عمدہ کاموں کے کرنے اور بقدر کفایہ روزی پر قناعت کرنے پر لوگوں کو ابھارنا ہے، یہاں کفایت کی مقدار کی تحدید مقصود نہیں بلکہ ہمدردی مقصود ہے یعنی جب دو آدمی ہوں تو انہیں تیسرے یا چوتھے آنے والے کو بھی اپنے کھانے میں از راہ ہمدردی داخل کر لینا چاہئے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اکٹھا کھانے کی برکت سے کفایت حاصل ہوتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور جتنے زیادہ لوگ اکٹھا ہوں گے یہ برکت بڑھتی جائے گی۔

ابن منذر کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ اکٹھا ہو کر کھانا مستحب ہے اور آدمی تنہا نہ کھائے۔

ان احادیث میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر ہمدردی پیدا ہو جائے تو اس کے ساتھ برکت بھی حاصل ہو جاتی ہے، اور وہ تمام حاضرین کیلئے ہوتی ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آدمی اس چیز کو حقیر نہ سمجھے جو اس کے پاس ہے، اور اس کے پیش کرنے سے باز نہ رہے، اس لئے کہ تھوڑے کھانے سے بھی اکتفاء حاصل ہو سکتی ہے۔ یعنی زندگی کو باقی رکھا جا سکتا ہے، اور نیت کا قیام ہو جاتا ہے۔ یہاں حقیقی آسودگی مراد نہیں ہے۔ (فتح الباری: ٤٢٩/١٠)

مومن کافر کے برعکس ہوتا ہے:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مسلم ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(بخاری، مسلم، مالك، ابن ماجه)

بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی بہت کھاتا تھا۔ وہ اسلام لے آیا پھر وہ کم کھانے لگا، اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا گیا تو آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ (امام نوویؒ کہتے ہیں کہ کافر کے اندر سات صفتیں پائی جاتی ہیں: حرص، بہت لالچ، لمبی آرزو، طمع، بدخلقی، حسد، نفس کی محبت)

علامہ قرطبیؒ کہتے ہیں کہ کھانے کی خواہشات سات ہیں:

طبیعت کا خواہش، نفس کی خواہش، آنکھ کی خواہش، منہ کی خواہش، کان کی خواہش، ناک کی خواہش اور بھوک کی خواہش، ان میں بھوک کی خواہش کو پوری کرنا ضروری ہے اور مومن بھوک کی خواہش کی وجہ سے کھاتا ہے اور کافر تمام خواہشات کی وجہ سے کھاتا ہے۔

بعض کھانوں کی فضیلت:

بعض کھانوں کی فضیلت کے بارے میں حدیثیں آئی ہیں۔

ثرید: ثرید کی فضیلت کے بارے میں صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ کی فضیلت ساری عورتوں پر ایسی ہی ہے جیسے کہ ثرید کی فضیلت سارے کھانوں پر۔ (مسلم)

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برکت تین چیزوں میں ہے: جماعات، ثرید، سحری۔ (سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: رقم ١٠٤٥)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن قیمؒ کہتے ہیں کہ ثرید روٹی اور گوشت کا مرکب ہوتا ہے۔ پس روٹی تمام کھانے کی چیزوں میں افضل ہے اور گوشت سب سے بہتر سالن ہے، پھر جب وہ دونوں اکٹھا ہو جائیں تو ان دونوں کے بعد کوئی غایت نہیں۔(زاد المعاد: ٢٩٥/٤)

حضرت اسما بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ جب وہ ثرید بناتی تھیں تو اسے تھوڑی دیر کے لئے ڈھانپ دیتیں تا کہ اس کی گرمی نکل جائے، پھر کہتیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ برکت کے لئے سب سے بڑی چیز ہے۔(السلسلة الصحيحة رقم: ٣٩٢/ ٦٥٦، وقال اخرجه احمد و الدارمی)

ام سالم راسبیہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب دودھ لایا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے ایک برکت یا دو برکت۔(ابن ماجه: كتاب الاطعمه: وفي الزوائد، رجاله ثقات)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب دودھ لایا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے: گھر میں کتنی برکت یا دو برکتیں ہیں۔(احمد: ١٤٥/٦)

علامہ ابن قیمؒ دودھ کی برکت اور اس کے فوائد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: دودھ اگرچہ محسوس کرنے میں معمولی معلوم ہوتا ہے لیکن وہ آدمی کی اصل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلقت میں مرکب ہے اور اس طبعی ترکیب میں تین جواہر ہیں، پنیر، گھی، پانی۔

پنیر: ٹھنڈا، مرطوب اور بدن کو غذا پہنچانے والا ہے۔

گھی: معتدل ہے اور بدن انسانی کو صحیح رکھنے کے لئے مناسب ہے۔

پانی: گرم ہے اور طبیعت اور بدن کے لئے مرطوب ہے۔

اسی لئے ہم پاتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے دودھ پیش کیا جاتا تو آپ کہتے:

"اللهم بارك لنا فيه وزدنا منه" اے اللہ! تو ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے ہمیں بڑھا۔

آپ نے فرمایا: میرے علم میں دودھ کے علاوہ کوئی بھی کھانے یا پینے کی چیز کافی نہیں ہوتی ہے۔(احمد وهو حديث حسن)

پھر اس کا فائدہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ محمود ہے، وہ عمدہ خون پیدا کرتا ہے اور خشک بدن کو مربوط بناتا ہے اور عمدہ غذا ہے، وسوسہ وغم اور سوداوی امراض سے نجات دلاتا ہے، اگر اسے شہد کے ساتھ پیا جائے تو اندرونی زخم کو فاسد مادہ کے ساتھ ملنے سے بچاتا ہے، اگر شکر ملا کر پیا جائے تو اس سے رنگ بہت اچھا ہو جاتا ہے۔ جماع کے ضرر کا تدارک کرتا ہے اور ٹی بی کے مریضوں کے سینے اور پھیپھڑے کے لئے مناسب ہے۔(زادالمعاد: ۴/ ۳۸۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح سے ہمیں دودھ کی برکت میں نبوت کے علامات میں سے ایک علامت کا پتہ چلتا ہے۔

دودھ میں آسمان کی برکت شامل ہے:

مقداد بن اسودؓ کہتے ہیں کہ میں اور میری دو ساتھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، ہمیں سخت بھوک لگی، ہم لوگوں سے ملے لیکن کسی نے ہماری مہمان نوزی نہیں کی، پھر رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے گھر لے کر آئے، آپؐ کے پاس چار بکریاں تھیں، آپؐ نے مجھ سے کہا: اے مقداد! اس کا دودھ ہمارے درمیان چار حصوں میں بانٹ دیا کرو، چنانچہ میں اسے چار حصوں میں بانٹ دیا کرتا تھا، ایک رات رسول اللہ ﷺ کسی کام میں پھنس گئے، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ آپؐ بعض انصار کے پاس گئے ہوئے ہیں اور آپؐ وہیں کھا پی کر آسودہ اور سیراب ہو گئے ہونگے۔ لہٰذا لاؤ میں آپؐ کے حصہ کا دودھ پی لوں، میں اسی سوچ میں تھا کہ آپؐ کا حصہ اٹھا کر پی گیا اور پیالہ ڈھانپ دیا، جب میں پی چکا تو میرے دل میں یہ فکر لاحق ہوئی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ بھوکے آئیں اور کوئی چیز کھانے کے لئے نہ پائیں۔ میں اپنے دل میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ آگئے، آپؐ نے سلام اس طرح کیا جسے بیدار لوگ سن لیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سونے والے نہ جاگیں، پھر آپؐ پیالے کے پاس آئے اور اسے کھولا لیکن اس میں کچھ نہیں دیکھا، پھر آپؐ نے کہا اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور اسے پلا جو مجھے پلائے، میں نے اس دعا کو غنیمت سمجھا، میں نے ایک چھری لی پھر بکریوں کے پاس آیا اور یہ معلوم کرنے کیلئے کہ ان میں سے کون سی موٹی ہے میں انہیں ہاتھ سے چھونے لگا، پھر میرا ہاتھ جس تھن پر بھی گیا اسے میں نے دودھ سے بھرا پایا، چنانچہ میں نے دودھ دوہا یہاں تک کہ پیالہ بھر گیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ سے کہا! اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ پی لیجئے، آپؐ نے میری طرف اپنا سر اٹھایا، اور فرمایا: اے مقداد تمہاری بعض بری عادت ہے، بتاؤ کیا خبر ہے؟ میں نے کہا آپؐ اسے پی لیں پھر میں خبر بتاتا ہوں، چنانچہ آپؐ نے پیا یہاں تک کہ سیراب ہوگئے، پھر آپؐ نے مجھے دیا اور میں نے بھی پیا، پھر آپؐ نے فرمایا: کیا خبر ہے؟ میں نے آپ کو بتایا، آپؐ نے فرمایا: یہ برکت ہے جو آسمان سے نازل ہوئی ہے، تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا یہاں تک کہ ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی پلا دیتے، میں نے کہا کہ جب مجھے اور آپؐ کو برکت مل گئی تو اب مجھے پرواہ نہیں کہ میں نے کس کو نہیں پلایا ہے۔ (احمد: ٢/٦)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے بہتر کھجور البُرنی کھجور ہے، وہ بیماریوں کو دور کرتا ہے اور اس میں کچھ بیماری نہیں۔(حدیث حسن، الکامل لا بن عدی و البیهقی فی الشعب۔ صحیح الجامع رقم:٣٢٠٣)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں کھجور نہ ہو اس کے گھر والے بھوکے رہ گئے۔(یہ حدیث صحیح ہے، مسلم کتاب الاشربة، ترمذی کتاب الاطعمة،،صحیح الجامع رقم:٢٨٤٤)

عبید اللہ بن رافع اپنی دادی سلمٰی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں کھجور نہ ہو تو وہ اس گھر کی طرح ہے جس میں کھانا نہ ہو۔(السلسلة الصحیحة: ١٧٧٦)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجور مومن کے لئے بہترین سحری ہے۔(السلسلة الصحیحة، رقم: ٥٦٢– وقال اخرجه ابن حبان و البیهقی)

مدینہ کے عجوہ کھجور کی فضیلت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمدہ کھجور اگر صبح خالی پیٹ کھالیا جائے تو وہ ہر جادو اور ہر زہر کے لئے شفا ہے۔(السلسلة الصحیحة رقم: ٢٠٠٠ / وقال اخرجه احمد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عمدہ عجوہ کھجور میں شفا ہے یا اسے صبح سویرے کھانا تریاق ہے، اس میں خالی پیٹ کا ذکر نہیں ہے۔

شیخ البانی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی شاہد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی یہ مرفوع روایت ہے کہ جس نے خالی پیٹ مدینہ کے دونوں سنگلاخ سوختوں کے درمیان کی سات کھجوریں کھائیں تو اس کو اس دن شام تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے یہ بھی کہا کہ اگر وہ اسے شام کے وقت کھائے تو اسے صبح تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

شہد کی فضیلت:

شہد کی فضیلت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول کافی ہے:

﴿وأوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا و من الشجر و مما یعرشون ○ ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا، یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء	آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی اونچی عمارتوں میں اپنا گھر (چھتے) بنا۔ اور ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی آسان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للناس ان فی ذلک لاٰیۃ لقوم یتفکرون﴾ (نحل: ۶۸/۶۹)

راہوں میں چلتی پھرتی رہ، ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے، جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت بڑی نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شہد کو اہل جنت کا کھانا بنایا ہے، چنانچہ فرماتا ہے:

﴿وانھار من عسل مصفی ولھم فیھا من کل الثمرات و مغفرۃ من ربھم﴾ (محمد: ۱۵)

اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے۔

شہد کی فضیلت کے بارے میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں، جن میں بعض حدیثیں یہ ہیں:

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہد ہر بیماری کے لئے شفا ہے اور قرآن اس چیز کے لئے شفا ہے جو سینوں میں ہے، پس قرآن اور شہد دونوں سے شفا حاصل کرو۔ (ابن ماجہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دو چیزوں کولازم پکڑو جس میں شفا ہے اور وہ شہد اور قرآن ہے۔ (ابن ماجہ: حاکم وصححہ، البیھقی)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے، (یعنی دست آرہا ہے) آپؐ نے فرمایا: اس کو شہد پلاؤ، چنانچہ اس نے اس کو شہد پلایا، پھر وہ آپؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے اس کو شہد پلایا لیکن اس کا دست اور بڑھ گیا، نبی کریم ﷺ نے اس سے ایسا تین مرتبہ کہا، پھر جب وہ چوتھی مرتبہ آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے اس سے کہا تم اسے شہد پلاؤ، اس نے کہا میں نے اس کو شہد پلایا لیکن اس کا دست تو بڑھتا ہی جا رہا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے سچ کہا ہے (کہ شہد میں شفا ہے) اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے (جس کو دوا فائدہ نہیں دیتی ہے) تم اس کو شہد پلاؤ چنانچہ اس نے اس کو شہد پلایا اور وہ اچھا ہو گیا۔ (بخاری، مسلم)

آپ نے دیکھا کہ اکٹھا کھانا کھانے، بسم اللہ کہنے اور کھانے کے بعد الحمدللہ کہنے سے برکت حاصل ہوتی ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوپر یہ بھی انعام کیا ہے کہ بعض کھانے میں برکت رکھی ہے، جیسے ثرید، شہد، دودھ اور کھجور، اس میں بذات خود برکت ہے پھر اگر وہ اکٹھا ہو کر کھایا جائے اور کھانے سے پہلے بسم اللہ کہہ لیا جائے اور کھانے کے بعد الحمدللہ کہ لیا جائے تو اس میں اور برکت ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب لوگوں کی روزی میں برکت دے۔ (آمین)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانے کی عزت کرنا
انگلیاں چاٹنا اور گرم کھانا نہ کھانا

شیخ البانی انگلی چاٹنے کی حدیث بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس حدیث میں کھانے کے واجب آداب میں سے ایک بہت عمدہ ادب بیان کیا گیا ہے، اور وہ انگلی چاٹنا اور انگلی سے پلیٹ صاف کرنا ہے، لیکن آج اکثر مسلمان یورپ کے کافرانہ عادات کی تقلید کرتے ہیں اور یہ ادب اختیار نہیں کرتے، جب کہ اہل یورپ کے طور وطریقے مادی نظریات پر مبنی ہیں، وہ خالق کا اعتراف نہیں کرتے اور نہ اس کی نعمت پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں، پس مسلمان ان کی تقلید سے بچیں ورنہ ان پر رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث صادق آئے گی:

”من تشبه بقوم منهم“ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے واجب آداب اس لئے کہا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے اور اس کی مخالفت کرنے سے منع کیا ہے۔ پس تم مومن بنو، آپ ﷺ کے احکام کو بجالاؤ اور جس چیز سے آپ روکیں اس سے روک جاؤ اور استہزاء کرنے والوں کی پرواہ نہ کرو، دانستہ، نادانستہ اللہ کے راستے سے تم کو روکنا چاہتے ہیں۔ (السلسلة الصحيحة: ١/٦٧٦)

میرے مسلم بھائی! تم یہ جان لو کہ کھانے کے شروع میں انشرح صدر کے ساتھ بسم اللہ کہنا چاہئے۔ اور اللہ کی دی ہوئی نعمت پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ نعمت کو حقیر نہیں سمجھنا چاہئے۔ اگر تواضع اور اللہ سے صحت و برکت مانگنے کے لئے پلیٹ میں بچا ہوا کھانا آدمی چاٹ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اے میرے بھائی! تم اللہ کا شکر کثرت سے کرو، اس کی خوب تعریف بیان کرو، اس سے تمہیں صحت اور خیر و برکت حاصل ہوگی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برکت کھانے کے بیچ میں اترتی ہے۔ پس تم کنارے سے کھاؤ اور بیچ سے نہ کھاؤ۔ (حديث صحيح، اخرجه احمد و دارقطني في الافراد والبيهقي في الشعب ملاحظہ ہو صحيح الجامع)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لے، اس لئے کہ وہ یہ نہیں جانتا ہے کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔ (یہ حدیث صحیح ہے، اخرجه احمد، ترمذی، صحیح الجامع رقم: ۳۸۲)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لیتے اور آپؐ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس کو صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے، اور تم پلیٹ انگلی سے چاٹ لیا کرو اس لئے کہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔ (احمد: ۱۷۷/۳، مسلم کتاب الاشربة)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ اس وقت تک رومال سے نہ پوچھے جب تک کہ اس کو چاٹ نہ لے۔ (احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، بیهقی، صحیح الجامع: ۳۷۹)

حضرت جابرؓ کی حدیث میں یہ لفاظ زیادہ ہیں کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔ ان سے جو روایت آئی ہے وہ اس طرح ہے:

جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس کو صاف کر کے کھالے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ اس وقت تک رومال سے نہ پوچھے جب تک کہ اس کو چاٹ نہ لے، اس لئے کہ وہ نہیں جانتا ہے کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔(احمد، نسائی، بیھقی، مسلم- صحیح الجامع رقم:۱۶۵۹)

عبداللہ بن بسرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بکری ہدیہ بھیجی گئی، ان دنوں کھانا کم تھا، آپؐ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اس بکری کو پکاؤ اور آٹے کی روٹی بنالو پھر ثرید بناڈالو (یعنی روٹی توڑ کر شوربہ میں تر کرو) نبی ﷺ کے پاس ایک بڑا پیالہ تھا جس کا نام غراء تھا، اس کو چار آدمی اٹھاتے تھے، جب آپؐ نے صبح کی اور لوگوں نے چاشت کی نماز پڑھ لی تو اس پیالہ کو لایا گیا اور لوگ کھانے کے لئے جمع ہو گئے، جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو آپؐ زانو پر بیٹھے، ایک دیہاتی نے کہا کہ یہ آپؐ کس طرح بیٹھے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے کریم بنایا ہے جابر وسرکش نہیں بنایا ہے، پھر آپؐ نے فرمایا: تم اس کے کنارے سے کھاؤ اور اس کا بلند حصہ (یعنی بیچ کا حصہ) چھوڑ دو، تاکہ اس میں تمہارے لئے برکت دی جائے، پھر آپؐ نے فرمایا: لو اور کھاؤ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے تمہارے لئے فارس اور روم کی سرزمین فتح کردی جائے گی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بہت کھانا ہو جائے گا، لیکن اس پر بسم اللہ نہیں کہا جائے گا۔ (أخرجه الباني فی سلسلة الاحاديث الصحيحة رقم: ۳۹۳ وقال حديث صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ پوچھے جب تک کہ اس کو چاٹ نہ لے۔ ابو زبیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے اسے نبی ﷺ سے سنا ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ پلیٹ اس وقت تک نہ اٹھائے جب تک کہ اسے انگلی سے چاٹ نہ لے، اس لئے کہ کھانے آخری حصہ میں برکت ہوتی ہے۔ (سلسلة الاحاديث الصحيحة رقم: ۳۹۱)

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کنارے سے کھاؤ اور بیچ کا حصہ چھوڑ دو تاکہ اس میں برکت ہوتی رہے۔ (ابو داؤد، بيهقى، صحيح الجامع رقم: ٤٥)

حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ وہ جب ثرید بناتیں تو تھوڑی دیر کے لئے اس کو ڈھانپ دیتیں یہاں تک کہ اس کی گرمی نکل جاتی، پھر کہتیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ برکت کے لئے سب سے بڑی چیز ہے یعنی وہ کھانا جس کی گرمی نکل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی ہو۔(السلسلة الصحيحة رقم: ۳۹۲ وقال اخرجه الدارمی و ابن حبان و الحاكم و البيهقی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی کھانا اس وقت تک نہ کھایا جائے جب تک کہ اس کی گرمی نکل نہ جائے۔(السلسلة الصحيحة ٦٧٧/١ وقال صح عن ابی هريره واخرجه البيهقی باسناد صحيح)

میرے مسلم بھائی! تم شیطان کو موقع نہ دو کہ وہ تمہارا کھانا کھائے، تمہارا پانی پیئے اور اللہ نے تمہارے اوپر جو انعام کیا ہے اس میں شریک ہو جائے، تم باقی کھانا نہ پھینکو اور جو چیز گر جائے اس کو یوں ہی نہ چھوڑو کیونکہ ایسی صورت میں برکت سے تم محروم ہو جاؤ گے حالانکہ ہمیں آسمانی برکت کی سخت ضرورت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناپ وتول میں مساوات کرنے میں برکت

ناپ وتول میں مساوات اور عدل کا اہتمام کرنے سے بڑی برکت ہوتی ہے اور ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ایک قوم ناپ وتول میں کمی کرنے کی وجہ سے زمین میں دھنسا دی گئی تھی۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فتح الباری میں کہتے ہیں:

"حاصل کلام یہ ہے کہ صرف ناپنے سے برکت حاصل نہیں ہوگی جب تک کہ اس کو اللہ کے حکم کے مطابق نہ ناپا جائے اور صرف ناپنے سے برکت چھین نہیں لی جائے گی جب تک کہ اس کو اللہ کے حکم کے خلاف نہ ناپا جائے۔

حضرت مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا کھانا (غلہ، کھجور وغیرہ) ناپ لیا کرو، اس میں تمہارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے برکت ہوگی۔(بخاری، کتاب،البیوع ٣٤٥/٤)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنا کھانا (غلہ، کھجور وغیرہ) ناپ لیا کرو، اس لئے کہ برکت ناپے ہوئے کھانے میں ہے۔(ابن نجار عن علی صحیح الجامع: ٤٥٩٩)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے برکت سحری میں اور ناپنے میں رکھی ہے۔(صحیح الجامع رقم:١٧٣٥، والسلسلة الصحیحة ١٢٩١)

میرے بھائی! تم اپنے آپ کو عظیم برکت اور بڑے ثواب سے محروم نہ کرو جو تمہیں ایک چھوٹے عمل پر مل رہی ہے، تم ناپ وتول پوری کرو، اس سے تمہیں روزی ملے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سحری کی برکت

میرے بھائی! یہ مت بھولو کہ اجر و ثواب سنت کی اتباع میں ہے، تم مخلوق میں سب سے بہتر انسان کی پیروی کرو، خاص طور سے سحری کھانے میں، اس لئے کہ اس میں بہت سے فوائد ہیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سحری کھاؤ، اس لئے کہ سحری میں برکت ہے۔(بخاری۔ کتاب الصوم)

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں کہتے ہیں کہ ''برکت'' سے مراد اجر و ثواب ہے، یا اس اعتبار سے برکت ہے کیونکہ اس سے روزہ رکھنے کے لئے قوت ملتی ہے آدمی چست ہو جاتا ہے اور اس کے کھانے سے مشقت کم ہو جاتی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ برکت اس اعتبار سے ہے کہ آدمی اس میں بیدار ہو کر سحری کے وقت میں دعا کرتا ہے۔

سب سے بہتر قول یہ ہے کہ سحری سے برکت کئی طریقوں سے حاصل ہوتی ہے، اس میں سنت کی اتباع ہے اور اہل کتاب کی مخالفت ہے، عبادت پر تقویت ملتی ہے، آدمی مزید چست ہو جاتا ہے، ان بری عادتوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی مدافعت ہوتی ہے جو بھوک کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اور سائل پر صدقہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ جو سحری مانگتا ہے یا اس کے ساتھ کھانا چاہتا ہے، دعائی قبولیت کے اوقات میں سے ایک وقت میں ذکر اور دعا کا موقعہ ملتا ہے اور جو شخص سونے سے پہلے روزہ کی نیت کرنا بھول جائے اس کو روزہ کی نیت کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

عرباض بن ساریہؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں سحری کے لئے بلایا اور فرمایا: مبارک کھانے کی طرف آؤ (یعنی سحری)

(احمد، ابو داؤد، صحیح الجامع رقم: ۷۰۴۳)

سحری کھانا سنت ہے، اس سے اس امت کے روزہ اور اہل کتاب کے روزہ میں فرق کیا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ کے درمیان فرق کرنے والی چیز سحری کھانا ہے۔ (مسلم)

حدیث میں سحری کھانے کا حکم ندب اور استحباب کے لئے ہے (یعنی اس کا کھانا مستحب ہے) اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سحری کھانا مستحب ہے، چاہے تھوڑا ہی کھایا پیا جائے، سحری کا وقت رات سے صبح صادق کے طلوع ہونے تک ہے، یہ جمہور علماء اور چاروں اماموں کا قول ہے، سحری تاخیر سے کھانا مستحب ہے، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سحری تاخیر کر کے کھاتے تھے یہاں تک کہ سحری اور نماز کے درمیان صرف اتنا وقفہ باقی رہتا کہ ایک آدمی قرآن کریم کی پچاس آیتیں پڑھ سکتا تھا جیسے حدیث میں ہے۔

سحری کی برکت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا یہ قول بھی ہے:

"ان السحور برکة سحری برکت ہے، اللہ تعالی نے اعطاکموها الله، فلا تدعوها" اسے تمہیں دیا ہے، بس تم اسے نہ چھوڑو۔(احمد، نسائی ، صحیح الجامع رقم:۱٦۳٦)

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے برکت سحری اور (غلہ) ناپنے میں رکھی ہے۔(صحیح الجامع: ۱۷۳۵، و السلسلة الصحیحة: ۱۲۹۱)

ایک حدیث میں ہے کہ سحری کھانا برکت ہے، پس تم اس کو مت چھوڑو، اگر چہ تم میں کوئی شخص ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہ پئے، اس لئے کہ اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔(احمد، صحیح الجامع:۳٦۸۳)

حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث گزر چکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"نعم سحور المؤمن التمر" کھجور مؤمن کی کیا ہی بہتر سحری ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برکت تین چیزوں میں ہے، جماعت، ثرید اور سحری۔ (بیهقی فی الشعب، وابو نعیم فی اخبار اصبهان، السلسلة الصحیحة: ١٠٤٥)

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

میرے بھائی! اگر تم یہ جانتے ہو کہ عبادات کے لئے قوی بنو تو سنت کی اتباع کرو اور ان میں ایک اہم چیز سحری کھانا بھی ہے جس کے اندر اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمزم کے پانی کی برکت

اس روئے زمین پر سب سے بہتر اور نفع بخش پانی زمزم کا پانی ہے، اس میں ہر بیماری سے شفاء ہے اور ہر بھوک سے آسودگی ہے اور ہر پیاس سے سیرابی ہے۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے ایک طویل حدیث میں کہا جہاں انہوں نے نبی ﷺ کا ان سے سوال کرنے کا ذکر کیا ہے کہ آپؐ نے پوچھا کہ تم یہاں کب سے تھے، میں نے کہا کہ میں یہاں تیس دن سے تھا، آپؐ نے فرمایا: پھر کون تم کو کھلاتا تھا، میں نے کہا کہ میرے پاس کوئی کھانا نہیں تھا سوائے زمزم کے پانی کے، میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ پر سلوٹیں آگئیں اور میں ذرا بھی بھوک نہیں محسوس کرتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: زمزم کا پانی مبارک ہے، وہ کھانے والے کا کھانا ہے اور بیمار کے لئے شفا ہے۔ (مسلم- فضائل الصحابہ، احمد، طیالسی)

امام نوویؒ کہتے ہیں کہ طعام طعم کا مطلب یہ ہے کہ اس کا پینے والا ایسے ہی آسودہ ہو جاتا ہے جیسے کہ کھانا اسے آسودہ کر دیتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث میں ہے کہ وہ مبارک ہے، وہ کھانے والے کا کھانا اور بیمار کے لئے شفاء ہے۔ (ابو داؤد، طیالسی، صحیح الجامع رقم:۲۴۳۵)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کھانے والے کا کھانا ہے اور بیمار کے لئے شفاء ہے۔ (ابن ابی شیبہ، البزار۔صحیح الجامع رقم:۳۵۷۲)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روئے زمین پر سب سے بہتر پانی زمزم کا پانی ہے، اس میں کھانے والے کا کھانا ہے اور بیمار کے لئے شفاء ہے اور روئے زمین پر سب سے خراب پانی وادی بدھوت کا پانی ہے جو حضر موت میں ہے، وہ ٹڈی کے پیر کی طرح ہے جو صبح کے وقت اچھتا کودتا ہے اور شام کے وقت اس میں تری باقی نہیں رہ جاتی۔ (طبرانی، ضیاء فی المختارہ، سلسلة الاحادیث الصحیحة)

میرے بھائی! اگر تم بیمار ہو اور شفاء چاہتے ہو یا پیاسے ہو اور سیراب ہونا چاہتے ہو تو تم یہ مبارک پانی پیو کیونکہ روئے زمین کا سب سے بہتر پانی زمزم کا پانی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنے نبی ﷺ کے حوض کا پانی پلائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک زیتون کا درخت

زیتون کا درخت مبارک ہے، دلیل کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ قول کافی ہے:

﴿الله نور السموات والارض مثل نوره كمشكوة فيها مصباح، المصباح في زجاجة الزجاجة كانها كوكب دري يوقد من شجرة مباركة زيتونة لا شرقية ولا غربية يكاد زيتها يضيء ولو لم تمسسه نار، نور على نور﴾ (نور:۳۵)

اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا، اس کے نور کی مثال ایک طاق کی ہے، جس میں چراغ ہو اور چراغ شیشے کی قندیل میں ہو اور شیشہ مثل چمکتے ہوئے روشن ستارے کے ہو، وہ چراغ ایک بابرکت درخت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہے جو درخت نہ مشرقی ہے نہ مغربی، خود وہ تیل قریب ہے کہ آپ ہی روشنی دینے لگے اگرچہ اسے آگ نہ بھی چھوئے، نور پر نور ہے۔

علامہ آلوسیؒ کلمۂ مبارکة اور شجرة کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں:

مبارکة: اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت نفع بخش ہے، وہ اس طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کہ اس کی بتی اس کے تیل سے تر کی جاتی ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ برکت اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ وہ ایسی سرزمین میں اگتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے دنیا والوں کے لئے برکت دے رکھا ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہاں ستر نبیوں کو بھیجا جن میں حضرت ابراہیمؑ بھی ہیں۔

زیتـــونـــة: یہ شجرۃ کا بدل ہے: شجرہ کو پہلے مبہم بیان کیا گیا ہے۔ پھر اس کی صفت برکت سے کی گئی ہے۔ پھر اس کا بدل بیان کیا گیا ہے تاکہ اس کی قدر و قیمت کو بتایا جا سکے۔ (تفسیر الوسی۔۱۸/۱۶۷)

امام قرطبیؒ اپنی تفسیر میں کہتے ہیں (یوقد من شجرة مبارکة) یعنی مبارک درخت کے تیل سے جلایا جاتا ہے، یہاں مضاف محذوف ہے اور زیتون سب سے زیادہ بڑھنے والا پھل ہے اور انار بھی اسی طرح سے ہے۔

ابو طالب مسافر بن عمرو بن امیہ بن عبد شمس کا مرتبہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

لیث شعری مسلفر بن ابی عمرو
ولیت یقولها المحزون
بورك المیت الغریب کما
بورك نبع الرمان والزیتون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: کاش کہ مجھے مسافر بن ابی عمرو کے متعلق علم ہوتا، کاش کہ غمزدہ یہ کہتا کہ مسافر میت میں برکت دی گئی ہے جیسے کہ انار اور زیتون کی جڑ میں برکت دی گئی ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ اس کی برکت یہ ہے کہ اس کی شاخوں میں نیچے سے اوپر تک پتے ہوتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ زیتون میں بہت نفع ہے، اس کے تیل سے چراغ جلایا جاتا ہے، وہ سالن ہے، اسے جسم میں ملا جاتا ہے، اس سے دباغت دی جاتی ہے، وہ ایندھن ہے اس کی لکڑی کو جلایا جاتا ہے، اس کے ہر چیز میں نفع ہے یہاں تک کہ اس کی راکھ سے ریشم دھویا جاتا ہے، یہ پہلا درخت ہے جو دنیا میں اُگا ہے اور پہلا درخت ہے جو طوفان کے بعد اُگا ہے اور انبیاء کی جگہوں اور ارض مقدسہ میں اُگا ہے۔ اس کے لئے ستر نبیوں نے برکت کی دعا کی ہے، جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ بھی ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: اے اللہ تو زیت وزیتون میں برکت دے، ایسا آپؐ نے دو مرتبہ کہا ہے۔

علامہ مبارکپوری تحفۃ الاحوذی میں کہتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"شجرة مباركة" (یعنی درخت زیتون جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی، خود وہ تیل قریب ہے کہ آپ ہی روشنی دینے لگے، اگر چہ اسے آگ نہ بھی چھوئے، نور پر نور ہے) اس کو مبارک اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ اس میں بہت نفع ہے اور اہل شام اس سے بہت فائدہ اٹھاتے تھے۔ یہی معنی زیادہ ظاہر ہے کیونکہ وہ ایک ایسی سرزمین میں اگتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے بھلائی دی ہے۔

حضرت ابو اسید انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم زیتون کا تیل کھاؤ، اس لئے کہ وہ مبارک ہے اور اسے سالن بناؤ اور اسے جسم پر ملو، اس لئے کہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔ (احمد، دارامی، ترمذی)

یہ حدیث حضرت عمرؓ، حضرت ابو اسیدؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث سے ذرا مختلف الفاظ میں بھی آئی ہے، وہ اس طرح ہے: تم زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے جسم پر ملو، اس لئے کہ وہ مبارک درخت سے ہے۔ (سلسلة الصحيحة رقم: ۳۷۹)

علامہ ابن قیمؒ اس آیت اور حدیث کا ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

"زیت زیتون شروع میں گرم اور مرطوب ہوتا ہے اور جس نے یہ کہا ہے کہ وہ خشک ہوتا ہے اس کا کہنا درست نہیں، اس کے تیل کی مختلف قسمیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اگر اس کا پھل پکنے کے بعد اس سے تیل نچوڑا جائے تو وہ سب کے لئے عمدہ ہوتا ہے اور اگر اس کا پھل کچا ہو اور اس سے تیل نچوڑا جائے تو وہ ٹھنڈا اور خشک ہوتا ہے، سرخ زیتون سے جو تیل نکلتا ہے وہ ان دونوں کے درمیان رہتا ہے۔ اور کالے زیتون سے جو تیل نکلتا ہے وہ گرم کیا جائے اور اسے ملنے کے بعد پٹی باندھی جائے تو وہ زہر کو ختم کرتا ہے اور قبض کو دور کرتا ہے، پیٹ سے کیڑوں کو نکالتا ہے، ان میں جو پرانا ہو جائے اس کو زیادہ گرم اور تحلیل کیا جائے اور اس سے جو پانی نکالا جاتا ہے اس میں حرارت کم ہوتی ہے اور وہ زیادہ لطیف ہوتا ہے اور زیادہ نفع بخش ہوتا ہے، اس کی ساری قسمیں چمڑے کو ملائم بناتی ہیں اور اس کو سر میں لگانے سے سر کا بال دیر میں پکتا ہے، زیتون کا نمکین پانی آگ سے جلنے کے بعد بدن میں آبلہ نکلنے نہیں دیتا، وہ مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے، اس کا پتا بدن پر دانے، پھنسی، زخم اور چھالے کو ختم کرتا ہے اور پسینے کو روکتا ہے، اس کے منافع اس کے کئی گنا ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے"۔(زاد المعاد: ۳۱۶/٤)

اس طرح زیتون کی برکت کا بعض معنی ہمیں معلوم ہو گیا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قابل اعتناء سمجھا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہوں کی برکت

(مدینہ، مکہ، شام، یمن، وادی العقیق، مسجد اقصیٰ اور اس کے اردگرد، مصر)

اللہ تعالیٰ نے بعض جگہوں میں بڑی برکت دے رکھی ہے، رسول اللہ ﷺ اہل مدینہ کیلئے کثرت سے برکت کی دعا کرتے تھے، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب پہلا پھل لایا جاتا تو آپؐ کہتے اے اللہ! تو ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت دے، ہمارے پھلوں میں برکت دے، ہمارے مد اور صاع میں برکت ہی برکت دے۔ پھر آپؐ وہ پھل ان بچوں میں سب سے چھوٹے بچے کو دیتے جو آپؐ کے پاس موجود رہتے۔ (مسلم ١٤٦/٩، ابن سنی فی عمل الیوم رقم: ٢٨٠)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو اسے نبی ﷺ کے پاس لاتے، آپؐ جب اس کو لیتے تو فرماتے: اے اللہ! تو ہمارے پھلوں میں برکت دے اور ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت دے اور ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مد میں برکت دے، اے اللہ! ابراہیم (علیہ السلام) تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں، انہوں نے مکہ کے لئے دعا کی تھی اور میں مدینہ کے لئے اسی طرح دعا کرتا ہوں جیسے کہ انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی تھی اور اس کے مثل اور، پھر آپ سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور وہ پھل اسے دیتے۔ (مسلم، ترمذی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ان اول بيت وضع للناس للذى ببكة مباركا وهدى للعالمين﴾ (آل عمران: ۹۶)	اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ (شریف) میں ہے جو تمام دنیا کے لئے برکت و ہدایت والا ہے۔

امام الوسیؒ کہتے ہیں کہ یہاں مبارک سے مراد بہت بھلائی ہے کیونکہ اس میں عبادت کا ثواب کئی گنا کر دیا جاتا ہے۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہی ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ اس کو مبارک اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ حج، بیت اللہ کا طواف اور اس کے پاس عبادت کرنے والوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

قفال کہتے ہیں کہ اس کی برکت سے مراد وہ چیز ہو سکتی ہے جس کا ذکر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں کیا ہے:

﴿یجبی الیہ ثمرات کل شیء﴾ (قصص : ٥٧) جہاں تمام چیزوں کے پھل کھچے چلے آتے ہیں۔(تفسیر الوسی:٤/٥)

ایک قول یہ ہے کہ اس کی برکت یہ ہے کہ وہاں ہمیشہ عبادت ہوتی رہتی ہے۔ برکت کے دو معنی ہیں: ایک نمود و زیادتی اور یہی معنی زیادہ مشہور ہے۔اور دوسرا ثابت رہنا ہے،اس معنی کے اعتبار سے اس میں برکت اس لئے ہے کیونکہ اس میں پانی برقرار رہتا ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو مدینہ میں برکت اس سے دوگنی کر دے جو تو نے مکہ میں برکت دی ہے۔(بخاری، کتاب فضائل المدینۃ)

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ دنیاوی برکت دوگنی کردے، جیسے کہ اس حدیث میں ہے کہ اے اللہ تو ہمارے صاع اور مُد میں برکت دے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے زیادہ عام معنی مراد ہو، ہشام بن عروہؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو مدینہ کو مکہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ ہمارے لئے محبوب بنا اور مدینہ کی ہوا صحت بخش کردے اور ہمارے لئے اس کے مد اور صاع میں برکت دے اور وہاں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخار جحفہ میں لے جا۔(جامع الاصول:۳۲۳/۹، بخاری،فضائل المدینة، مسلم، کتاب الحج باب الترغیب فی سکنی المدینة والصبر علی لأوائها)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کی زمین دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان حرم ہے۔(وہاں شکار جائز نہیں) اس کو رسول اللہ ﷺ نے حرم ٹھہرایا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم ٹھہرایا ہے، اے اللہ! تو اس میں دوگنی برکت دے اور ان کے صاع اور مد میں برکت دے۔(احمد:۱۶۹/۱)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے وادی عقیق کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آج رات کو میرے مالک کی طرف سے ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور کہنے لگا اس برکت والی وادی میں نماز پڑھو اور کہو عمرہ حج میں شریک ہوگیا۔(بخاری، کتاب الحج)

مسجد اقصیٰ اور اس کے اردگرد کی برکت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد

www.KitaboSunnat.com

المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا﴾ حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا، جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں۔ (اسراء:۱)

علامہ الوسیؒ کہتے ہیں کہ اس کی برکت یہ ہے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کے عبادت کی جگہ اوران کا قبلہ رہا ہے اوراس کے اردگرد نہروں اور درختوں کی کثرت ہے۔(تفسیر الوسی:۱۱/۱۵)

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عریش اور فرات کے درمیان کی زمین میں برکت دے رکھی ہے اور فلسطین کوخاص طور سے مقدس بنایا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ اس کی برکت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس طرح بنایا ہے کہ اس کے چٹان کے نیچے ساری زمین کا پانی نکلتا ہے۔

(و اللہ تعالیٰ اعلم بصحۃ ذلک)

مسجد اقصیٰ ان تینوں مسجدوں میں سے ایک ہے جس کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز ہے، اور یہ وہ چوتھی مسجد ہے جہاں دجال داخل نہیں ہو سکے گا۔

مسند احمد میں ہے کہ دجال پوری زمین کا چکر لگائے گا سوائے چار مسجدوں کے، مدینہ کی مسجد (مسجد نبوی) مکہ کی مسجد (مسجد حرام) طور اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد اقصیٰ، اور وہاں نماز پڑھنے سے کئی گنا ثواب ملتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی لونڈی حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبیؐ! آپؐ ہمیں بیت المقدس کے بارے میں فتوی دیں، آپؐ نے فرمایا: یہ تو ارض محشر ومنشر ہے۔ (یعنی وہ سرزمین جہاں لوگ قیامت کے دن اکٹھا کئے جائیں گے اور اٹھائے جائیں گے) تم وہاں جاؤ اور اس میں نماز پڑھو، اس لئے کہ اس میں ایک نماز ہزار نماز کے برابر ہے۔ (احمد، ابن ماجہ، ابو داؤد)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وأورثنا القوم الذين كانوا يستضعفون مشارق الارض ومغاربها التي باركنا فيها﴾ (اعراف: ۱۳۷)

اور ہم نے ان لوگوں کو جو بالکل کمزور شمار کئے جاتے تھے اس سرزمین کے پورب وپچھم کا مالک بنادیا جس میں ہم نے برکت رکھی ہے۔

امام قرطبیؒ کہتے ہیں کہ اس سے شام ومصر کی زمین مراد ہے۔

(تفسیر قرطبی: ۲۷۲/۷)

امام الوسیؒ کہتے ہیں کہ حسن، قتادہ اور زید بن اسلم سے مروی ہے کہ اس سے شام کی زمین مراد ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محی السنۃ البغوی نے یہ کہا ہے کہ اس سے شام ومصر کی زمین مراد ہے۔

یہاں برکت سے مراد ہریالی اور کشادہ رزق ہے، یہ خطہ انبیاء کا مسکن و مدفن رہا ہے، یہ معنی بالکل ظاہر ہے اگر مشارق الارض و مغاربھا سے شام اوراس کے اطراف کے علاقے مراد لئے جائیں۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت ابوایوب انصاریؓ سے یہ روایت نقل کیا ہے: انہوں نے کہا کہ گرج وبجلی (یعنی بارش) اور برکتیں شام کی طرف ہجرت کر جائیں گی۔

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن حوالہ اُزدیؓ سے ایک روایت نقل کیا ہے، انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپؐ میرے لئے ایسی سرزمین کا انتخاب کیجئے جہاں میں رہوں، آپؐ نے فرمایا: تم شام میں رہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سرزمین کو اپنی عبادت کیلئے منتخب کرلیا ہے۔

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زمین میں سے شام کو منتخب کرلیا ہے، اس میں اس کے منتخب بندے ہیں، اور میری امت میں سے ایسے تین قسم کے لوگ جنت میں داخل ہونگے جن پر کوئی حساب و کتاب اور عذاب نہیں ہوگا۔(ابن عساکر، تاریخ دمشق، المعجم الکبیر للطبرانی، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ رقم: ۱۹۰۹)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبیر بن نفیر، مسلمہ بن نفیل کندی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں نے لاپرواہی کی وجہ سے گھوڑوں کو دبلا کر دیا ہے اور ہتھیار رکھ دیا ہے اور کہتے ہیں کہ اب جہاد نہیں، لڑائی نے اپنا بوجھ رکھ دیا ہے (یعنی اب جنگ ختم ہوگئی ہے) رسول اللہ ﷺ متوجہ ہوئے اور فرمایا: لوگوں نے جھوٹ کہا، ابھی ابھی تو لڑائی آئی ہے۔ میری امت میں سے ایک جماعت حق کے لئے لڑتی رہے گی اور اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے گا اور انہیں ان کے ذریعہ روزی عطا کرتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ آجائے گا اور گھوڑے کی پیشانی سے قیامت تک برکت بندھی ہے، اس نے میرے پاس وحی کی ہے کہ میری روح قبض کی جائے گی اور میں ہمیشہ رہنے والا نہیں ہوں اور تم گروہ در گروہ میری اتباع کروگے، تم میں سے بعض بعض کی گردن مارے گا، اور مومنوں کے گھر کا درمیانی حصہ شام ہوگا۔ (نسائی، ابن ماجة، احمد، السلسلة الصحيحة رقم: ۱۹۳۶)

میرے بھائی! یہ نہ بھولو کہ سب سے بہتر زمین کا خطہ وہ ہے جس میں اللہ کی شریعت نافذ کی جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان جگہوں پر رہنا جن سے برکت بندھی ہے

مکہ، مدینہ، اور ارض مقدسہ کی فضیلت ہمارے اوپر مخفی نہیں مکہ و مدینہ میں جو برکتیں ہیں ان کے بارے میں بیان گزر چکا ہے، یہ وہ جگہیں ہیں جن سے برکت بندھی ہوئی ہے۔ امام مالکؒ نے موطا میں یہ روایت نقل کیا ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک گھر میں ہم رہنے لگے، ہماری تعداد (شروع میں) زیادہ تھی اور مال بھی زیادہ تھا، پھر ہماری تعداد کم ہوگئی (یعنی بہت سے لوگوں کی وفات ہوگئی) اور مال بھی کم ہوگیا، آپؐ نے فرمایا: اس گھر کو چھوڑ دو وہ برا ہے۔ اسی طرح سنن ابوداؤد میں بھی ہے۔

جب شام میں طاعون پھیلا تو حضرت عمرؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ کے پاس یہ خط لکھا جو کہ شام میں تھے کہ اردن گہری زمین ہے یعنی وہاں بہت وباء پھیلتی ہے اور جابیہ صحت افزاء مقام ہے اور وباء سے دور ہے، لہٰذا جو مسلمان تمہارے ساتھ ہیں ان کو جابیہ لے کر چلے جاؤ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شب قدر اور روزہ کی برکت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿انا انزلناه في ليلة مباركة انا كنا منذرين﴾ (دخان:۳) یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں اتارا ہے بیشک ہم ڈرانے والے ہیں۔

امام الوسی اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے لیلۃ القدر مراد ہے۔

ابن عباسؓ، قتادہ، ابن جبیر، مجاہد، ابن زید اور حسن سے اسی طرح مروی ہے، اکثر مفسرین کی یہی رائے ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ اس سے نصف شعبان کی رات مراد ہے۔

یہ رات مبارک اس لئے ہے کیونکہ اس رات میں قرآن کے نازل ہونے کی وجہ سے سارے دینی و دنیاوی فائدے عطا کئے گئے ہیں، اس میں فرشتے اترتے ہیں، اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے، دعا قبول ہوتی ہے، اس میں عبادت کرنے کی بڑی فضیلت ہے، اس میں روزی مقدر کی جاتی ہے، تقدیر کا فیصلہ کیا جاتا ہے، جیسے موت وغیرہ اور آپؐ کو پوری شفاعت عطا کی گئی ہے۔(تفسیر الوسی:۱۱۰/۲۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام قرطبی کہتے ہیں کہ یہاں رات سے مراد لیلۃ القدر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ نصف شعبان کی رات مراد ہے، لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿انا انزلناہ فی لیلۃ القدر﴾ بے شک ہم نے اس کو شب قدر میں اتارا ہے۔ (قدر:۱)

قتادہ اور ابن زید کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پورا قرآن کریم شب قدر میں ام الکتاب سے بیت العزت تک جو کہ سماء دنیا پر ہے نازل کر دیا تھا اور وہاں سے (حسب وقائع) رسول اللہ ﷺ پر ۲۳ رسال میں رات اور دن میں اتر تا رہا۔ (تفسیر قرطبی: ۱۲۶/۱۶)

علامہ شنقیطی اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات کو مبہم رکھا ہے لیکن یہ بیان کر دیا ہے کہ وہ لیلۃ القدر میں ہے، جیسے کہ فرمایا: ﴿انا انزلناہ فی لیلۃ القدر﴾ اور یہ بھی بتایا کہ وہ مبارک ہے، اس کی وضاحت اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے ﴿لیلۃ القدر خیر من الف شھر﴾ آخری سورت تک۔

لیلۃ مبارکۃ کا مطلب ہے بہت برکت والی رات، اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایک رات جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جس کی تفصیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ القدر میں بیان کی گئی ہے بڑی برکت والی رات ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کی وضاحت کردی ہے کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور اسی میں اللہ تعالیٰ نے رمضان کے مہینہ میں قرآن نازل کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے:

﴿شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن﴾ (بقرة:۱۸۵) ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔

لہٰذا یہ دعویٰ کرنا کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے جیسے کہ عکرمہ وغیرہ سے مروی ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ اس سے قرآن کریم کے صریح نص کی مخالفت ہوتی ہے اور جو چیز بھی حق کی مخالفت کرے وہ باطل ہے۔

شہر رمضان کی برکت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان کا مہینہ جب آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر روزہ فرض کیے ہیں، اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیے جاتے ہیں، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس کے خیر سے محروم کر دیا گیا وہ (حقیقت میں) محروم ہے۔ (احمد ۲/۲۳۰)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ میں بہت سے فوائد ہیں مثلاً اس میں دعا قبول ہوتی ہے، آسمان سے برکت نازل ہوتی ہے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسرے اپنے رب سے ملاقات کے وقت، افطار کے وقت دعا رد نہیں ہوتی، جب کوئی روزہ دار اس کے پاس کھاتا ہے تو فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں، رمضان کے برکات کی سب واضح نشانی روزہ رکھنے میں ہے، اس لئے کہ اس میں روحانی وجسمانی بہت سے فوائد ہیں۔

علامہ ابن قیمؒ کہتے ہیں "روزہ روح، قلب و بدن کی بیماریوں کو روکنے کے لئے ڈھال ہے، اس کے بے شمار فائدے ہیں، صحت کی حفاظت کرنے اور فضلات کو پگھلانے میں اس کی عجیب تاثیر ہے، وہ نفس کو نقصان دہ چیز کے کھانے سے روکتا ہے خاص طور سے جب اعتدال کا راستہ اختیار کیا جائے اور شرعاً افضل اوقات میں کھایا جائے۔ بدن کو فطری طور پر روزہ کی ضرورت ہے، اس سے اعضاء کو آرام وتقویت ملتی ہے، اس کی ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ وہ مفرح قلب ہے، وہ ٹھنڈے مزاج والوں کے لئے فائدہ مند ہے، وہ لوگوں کی صحت کی حفاظت کرنے میں ایک اہم رول ادا کرتا ہے، وہ روحانی اور قدرتی دوا ہے، اگر روزہ رکھنے والا ان تمام چیزوں کی رعایت کرے جن کی طبعاً وشرعاً رعایت کرنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہئے تو روزہ سے اس کے قلب وجسم کو بہت فائدہ ملے گا، وہ بندہ اور اس کے قلب وجسم کو نقصان پہنچانے والی چیزوں کے درمیان ایک ڈھال ہے، اس سے آدمی کا دل اللہ کی یاد میں حاضر رہتا ہے اور نفس کو اللہ سے محبت کرنے اور اس کی اطاعت کرنے پر قوی بناتا ہے۔(زاد المعاد:٤/٣٢٤)

اس مہینہ کی برکت کو رسول اللہ ﷺ نے اس طرح بیان کیا ہے:

"یہ رمضان کا مہینہ تمہارے پاس آیا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں۔" (احمد، نسائی صحیح الجامع رقم:٥٩٩٦)

پس یہ مبارک مہینہ ہے اور اس میں ایک رات ہزار مہینے سے بہتر ہے، تم رمضان کے روزے رکھو اور اس کی راتوں میں نمازیں پڑھو اور نیکی کے کاموں میں خوب محنت کرو تاکہ اس کی برکتیں پا جاؤ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیدین کی برکت

ام عطیہ کہتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم عید کے دن (عید گاہ کی طرف) نکلیں، پھر ہم جوان پردہ والیوں کو ان کے پردے سے نکالتی تھیں اور حیض والیوں کو بھی نکالتی تھیں، وہ لوگوں کے پیچھے رہتیں تھیں، وہ تکبیریں کہتیں اور دعا میں شامل رہتیں (اور نماز نہیں پڑھتی تھیں) وہ ایسا اس لئے کرتیں تاکہ اس دن کی برکت و پاکیزگی انہیں بھی حاصل ہو۔

(بخاری، کتاب العیدین: ۲/۱/۱۶ ٤)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدل کی برکت

اللہ تعالیٰ نے ہمیں عدل و احسان دونوں کا حکم دیا ہے، عدل صرف نجات کا سبب ہے، وہ ایسے ہی ہے جیسے کہ تجارت میں اصل سرمایہ ہوتا ہے، اور احسان کامیابی وسعادت کا سبب ہوتا ہے، اس کی حیثیت ایسے ہی ہے جیسے کہ تجارت میں نفع ہوتا ہے، اگر دنیاوی تجارت میں کوئی شخص صرف اصل سرمایہ پر قانع و راضی ہو جائے تو اسے عقل مند نہیں مانا جاتا ہے، اسی طرح آخرت کا معاملہ ہے، دین دار آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ صرف عدل پر اکتفا کرے، ظلم نہ کرے اور احسان کے دروازے کو چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿واحسن کما احسن اللہ الیک﴾ (قصص:۷۷) اور جیسے کہ اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو تو بھی اچھا سلوک کر۔

ایک جگہ ہے:

﴿ان اللہ یامر بالعدل والاحسان﴾ (نحل: ۹۰) اللہ تعالیٰ عدل کا اور بھلائی کا حکم دیتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جگہ ہے:

﴿إن رحمت الله قريب من المحسنين﴾(اعراف: ٥٦) بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام عادل بادشاہ اور منصف حکیم بن کر اتریں گے، وہ صلیب کو توڑیں گے، سور کو قتل کریں گے اور امن واپس لائیں گے، وہ تلوار کو درانتی بنا دیں گے، ہر زہر والے جاندار کا زہر ختم ہو جائے گا، آسمان سے روزی اترے گی اور زمین اپنی برکتیں نکالے گی یہاں تک کہ بچے سانپ کے ساتھ کھیلیں گے اور سانپ انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا، یہاں تک بھیڑیا بکری کی حفاظت کرے گا اور اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا، اور شیر گائے کی حفاظت کرے گا اور اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔(احمد: ۲/ ٤٨٢ - ٤٨٣)

علامہ ابن قیمؒ کہتے ہیں کہ مجاہد کا کہنا ہے کہ جب ظالم شخص حکمران بنتا ہے تو ظلم کرتا ہے اور فساد مچاتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بارش کو روک لیتا ہے اور کھیتیاں اور جاندار ہلاک ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد پسند نہیں کرتا۔(الداء والدواء: ٨٩)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام احمدؒ نے اپنے مسند میں ایک حدیث کے ضمن میں یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ بنو امیہ کے خزانے میں ایک گیہوں کا دانہ پایا گیا جو کھجور کی گٹھلی کے برابر تھا، وہ ایک تھیلی میں تھا جس پر لکھا ہوا تھا ''یہ عدل کے زمانے میں پیدا ہوتا تھا'' (الداء والدواء:۸۹)

میرے بھائی! تم عدل کو اپنا شعار بناؤ اس سے تمہیں برکت ملے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثرت استغفار

استغفار نفس کو پاکیزہ بناتا ہے، ضمیر کو بیدار کرتا ہے اور اطاعت و عبادت کی طرف مائل کرتا ہے۔ اگر رات و دن استغفار کیا جائے اور آدمی اپنے گناہوں پر نادم ہو اور اصرار چھوڑ دے تو اس سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ آپؐ لوگوں سے استغفار کرنے کے لئے کہتے اور خود ایک دن میں سو مرتبہ استغفار کرتے۔ آپ کثرت سے استغفار کرتے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا تھا، اس کے بارے میں لوگوں نے جب آپؐ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا:

" أفلا اکون عبداً شکورا" کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فقلت استغفروا ربکم انه کان غفارا ○ یرسل السماء علیکم مدرارا ○ ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم

اور میں نے کہا اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگوں) وہ یقیناً بخشنے والا ہے، وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنـــات ویـجـعـل لـکـم انھـــارا ○﴾(نـوح:۱۰-۱۲) تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لئے نہریں نکال دے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے استغفار کو لازم پکڑا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر غم کو دور کر دے گا اور ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں سے اسے گمان تک نہ ہو گا۔ (ابو داؤد)

رسول اللہ ﷺ نے کثرت استغفار پر لوگوں کو ابھارا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ تم کہو:

"اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی و انا عبدک و انا علی عھـــدک و وعـــدک مـــا استـطعت، اعوذ بک من شر مـاصـنـعـت، أبـوء بنعمتک عـلـی، و ابـوء لک بـذنبی، فـاغـفـرلی فـانـہ لا یغفرب

اے اللہ تو میرا مالک ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے قائم ہوں، میں نے جو برے کام کئے ہیں ان سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الذنوب الا انت" احسان اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں، میری خطائیں بخش دے، تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی یہ دعا اس پر یقین رکھ کر دل سے بڑھے اور اس دن شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنت والوں میں سے ہوگا۔ اور جو کوئی یہ دعا رات میں اس پر یقین رکھ کر پڑھے اور اسی رات صبح ہونے سے پہلے مر جائے وہ بھی جنت والوں میں سے ہوگا۔ (بخاری)

اوپر جو بیان گزر چکا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ استغفار اور معصیت پر اصرار نہ کرنا برکت کا سبب ہے۔

میرے مسلمان بھائی! تم اس معاملے میں سلف صالحین کی اقتداء کرو جن کی زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہتی تھی، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال اور ان کی عمروں میں برکت دی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ، سخاوت، کرم
اور اللہ کے راہ میں خرچ کرنا

صدقہ وسخاوت صحیح ایمان کی دلیل ہے، سلیم اور صاف ستھری فطرت کی علامت ہے، اس سے مومن اس چیز پر قانع ہو جاتا ہے جو اللہ کے پاس ہے اور جو اس کے پاس ہے، اس سے بے رغبتی برتتا ہے، پھر وہ اپنا مال سخاوت کے کام میں خرچ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذیً لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون﴾ (بقرہ:۲۶۲)	جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ ایذا دیتے ہیں، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے، ان پر نہ تو کچھ خوف ہے نہ وہ اداس ہوں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دن جس میں بندہ صبح کرتا ہے دو فرشتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک کہتا ہے:

"اللھم أعط منفقاً خلفاً" اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل دے۔

اور دوسرا کہتا ہے:

"اللھم أعط ممسكاً تلفاً" اے اللہ! بخیلی کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پوشیدہ صدقہ اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے اور صلہ رحمی عمر زیادہ کرتی ہے اور معروف کام کرنا برائی کی جگہوں سے بچاتا ہے۔ (بیهقی شعب الایمان، صحیح الجامع: ۳۷٦۰)

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ تم اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کرو۔ (اخرجه ابو شیخ فی الثواب، صحیح الجامع رقم: ۳۳۵۸)

اے میرے مسلمان بھائی! یہ جان لو کہ مال ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گا۔ اس لئے مؤمن کو چاہئے کہ وہ قناعت کرے اور حرص و طمع چھوڑ دے اور اگر اس کے پاس مال ہے تو اللہ کے راستے میں خرچ کرے اور نیک کام کرے اور بخیلی سے بچے۔

سخاوت انبیاء علیہم السلام کے اخلاق میں سے ہے اور وہ نجات کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیادوں میں سے ایک بنیاد ہے، حسن بن علی کہتے ہیں کہ کرم یہ ہے کہ سوال کرنے سے پہلے بھلائی کی جائے اور موقع محل دیکھ کر کھانا کھلایا جائے اور جو مال ہوا سے خرچ کر کے سائل کے ساتھ ہمدردی کی جائے۔

عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ تم بھلائیوں کی بارش کرو، پس اگر شریف لوگوں کو وہ بھلائی ملی تو وہ اس کے اہل تھے اور اگر کمینے لوگوں کو وہ بھلائی ملی تو تمہیں اس بھلائی کا ثواب ملے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے نوے ہزار درھم میں ایک گھر خریدا، جب رات ہوئی تو اس گھر کے لوگوں کے رونے کی آواز سنی، انہوں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی، ان سے کہا گیا کہ وہ اپنے گھر کے لئے رو رہے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اے غلام! تم ان کے پاس جاؤ اور انہیں بتا دو کہ پیسہ اور گھر سب ان کے لئے ہے۔

امام شافعیؒ کہتے ہیں:

یا لهف نفسي على مال أفرقه

على المقلين من اهل المروءات

ترجمہ: میرا نفس اس مال کے لئے حسرت کرتا ہے جسے پا کر میں ان لوگوں پر خرچ کروں جو صاحب مروت ہیں لیکن کم مال والے ہیں۔ (دیوان شافعی: ۴۰)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اعتذاری الی من حماء یسألنی

مالیس عندی لمن احدی المصیبات

ترجمہ: میرا اعذار ان لوگوں سے ہے جو میرے پاس ایسی چیز مانگنے آتے ہیں جو میرے پاس نہیں میرے لئے ایک مصیبت ہے۔(دیوان شافعی: ٤٠)

صدقہ اور خرچ کرنے کے آداب

صدقہ وخیرات کرنے کے کچھ آداب ہیں جس کا پاس وخیال رکھنا ایک مومن کے لئے ضروری ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت اور ثواب دے، ان میں سے بعض آداب یہ ہیں۔

۱- بالکل حلال مال سے صدقہ کیا جائے۔

۲- صدقہ پوشیدہ طور پر کیا جائے۔

۳- اپنے سب سے بہتر مال سے صدقہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون﴾ (آل عمران: ۹۲) جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کروگے ہرگز بھلائی نہ پاؤگے۔

۴- وہ جو بھی خرچ کردے اس کو بہت زیادہ نہ سمجھے، اگرچہ وہ زیادہ ہو، اس لئے کہ پوری دنیا متاع قلیل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵-وہ خوشی سے دے۔

۶-وہ اس سے صرف اللہ کی رضا چاہے۔

۷-اپنا صدقہ صحیح جگہ دے مثلاً کسی متقی آدمی کو دے جسے اس مال سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر مدد ملے یا ایسے نیک آدمی کو دے جو کثیر العیال ہو اور رشتہ دار ہو۔

۸-وہ احسان نہ جتائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لا تبطلوا صدقاتكم بالمن والأذى﴾ (بقرة: ٢٦٤) تم اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور تکلیف دے کر باطل مت کرو۔

صدقہ کرنے والا یہ حدیث یاد رکھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں پر قسم کھائی گئی ہے:

ایک یہ کہ صدقہ کرنے سے مال کبھی کم نہیں ہوگا، پس تم صدقہ کرو۔

دوسرا یہ کہ جو شخص اپنے اوپر ظلم کو معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے، پس تم معاف کر دیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری عزت بڑھائے گا۔

تیسرا یہ کہ جو شخص اپنے لئے مانگنے کا دروازہ کھولے گا اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دے گا۔ (صحيح الجامع رقم: ٣٠٢٥)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائی! اللہ تعالیٰ نے تم کو جو مال دیا ہے اس میں سے خرچ کرنے سے تمہارے بقیہ مال میں برکت ہوگی، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے گا، تمہارے مریض کو شفاء دے گا اور تمہارے لئے بڑا اجر وثواب ہے، تم اس وقت مامون رہو گے جب لوگ ڈرتے ہوں گے اور تم اس وقت خوش رہو گے جب لوگ رنجیدہ ہوں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلال مال کمانا اور مشتبہ چیزوں سے بچنا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے رسولوں کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ حلال روزی کھائیں اور جن چیزوں کے بارے میں شبہ ہو ان سے بچیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز ہی قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو اس چیز کا حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو حکم دیا ہے۔ اس نے رسولوں سے فرمایا ہے:

﴿یا ایها الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً انی بما تعملون علیم﴾ (مؤمنون:۵۱) اے پیغمبر! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو، تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں۔

اور فرماتا ہے:

﴿یا ایها الذین آمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم﴾ (بقرہ:۲۶۷) اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آپؐ کہتے ہیں کہ ایک آدمی لمبا سفر کرتا ہے، اس کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہوتے ہیں، وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے، اے رب! اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اسکا پینا حرام ہے، اس کی غذا حرام ہے، پھر اس کی دعا کیسے قبول ہوگی۔ (مسلم، ترمذی)

شاعر کہتا ہے:

قليل المال تصلحه فيبقى

والا يبقى الكثير مع الفساد

ترجمہ: تھوڑا مال جس کی تم اصلاح کرو باقی رہتا ہے اور فساد کے ساتھ کثیر مال باقی نہیں رہتا۔

لحفظ المال أيسر من سؤال

وضرب في البلا د بغير زاد

ترجمہ: مال کی حفاظت کرنا سوال کرنے اور بغیر توشہ کے سفر کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

سہل بن عبداللہ تستری کہتے ہیں کہ بندہ ایمان کی حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اس کے اندر چار خصلتیں نہ ہو جائیں، وہ فرائض کو سنت کے ساتھ ادا کرے، حلال چیزیں تقویٰ و پرہیزگاری کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کھائے، اپنے ظاہر و باطن سے منع کی ہوئی چیزوں سے اجتناب کرے اور اس پر موت تک صبر کرے۔

انہوں نے مزید کہا ہے کہ جس نے حرام کھایا اس کے اعضاء اس کی نافرمانی کریں گے خواہ وہ چاہے یا نہ چاہے، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو، اور جس کا کھانا حلال ہے، اس کے اعضاء اس کی اطاعت کریں گے اور اسے اچھے کاموں کی توفیق ملے گی۔

رزق حلال کے بارے میں ایک شاعر نے کہا ہے:

ان الحیاۃ مزراع فازرع بھاماشئت تحصد
والناس لایبقی سوی آثارھم والعین تفقد
والمال ان اصلحتہ یصلح وان تفسدہ یفسد

ترجمہ: زندگی ایک کھیتی ہے پس جو کاٹنا چاہتے ہو اسے اس میں بوؤ، لوگوں کے صرف آثار باقی رہ جائیں گے اور آنکھ انہیں کھودے گی۔

مال کو اگر اچھے طریقے سے رکھو گے تو وہ اچھی طرح تمہارے پاس رہے گا اور اگر خراب کرو گے تو وہ خراب ہو جائے گا۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مشتبہ چیزوں سے بچنا اور حلال روزی کھانا برکت لانے والی چیزوں میں سے ایک ہے اور اس سے دعا قبول ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن سلوک، صلہ رحمی، نرمی اور اچھا اخلاق

اقرباء کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی مدد مسلمانوں پر واجب ہے، خواہ ان سے تکالیف ہی کیوں نہ پہنچی ہو، شریعت میں صلہ رحمی پر بہت زور دیا گیا ہے اور رشتہ منقطع کرنے اور بدسلوکی سے منع کیا گیا ہے، اس سلسلہ میں بہت سی آیتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وآت ذا القربی حقه والمسکین وابن السبیل﴾ (اسراء:۲٦) اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو۔

ایک جگہ ہے:

﴿والذین یصلون ما امر الله به ان یوصل ویخشون ربهم ویخافون سوء الحساب﴾ (رعد:۲۱) اور اللہ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں ہے کہ صلہ رحمی اور اچھا اخلاق، افضل اعمال میں سے ہے اور اس سے عمر اور روزی میں برکت ہوتی ہے۔

عمرو بن سہلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صلہ رحمی مال میں زیادتی کرتی ہے، خاندان میں محبت بڑھاتی ہے اور موت کو مؤخر کرتی ہے۔(طبرانی، صحیح الجامع:۳۷۸٦)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صلہ رحمی عمر دراز کرتی ہے اور پوشیدہ صدقہ رب کے غضب کو بجھاتا ہے۔(اخرجه القضاعی، صحیح الجامع ۳۷٦٦، والسلسلة الصحیحة:۵۱۹)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صلہ رحمی حسن خلق اور حسن جوار (یعنی پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک) گھروں کو آباد رکھتے ہیں اور عمر بڑھاتے ہیں۔(احمد، بیهقی، صحیح الجامع:۳۷٦۷)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلائی کے کام برائی کی جگہوں سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ صدقہ رب کی غضب کو بجھاتا ہے، اور صلہ رحمی عمر دراز کرتی ہے اور جو دنیا میں اہل معروف ہیں وہ آخرت میں بھی اہل معروف ہیں اور جو دنیا میں اہل منکر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل منکر ہیں۔(طبرانی فی الاوسط، صحیح الجامع ۳۷۹٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر میں زیادتی کی دو شکلیں ہیں: ایک یہ کہ یہ کنایہ ہے اور اس سے عمر میں برکت مراد ہے اور وہ یہ ہے کہ اسے اطاعت کی توفیق ہوگی وہ اپنا وقت ایسی چیزوں میں لگائے گا جو اس کو آخرت میں فائدہ پہنچائیں اور لایعنی کام میں اپنا وقت ضائع نہیں کرے گا۔

خلاصہ یہ کہ صلہ رحمی اطاعت کی توفیق کا سبب بنتی ہے، معصیت سے بچاتی ہے اور مرنے کے بعد بھی آدمی کا ذکر خیر باقی رہتا ہے گویا کہ وہ مرا ہی نہیں، خاص طور سے اسے ایسے علم کی توفیق ہوتی ہے جس سے اس کے بعد کے لوگ فائدہ اٹھائیں اور صدقہ جاریہ کی توفیق ہوتی ہے اور صالح اولاد حاصل ہوتی ہے۔ (جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعا کرتے ہیں)

دوسرے یہ کہ یہاں حقیقی معنی مراد ہے اور عمر کی زیادتی اس فرشتے کو بتائی جاتی ہے جو عمر پر مامور ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں انسان کی جو عمر ہے وہ آگے پیچھے نہیں ہوتی ہے اور نہ اس میں کمی و زیادتی ہوتی ہے گویا کہ فرشتے سے یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں کی عمر مثلاً سو سال ہوگی اگر اس نے صلہ رحمی کی اور ساٹھ سال ہوگی، اگر اس نے قطع رحم کیا، اور اللہ تعالیٰ پہلے سے جانتا ہے کہ وہ صلہ رحمی کرے گا یا نہیں کرے گا۔ پس جو اللہ کے علم میں ہے وہ آگے پیچھے نہیں ہوتا ہے اور جو فرشتے کے علم میں ہے اس میں کمی و زیادتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممکن ہے، اسی کی طرف اللہ تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ کیا گیا ہے:

﴿یمحوا اللہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب﴾ (رعد: ۳۹) اللہ جو چاہے مٹا دے اور جو چاہے ثابت رکھے، لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔

جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ صلہ رحمی قیامت کے دن حساب کو آسان بنا دے گی۔ پھر انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

﴿والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربھم ویخافون سوء الحساب﴾ (رعد: ۲۱) اور اللہ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔

ایک دیہاتی نے صلہ رحمی کے بارے میں کہا ہے کہ وہ عمر دراز کرتی ہے، اس سے رب کی رضا حاصل ہوتی ہے اور خاندان میں محبت بڑھتی ہے۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ صلہ رحمی بقاء ہے اور قطع رحمی فناء ہے۔ (محاضرات الادباء: ۱/۳۵۷)

پس مومن کے اوپر جن آداب کو اختیار کرنا لازم ہے ان میں ایک صلہ رحمی بھی ہے، وہ اس کے ذریعہ اللہ کی رضا اور دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کر سکتا ہے۔ اسے صلہ رحمی ہر حال میں اختیار کرنا چاہئے اور اس شخص سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اپنا رشتہ جوڑے رکھنا چاہئے جو اس سے اپنا رشتہ منقطع کرنا چاہتا ہے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نرم برتاؤ کرنا چاہئے ہیں۔

ایک مسلمان کو ان مذکورہ چیزوں کو اپنا شعار اور نصب العین بنانا چاہئے:

۱- صلہ رحمی پر آمادہ کرنا اور رشتہ داروں پر مہربانی کرنا۔

۲- قطع رحمی سے ڈرانا کیونکہ وہ اللہ کے غضب کا سبب بنتا ہے۔

۳- صلہ رحمی سے عمر اور روزی میں برکت ہوتی ہے۔

۴- اسلام نے سماج کے افراد پر توجہ دی ہے اور اچھے تعلقات قائم کرنے پر زور دیا ہے۔

۵- برائی کا بدلہ بھلائی سے دینا افضل اعمال میں سے ہے۔

پس جو شخص یہ چاہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کی روزی اور اولاد میں برکت ہو اور اس کا گھر آباد رہے اور اللہ کی رضا حاصل ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہئے، اپنے اخلاق کو اچھا بنانا چاہئے اور ہر حال میں نرمی اختیار کرنا چاہئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلب علم ورزق کے لئے صبح سویرے نکلنا

رسول اللہ ﷺ نے علم حاصل کرنے اور روزی تلاش کرنے کے لئے صبح سویرے اٹھنے اور گھر سے نکلنے پر زور دیا ہے کیونکہ آپؐ جانتے تھے کہ اس میں برکت ہے، آپؐ نے کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بورک لامتی فی بکورھا" میری امت کے لئے صبح سویرے نکلنے میں برکت رکھی گئی ہے۔ (طبرانی فی الاوسط۔ صحیح الجامع رقم: ۲۸۴۱)

صخر غامدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللھم بارک لامتی فی بکورھا" اے اللہ تو میرے امت کو اس کے صبح سویرے نکلنے میں برکت دے۔

وہ کہتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ جب کوئی لشکر بھیجتے تو دن کے شروع حصہ میں بھیجتے، صخر تاجر تھے، وہ اپنی تجارت کا سامان صبح کے وقت (بیچنے کے لئے) بھیجتے جس سے وہ مالدار ہو گئے۔(احمد، ابن ماجہ، ابوداؤد، ترمذی، وحسنه وقال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المنذری رواہ جماعۃ من الصحابہ و بعض اسانیدہ جیدۃ و بعضھا حسن)

حضرت فاطمہؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گذرے، اس وقت میں شرمائی ہوئی لیٹی ہوئی تھی، آپؐ نے اپنے پیر سے مجھے ہلایا پھر فرمایا: اے میری بیٹی اٹھو اور اپنے رب کا رزق دیکھو اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا رزق طلوع فجر اور طلوع شمس کے درمیان تقسیم کرتا ہے۔(بیھقی، الترغیب و الترھیب:۵۳۰/۲)

امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس باب میں حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت بریدہؓ، حضرت انسؓ اور حضرت جابرؓ سے یہ روایت آئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رزق تلاش کرنے کیلئے تم صبح سویرے نکلو، اسلئے کہ صبح نکلنے میں برکت اور کامیابی ہے۔(بزار، طبرانی فی الاوسط، الترغیب والترھیب:۵۳۰/۲)

نبی ﷺ نے اپنی امت کو صبح سویرے اٹھنے اور کام کے لئے نکلنے پر ابھارا ہے:

۱- جو شخص باد نسیم میں سانس لے اور صبح سویرے کام کے لئے نکلے اس کے لئے آپؐ نے برکت کی دعا کی ہے۔

۲- اس وقت جو کام شروع کیا جائے وہ اچھی طرح ہوتا ہے اور آگے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھ جاتا ہے اور لوگوں میں رائج ہو جاتا ہے اور کام کرنے والا سعادت مند بن جاتا ہے اور مالدار ہو جاتا ہے۔

۳- آپ ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ ہر چیز صبح سویرے کرنے میں کامیابی، نفع اور ترقی ہے اور صبح سویرے نکلنے میں برکت ہے، اول نہار کا مطلب صبح سویرے کا وقت ہے، کہا جاتا ہے بکر فلان بکورا و بکرو ابتکر وباكر مباكرة اور اس میں جلدی کرنے کے معنی کا تصور ہے، کیونکہ وہ دن کے سارے اوقات سے پہلے ہے پھر جس معاملہ میں بھی جلدی کیا جائے اس پر بکر کا اطلاق ہونے لگا، جیسے کہ شاعر کہتا ہے:

بكرت تلومك بعد وهن في الندى

بل عليك ملامتي وعتابي

ترجمہ: سخاوت میں سستی برتنے پر تم نے اپنے آپ کو ملامت کرنے میں جلدی کی، تمہیں تو مجھے ملامت کرنا چاہئے تھا اور مجھے عتاب کرنا چاہئے تھا۔

۴- جو دیر تک سوتا ہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے اس پر اللہ غفلت مسلط کر دیتا ہے، ان کی سوچ و فکر سست پڑ جاتی ہے، اس کی طبیعت بجھی بجھی سی رہتی ہے، اس کی تدبیر کام نہیں کرتی، اس کا کام دیر میں ہوتا ہے، وہ بادِ نسیم سے محروم ہو جاتا ہے، اور اس کی روزی صبح سونے کی وجہ سے کشادہ نہیں ہوتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵- نبی ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کو بیدار کیا تاکہ اپنی امت کو صبح سویرے اٹھنے اور کام پر نکلنے کی اہمیت بتا دیں، وہ صبح کا استقبال ہنستے ہوئے انشراح صدر کے ساتھ اور تازہ دم ہو کر کریں۔

۶- رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو دیر تک سونے اور جلدی نہ اٹھنے سے منع کیا ہے تاکہ مسلمان کام کریں۔ جیسے کہ مامون نے کہا ہے کہ لوگ چار طرح کے ہوتے ہیں: امراء و حکام، تاجر، اہل صنعت اور کھیتی کرنے والے پس جو شخص ان میں سے نہیں ہے وہ لوگوں پر بوجھ ہے۔ (الترغیب و الترهيب تحقيق الشيخ مصطفى عمارہ: ۲/۲۰۵۳)

اس طرح یہ بات ظاہر ہو گئی کہ جو شخص اپنے علم اور اپنی روزی میں برکت و کامیابی چاہے وہ صبح سویرے کام کے لئے نکلے، اس لئے کہ صبح نکلنے میں برکت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثرت سے اللہ کا شکر ادا کرنا اور ہمیشہ دعا کرتے رہنا

بعض تابعین کا کہنا ہے کہ جس کو بہت غم ہو وہ استغفار کرے اور جس کو فقر لاحق ہو وہ کثرت سے ”لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم“ پڑھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لئن شکرتم لازیدنکم﴾ (ابراھیم: ۷) اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس بندہ کو اللہ تعالیٰ شکر کی توفیق دے اسے زیادتی سے محروم نہیں کرتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ بندہ جب کھائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جب پیئے تو اللہ کا شکر ادا کرے۔

شکر کی حقیقت یہ ہے کہ تم اپنے دل میں اللہ کی دی ہوئی نعمت پر خوشی کا اظہار کرو پھر اسی کے مطابق اپنے اعضاء، اپنی زبان اور اپنے دل سے عمل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو۔ اعضاء کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کرو اور معاصی سے بچو، مثلاً آنکھ کا شکر یہ ہے کہ مومن کا جو عیب دیکھو اسے چھپاؤ اور آنکھوں سے بری چیزوں اور گناہ کے کاموں کو نہ دیکھو، کان کا شکر یہ ہے کہ مومن کا جو عیب سنو اسے چھپاؤ اور کان سے بری چیزیں نہ سنو بلکہ صرف مباح چیزیں سنو، اسی طرح سارے اعضاء کا شکر ہے۔

دل کا شکر یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ کی یاد میں لگا رہے، اللہ سے ڈرے جو اسے دیکھ رہا ہے اور کائنات کی خلقت کے بارے میں غور وفکر کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی حمد کرنے پر لوگوں کو ابھارا ہے اور ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو اس کی حمد کرتے ہیں، چنانچہ فرماتا ہے:

﴿الحمد لله الذی خلق السمٰوات والارض وجعل الظلمات والنور﴾ (انعام: ۱)	تمام تعریفیں اللہ ہی کے لائق ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور نور کو بنایا۔

ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿ونزعنا ما فی صدورهم من غل تجری من تحتهم الانهار، وقالوا الحمدلله الذی هدٰنا	اور جو کچھ ان کے دلوں میں (کینہ) تھا ہم اس کو دور کردیں گے ان کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور وہ لوگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لهٰذا ۔ وما کنا لنھتدی لو لا ان ہدٰنا اللہ ﴿ (اعراف: ۴۳) نہیں کے اللہ نہ (لا کھڑا کرتا) شکر ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا۔

ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿دعواھم فیھا سبحانک اللھم وتحیتھم فیھا سلم واخر دعواھم ان الحمدللہ رب العالمین﴾ (یونس: ۱۰) ان کے منہ سے یہ بات نکلے گی "سبحان اللہ" اور ان کا باہمی سلام یہ ہوگا "السلام علیکم" اور ان کی آخری بات یہ ہوگی تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہاں کا رب ہے۔

حمد و شکر انبیاء کی صفت ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا:

﴿الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسماعیل واسحاق ان ربی لسمیع الدعاء﴾ (ابراھیم: ۳۹) اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) عطا فرمائے ۔ بیشک نہیں کہ میرا (پالنہار) اللہ دعاؤں کا سننے والا ہے۔

نبی ﷺ نے ہمیشہ دعا کرنے پر لوگوں کو ابھارا ہے، آپ نے فرمایا ہے کہ آدمی صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللهم انی اعوذبک من الهم والحزن، واعوذبک من العجز والکسل، واعوذ بک من الجبن والبخل، واعوذ بک من غلبة الدین وقهر الرجال"

"اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں رنج وغم سے، پناہ چاہتا ہوں عاجزی اور سستی سے، پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور بخیلی سے، پناہ چاہتا ہوں قرض کے بوجھ سے اور پناہ چاہتا ہوں دشمنوں کے غلبہ سے۔

پس جس نے یہ دعا پڑھی اس کا رنج وغم اور قرض ختم ہو جائے گا اگرچہ وہ ایک بڑے پہاڑ کے مثل کیوں نہ ہو۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حمد وشکر اور دعاء پر مداومت ہر قسم کے رنج وغم اور فقر وفاقہ کو دور کر دیتا ہے، اس سے نعمت میں زیادتی ہوتی ہے اور آدمی کے ہر کام میں برکت ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنگ دست پر نرمی کرنا، مسلمانوں کی مدد کرنا، ان کی ضرورت پوری کرنا، مخلوق پر رحم کھانا اور مظلوم کی مدد کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وان کان ذو عسرة فنظرة الی میسرة وان تصدقوا خیر لکم ان کنتم تعلمون﴾ (بقرہ: ۲۸۰) اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہئے اور صدقہ کرو تو تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔

قرض دینے والے کو بہت ثواب ملتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر دن اس کے دوگنا اس کے لئے صدقہ لکھا جاتا ہے۔

آپؐ کا یہ فرمان ایک ایسا روشن چراغ ہے جس سے لاکھوں انسان ہدایت حاصل کر سکتے ہیں۔

آپؐ نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ قرض کی ادائیگی میں اگر تنگ دست

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مہلت دی جائے تو اس سے دعا قبول ہوتی ہے، تکلیف دور ہوتی ہے، توبہ قبول ہوتی ہے اور گناہ مٹائے جاتے ہیں اور آدمی جہنم کی آگ سے محفوظ رہتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے کبھی کوئی بھلا کام نہیں کیا تھا وہ لوگوں کو قرض دیتا تھا، وہ اپنے قاصد سے کہتا کہ قرض دار جو آسانی سے ادا کر جائے اس کو لے لو اور جس کا ادا کرنا اس کے لئے دشوار ہو اسے چھوڑ دو اور در گزر کرو، ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں کو درگزر کرے، جب اس کا انتقال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے کبھی کوئی نیکی کی ہے، اس نے کہا کہ نہیں سوائے اس کے کہ میرے پاس ایک غلام تھا، جب میں اس کو قرض وصول کرنے کے لئے بھیجتا تو اس سے کہتا کہ قرض دار جو آسانی سے دے سکے اسے لے لو اور جس کا ادا کرنا اس کے لئے دشوار ہو اسے چھوڑ دو، اور درگزر کرو، ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں کو درگزر کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تمہاری خطاؤں کو درگزر کر دیا۔ (نسائی ،ابن حبان، حاکم، صحیح الجامع رقم:۲۰۷۸)

حضرت حذیفہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان میں ایک آدمی کے پاس ملک الموت آئے تاکہ اس کی روح قبض کریں، انہوں نے اس سے کہا کہ کیا تم نے کوئی نیکی کی ہے، اس نے کہا مجھے نہیں معلوم، فرشتے نے کہا دھیان دو، اس نے کہا مجھے کچھ نہیں معلوم ہے سوائے اس کے کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا اور ان کے ساتھ معاملہ کرتا تھا تو تنگ دست کو مہلت دیتا اور خوشحال سے درگزر کرتا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ (احمد، ترمذی، بیہقی، صحیح الجامع)

حضرت ابو الیسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی تنگ دست کو قرض ادا کرنے میں مہلت دی یا اس کا کچھ قرض معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس دن اس کو اپنا سایہ عطا کرے گا جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (احمد، ترمذی، صحیح الجامع رقم: ۶۱۰۷)

حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی تنگ دست کو قرض کی ادائیگی میں مہلت دی تو اس کے لئے اسی کے مثل صدقہ ہر دن لکھا جاتا ہے قبل اس کے کہ ادائیگی کا وقت پہنچے، پھر جب ادائیگی کا وقت ہو جائے اور اس کو مہلت دے تو اس کے لئے اس کے دوگنا صدقہ ہر روز لکھا جاتا ہے۔ (احمد، بیہقی، حاکم، صحیح الجامع رقم: ۶۱۰۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تنگ دست پر نرمی برتے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر نرمی برتے گا۔ (مسلم، ابن حبان، بیہقی، صحیح الجامع رقم: ٦٦١٤)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف کسی مسلمان سے دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف اس سے دور کر دے گا، اور جو شخص کسی تنگ دست پر آسانی برتے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی برتے گا اور جو کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی کرے گا اور اللہ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے اور جو شخص کسی ایسے راستے پر چلے جس میں علم تلاش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی وجہ سے جنت کا راستہ آسان بنا دے گا۔ اور جب کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھا ہوں اور اللہ کی کتاب کی تلاوت کریں اور آپس میں پڑھیں تو ان کے اوپر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے) اور جو اپنے عمل میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سست ہو اس کو اس کا نسب تیز نہیں بنا سکتا۔(احمد، ابوداؤد، ترمذی، بیهقی مسلم،صحیح الجامع:٦٥٧٧)

میرے بھائی! یہ جان لو کہ تمہارا تنگ دست پر مہربان ہونا، مسلمانوں کی ضرورتوں کو پوری کرنا، مظلوم کی مدد کرنا اور کمزوروں پر رحم کرنا آسان کاموں میں سے ہے، لیکن اللہ کے نزدیک بہت بڑے کاموں میں سے ہے، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر دنیا و آخرت میں آسانی برتے گا، تمہیں برکت دے گا اور اس دن تمہیں اپنا سایہ دے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیع میں سچ بولنا

تم اگر خرید و فروخت میں سچ بولو گے تو جنت میں داخل ہو گے اور دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں برکت دے گا۔

حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بائع اور مشتری دونوں کو ایک دوسرے کے مقابل اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں، اگر دونوں سچ بولیں گے اور اصل حال بیان کر دیں گے تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر اصل حال چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو ان دونوں کے بیع کی برکت مٹ جائے گی۔

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں کہتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر دونوں نے شرط پوری کی تو برکت حاصل ہوگی اور وہ شرط سچ بولنا اور حقیقت حال بتانا ہے اور اگر یہ شرط پوری نہیں کی بلکہ جھوٹ بولے اور حقیقت حال کو چھپایا تو اس کی برکت مٹ جائے گی، یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایک نے شرط پوری کی اور دوسرے نے شرط پوری نہیں کی تو کیا شرط پوری کرنے والے کو برکت ملے گی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کا ظاہری مفہوم اس کا متقاضی ہے لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ دوسرے کی نحوست اس کو بھی لگ جائے اور اس سامان میں برکت نہ ہو۔ بہر حال سچ بولنے والے اور حقیقت حال بتانے والے کو اجر ملے گا اور جھوٹ بولنے والے اور حقیقت چھپانے والے کو گناہ ملے گا۔ حدیث میں ہے کہ دنیا کا حصول صرف عمل صالح سے ہوتا ہے اور معاصی کی نحوست دنیا وآخرت کے خیر کو ختم کردیتی ہے۔

سچ (صدق) کی اہمیت کی وجہ سے قرآن کریم میں کئی جگہوں پر اس کی طرف کئی چیزوں کی اضافت رکھی گئی ہے۔ مثلاً مدخل صدق، مخرج صدق، مقعد صدق، لسان صدق، قدم صدق۔

ان چیزوں میں صدق سے مراد وہی حقیقت ثابت ہے جو اللہ تعالیٰ سے جڑی ہوئی ہے جو کہ اچھا عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿وقل رب ادخلنی مدخل صدق﴾ (اسراء: ۸۰) اور دعا کیا کریں کہ اے میرے رب مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک عمر بڑھاتی ہے اور جھوٹ روزی کو کم کردیتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور دعا تقدیر کو لوٹا دیتی ہے۔(الترغیب والترھیب ۲/۵۹۶)

امام ابن قیم صدق کے معانی وغرض وغایت کو اپنی کتاب ''مدارج السالکین'' میں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صدق سے سالکین کے سارے منازل اور صحیح راستے نکلتے ہیں جن پر اگر کوئی نہ چلا تو ہلاک ہو گیا۔ اسی سے اہل ایمان اور اہل نفاق کے درمیان فرق کیا جاتا ہے، اسی سے اہل جنت اور اہل جہنم کے درمیان فرق کیا جاتا ہے۔ یہ زمین میں اللہ کی تلوار ہے، اسے جس چیز پر بھی رکھا جائے اس کو کاٹ دیتا ہے اور باطل کو پچھاڑ دیتا ہے۔ جو اس کے ذریعہ حملہ کرے اس کا حملہ کارگر ہوتا ہے اور جو سچ بولتا ہے اس کی بات اس کے خصم پر غالب آجاتی ہے۔ وہ اعمال کی روح ہے، احوال کا محل ہے اور ہولناکیوں کو زیر کرنے پر اکسانے والا ہے، یہ وہ دروازہ ہے جس سے داخل ہو کر لوگ اللہ رب العالمین تک پہنچے ہیں۔ یہ دین کی عمارت کی بنیاد ہے اور یقین کے تراوز کی ڈنڈی ہے، اس کا درجہ نبوت کے فوراً بعد ہے جو کہ سارے جہانوں کے درجات سے بلند ہے، جنت میں انبیاء کے مسکن سے چشمے اور نہریں صدیقین کے مسکن تک بہتی ہیں، اسی طرح ان کے دلوں سے صدیقین کے دلوں تک ایک معین اور متصل راستہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو تقویٰ کا حکم دینے کے فوراً بعد سچ بولنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ فرماتا ہے:

﴿یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین﴾(توبہ:۱۱۹) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

اس کو دو طریقوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے ایک یہ کہ آدمی خود سچ بولے، دوسرے یہ کہ سچ بولنے والوں کے صف میں رہے، ان کی تائید کرے، ان کی طرف سے دفاع کرے، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ سچ بولنا خیر کا سبب اور برکت کی کنجی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: سچا تاجر کبھی محتاج نہیں ہوگا۔

صدق جس طرح قول میں ہے اسی طرح افعال میں بھی ہے، افعال میں صدق یہ ہے کہ افعال کو کما حقہ اخلاص و استقامت کے ساتھ ادا کیا جائے مثلاً بندگی میں صدق یہ ہے کہ اس میں یقین و احسان ہو، قتال میں صدق یہ ہے کہ اس میں نیت خالص ہو۔ ڈیوٹی کی ادائیگی میں صدق یہ ہے کہ آدمی اس میں کسی قسم کی کوتاہی و غفلت نہ کرے۔

اس اعتبار سے صدق کی کئی قسمیں ہیں، قول میں صدق، نیت میں صدق، عزم میں صدق، عزم کو پورا کرنے میں صدق اور دین کے سارے مقامات کو حاصل کرنے میں صدق، اس کی روشنی میں ہم صدق کو اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اس قول سے سمجھ سکتے ہیں:

﴿من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه، فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا﴾ (احزاب: ۲۳)

مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ تعالیٰ سے کیا تھا انہیں سچا کر دکھایا، بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا اور بعض (موقعہ کے) منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔

ایک شاعر کہتا ہے:

عود لسانك قول الصدق تحظ به

ان اللسان لما عودت معتاد

تم اپنی زبان کو سچ بولنے کا عادی بناؤ، تم اس سے نیک بخت بنو گے۔

زبان کو جس چیز کا تم عادی بناؤ گے وہ عادی بن جائے گی۔

حدیث کی روشنی میں سچ بولنے کے ثمرات اور جھوٹ بولنے کے نقصانات:

۱- سچائی نجات دلاتی ہے اور اچھے خاتمہ کی طرف بلاتی ہے، آدمی اس کے ذریعہ لوگوں میں مقبول ہو جاتا ہے اور مسلمان کا نور بڑھ جاتا ہے۔

۲- سچ بولنے والا جنت میں داخل ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳- اللہ اور اس کے رسول سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

۴- آدمی کو فطرت سلیم، کامل خصلتوں اور مستقیم خلقت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

۵- سچ بولنے والا نیک لوگوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

۶- سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

۷- جھوٹا آدمی فساد کی طرف مائل ہوتا ہے، وہ جرم و معاصی کو پسند کرتا ہے۔

۸- زمین و آسمان میں رہنے والے لوگوں کے دلوں میں اس کے لئے محبت ڈال دی جاتی ہے۔

۹- سچا آدمی ہر خیر کا مستحق ہے۔

۱۰- جھوٹا آدمی جتنا زیادہ جھوٹ بولتا ہے اس کا دل اتنا زیادہ سیاہ ہوتا جاتا ہے اور نفاق اور دھوکہ بازی کی علامتیں اس کے چہرہ پر نظر آتی ہیں۔

۱۱- جھوٹے آدمی کا ایمان ناقص اور ضعیف ہوتا ہے۔

۱۲- جھوٹے آدمی کی روزی تنگ ہوتی ہے، اس کی زندگی مکدر ہو جاتی ہے اور اس کے گھر کے لوگ فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۱۳- جھوٹے آدمی پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوگا، اسے اپنے دیدار سے محروم کردے گا، اور اسے اپنا پیار نہیں دے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشیخ صیدلانی کہتے ہیں کہ ایک آدمی میرے پاس سے گزرا، اس نے میرے پاس کم لوگوں کو دیکھا اور دوسروں کے پاس زیادہ لوگوں کو دیکھا، انہوں نے کہا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری بیع زیادہ ہو اور تمہارا حال بہتر ہو، میں نے کہا ہاں، انہوں نے کہا پھر تم سچ بولو اور ایک سال صبر کرو، اس لئے کہ سچائی اس بات سے شرمائے گی کہ وہ تمہارے پاس آنے میں ایک سال سے زیادہ تاخیر کرے، چنانچہ میں نے ایسا کیا پھر تو میری دوکان کے پاس بھیڑ بڑھ گئی۔ پھر وہ میرے پاس سے گزرے، انہوں نے دیکھا کہ میری دوکان کے پاس کافی لوگ ہیں، انہوں تے کہا کہ تم چوکنا رہو اور سچ بولنے کی وجہ سے اگر تمہارے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو کہ آج فائدہ کم ملے گا تو اس خیال کو دور کردو کیونکہ اگر تم جھوٹ کی طرف لوٹو گے تو تمہارا کاروبار اور مندا ہو جائے گا۔ میں ان کی نصیحت کو پکڑے رہا، پھر وہ چند سالوں کے بعد میرے پاس سے گزرے اور کہنے لگے کہ کم نفع کماؤ اور گاہک زیادہ بناؤ، یہ اس بات سے بہتر ہے کہ زیادہ نفع کماؤ اور گاہک کم ہوں۔ مثل مشہور ہے کہ تم صحت برقرار رکھو تمہیں کام ملے گا، اگر میں یہ قسم کھا لیتا کہ یہ نبی کا کلمہ ہے تو مجھے امید ہے کہ مجھے قسم نہیں توڑنا پڑتا، پھر اس کے بعد میں نے ان کو نہیں دیکھا، اللہ ان پر زندہ و مردہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں حالتوں میں رحم کرے۔(محاضرات الادباء ۱/ ٤٦٦)

کہا جاتا ہے کہ سچا تاجر نبیوں اور صدیقوں کے ساتھ رہے گا۔

میرے بھائی! اگر تم یہ چاہتے ہو کہ آخرت میں انبیاء وصدیقین کے ساتھ رہو اور دنیا میں برکت اور روزی میں کشادگی ہو تو تم بیع میں سچ بولو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزی تلاش کرنے کے لئے تجارت اور سفر کرنا

میرے مسلمان بھائی! یہ جان لو کہ برکت صرف عمل صالح سے حاصل ہوگی اور روزی کمانے کے لئے کوشش کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فامشوا في مناكبها وكلوا من رزقه﴾ (ملك:١٥) تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو اور اللہ کی روزیاں کھاؤ پیو۔

ایک جگہ ہے:

﴿وآخرون يضربون في الارض يبتغون من فضل الله﴾ (مزمل:٢٠) بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی روزی بھی) تلاش کریں گے۔

ایک جگہ ہے:

﴿فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله﴾ (جمعه:١٠) تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

حکیم بن حزام کی حدیث میں بیع میں صدق کی اہمیت کا بیان کیا جاچکا ہے اور بتایا جاچکا ہے کہ سچائی کے ساتھ معاملہ کرنے سے برکت آتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ تم سفر کرو اور اپنے سفر میں برکت کی امید رکھو، اس لئے کہ میں نے سفر کیا تو میرے پاس وہ چیزیں آئیں جن کی مجھے امید بھی نہیں تھی۔

اس معنی میں یہ شعر بھی ہیں:

تغرب عن الاوطان فی طلب العلا

سافر ففی الاسفار خمس فوائد

ترجمہ: بلندی و شرافت تلاش کرنے کے لئے سفر کرو، تم سفر کرو اس لئے کہ سفر میں پانچ فائدے ہیں۔

تفرج هم وکتساب معيشة

وعلم و آداب و صحبة ماجد

ترجمہ: اس سے رنج و غم دور ہوتا ہے، روزی کمایا جاتا ہے، علم و ادب حاصل کیا جاتا ہے اور بزرگی والے کی صحبت حاصل ہوتی ہے۔

حضرت عمرؓ کہتے تھے کہ تم میں سے کوئی شخص روزی تلاش کرنے میں پیچھے نہ رہے اور گھر میں بیٹھ کر یونہی نہ کہے، اے اللہ! تو مجھے روزی دے، اس لئے کہ تم جانتے ہو کہ آسمان سونا چاندی نہیں برسائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ آدمی کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام سے خالی دیکھوں نہ وہ اپنے دنیا کے کام میں مشغول ہو اور نہ آخرت کے کام میں۔

امام احمد بن حنبلؒ سے کہا گیا کہ اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جو اپنے گھر یا مسجد میں بیٹھا رہے اور یہ کہے کہ میں کچھ نہیں کروں گا اور میری روزی میرے پاس آئے گی، امام احمدؒ نے کہا کہ یہ آدمی جاہل ہے، کیا اس نے نبی ﷺ کا یہ قول نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے میری روزی میرے نیزہ کے سائے میں رکھی گئی ہے۔(احمد من حدیث ابن عمرؓ: ۲/۵۰-۹۲)

رسول اللہ ﷺ نے اصحاب بحر و بر میں تجارت کرتے تھے، وہ اپنے کھجور کے باغات میں کام کرتے تھے لہٰذا ان کی اقتداء کی جائے۔

کہا جاتا ہے کہ تجارت میں خیر و برکت چھ چیزوں سے ہوتی ہے۔ تاجر اگر بیچے تو اس کی تعریف نہ کی جائے اور اگر خریدے تو اس کی مذمت نہ کی جائے اور اگر اس کے اوپر قرض ہو تو وہ آسانی سے ادا کر دے اور اگر اس کا قرض کسی پر ہے تو وہ اچھی طرح اس کا تقاضہ کرے اور قسم کھانے اور جھوٹ بولنے سے بچے۔

کہا جاتا ہے کہ حرکت بانجھ کوشش کے لئے ویکسین یا مادہ منویہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوتمام کہتا ہے:

أرادت بان يحوى الرّغيبات وادع
وهل يفرس الليث الطلى وهو رابض

ترجمہ: اس نے یہ چاہا کہ چھوڑنے والا بہت ساری عمدہ چیزیں جمع کر لے، بھلا بتاؤ کہ بندھا ہوا شیر جو باڑہ میں بیٹھا ہوا ہو کیا شکار کر سکتا ہے۔

(دیوان ابی تمام: ۲۹۷/۲)

مبرد کہتے ہیں کہ اگر فقر ہے تو وطن میں بھی آدمی سفر میں ہے اور اگر مال ہے تو سفر میں بھی آدمی وطن میں ہے اور جس ملک میں بھی ہریالی ہے وہ میرا ملک ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ حلال روزی کے لئے کوشش کرنا برکت لانے والی ہے، پس تم حرکت کرو، اس لئے کہ حرکت میں برکت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر لالچ کے مال لینا برکت کا سبب ہے

اللہ تعالیٰ نے جو روزی دی ہے اس پر قانع رہنا ایمان کی دلیل ہے اور مال لینے میں حرص وطمع نہ کرنا موجب برکت ہے۔

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مال مانگا، آپؐ نے مجھے دیا، میں نے پھر مانگا پھر آپؐ نے دیا، میں نے پھر مانگا، پھر آپؐ نے دیا، پھر فرمایا: اے حکیم! یہ دنیا کا مال بہت ہرا بھرا اور شیریں ہے، پس جو شخص اس کو بغیر حرص وطمع کے لے تو اس کے لئے اس میں برکت ہوگی اور جو اس کو حرص وطمع کے ساتھ لے گا اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوگی۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ: ۳۲۵/۳)

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ نفس کی سخاوت کا مطلب یہ ہے کہ لالچ و اصرار کے بغیر کوئی مال حاصل کیا جائے یعنی سوال کئے بغیر جس نے اس کو حاصل کیا۔ اور اس سے دینے والا بھی مراد لیا جا سکتا ہے، یعنی وہ سخاوت نفس یعنی انشراح صدر سے عطا کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی کرنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے

جو شخص پاکدامن بننے کے لئے شادی کرے، اللہ تعالیٰ پر اس کی مدد واجب ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وانکحوا الأیامی منکم والصالحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ من فضلہ﴾ (نور: ۳۲)	تم میں جو مرد عورت بے نکاح ہوں، ان کا نکاح کر دو اور اپنے نیک بخت غلام، لونڈیوں کا بھی، اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی مدد کرنا اللہ پر واجب ہے: ایک وہ مکاتب جو مال ادا کرنا چاہتا ہے، دوسرا وہ شخص جو پاکدامن بننے کے لئے شادی کرتا ہے، تیسرا وہ شخص جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ سب سے بہتر شادی وہ ہے جو سب سے آسان ہو (یعنی جس میں کم سے کم خرچ ہو)۔ (ابو داؤد، ابن حبان)

کہا جاتا ہے کہ تم شادی کرو، اس لئے کہ اس سے روزی آتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک قول یہ ہے کہ تم نکاح کے ذریعہ روزی تلاش کرو۔

جس نے پاکدامنی اختیار کرنے یا صلہ رحمی کرنے کے لئے کسی عورت سے شادی کی تو اللہ تعالیٰ اس کے آخرت و دنیا کے غموں کے لئے کافی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿نحن نرزقهم وایاکم﴾ ان کو اور تم کو ہم ہی روزی دیتے ہیں۔ (اسراء: ۳۱)

جس عورت کا مہر کم ہو وہ بہتر عورت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں میں سب سے زیادہ برکت والی وہ عورت ہے جو ان میں سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے کم مہر والی ہو۔

آپؐ نے فرمایا: برکت عورت میں، گھوڑے میں اور گھر میں ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ برکت والی شادی وہ ہے جس میں سب سے کم خرچ ہو۔

(احمد، ۶/۸۲، ۱۴۵)

کہا گیا ہے کہ تم عورتوں کا مہر بہت زیادہ نہ مقرر کرو، اس لئے کہ اگر یہ دنیا میں باعث عزت ہوتی یا اس سے تقویٰ حاصل ہوتا تو رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے بیویوں کا مہر زیادہ رکھتے، آپؐ نے اپنی بیویوں میں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی بیوی کا مہر اور اپنی بچیوں میں سے کسی بچی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہیں کیا۔ اور یہ ۴۸۰ درہم ہے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہر چیز میں آسانی مطلوب ہے، خاص طور سے شادی میں، شادی میں اس سے برکت حاصل ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھجور کا درخت اور اس کا پھل بابرکت ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں کھجور کا گابھا کوئی لے کر آیا، آپؐ نے فرمایا: درختوں میں ایک درخت مسلمان آدمی کی طرح برکت والا ہے، میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، میں کہنے والا تھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کھجور کا درخت ہے، پھر کیا دیکھتا ہوں کہ دس آدمی جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے ان میں میں سب سے کم عمر ہوں، جس کی وجہ سے میں خاموش رہا، آخر رسول اللہ ﷺ نے خود ہی فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔(بخاری۔ کتاب الاطعمة)

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ کھجور کی برکت اس کے تمام اجزاء میں موجود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اس کے تمام احوال میں باقی رہنے والا ہے، اس کے نکلنے سے لے کر سوکھنے کے وقت تک اس کی کئی قسمیں کھائی جاتی ہیں، پھر اس کے بعد اس کے تمام اجزاء سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی گٹھلی جانوروں کے چارہ میں استعمال کی جاتی ہے، اور اس کے پتوں کی رسی بنائی جاتی ہے، اس کے علاوہ بھی اس سے دوسرے فائدے ہیں جو مخفی نہیں ہیں۔

میرے بھائی! تم کھجور کا پھل کھاؤ اور اس کا درخت اپنے گھر میں لگاؤ تاکہ تمہیں برکت حاصل ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکری، چوپایہ اور گھوڑا پالنا اور بکری کے باڑہ میں نماز پڑھنا برکت کا سبب ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ﴾ (نحل:۸) گھوڑوں، خچروں، گدھوں کو اس نے پیدا کیا کہ تم ان کی سواری لو اور وہ باعث زینت بھی ہیں۔

ایک جگہ گھوڑے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم﴾ (انفال:٦٠) تم ان کے مقابلے کے لئے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو۔

عون المعبود کے مصنف کہتے ہیں کہ غایۃ المقصود میں ہے کہ معنی یہ ہے کہ بکری سرکش نہیں ہوتی ہے اور نہ اس کے اندر شر ہوتا ہے، وہ ایک کمزور جانور ہے، وہ جنت کے چوپایوں میں سے ہے، اس کے اندر سکینت پائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے، وہ نمازی کو تکلیف نہیں دیتی اور نہ اس کی نماز قطع کرتی ہے، وہ برکت والی ہے، پس اس کے بارہ میں تم نماز پڑھو۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اونٹ کی بیٹھنے کی جگہوں میں نماز نہ پڑھو، اس لئے کہ وہ شیاطین میں سے ہے (یعنی وہ سرکش ہوتا ہے) اور بکری کے بیٹھنے کی جگہوں میں نماز پڑھو اس لئے کہ وہ برکت ہے۔(احمد، ابوداؤد، صحیح الجامع رقم: ۷۳۵۱)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بکری کے بارہ میں نماز پڑھو اور اس کی رینٹ پوچھ لیا کرو، اس لئے کہ وہ جنت کے چوپایوں میں سے ہے۔(ملاحظہ ہو سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۱۱۲۸، رواہ ابن عدی و بیہقی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ اپنے مالک کے لئے باعث عزت ہے اور بکری برکت ہے اور خیر و برکت قیامت تک گھوڑے کی پیشانی سے باندھ دی گئی ہے۔(ابن ماجہ، ابو یعلی، سلسلۃ: الاحادیث الصحیحۃ رقم: ۱۷۶۳)

حضرت ام ہانیؓ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے کہا کہ تم بکری پالو، اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے کہ اس میں برکت ہے۔ (احمد، ابن ماجہ،صحیح الجامع: رقم ۸۲)

عروہ بارقی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ اپنے مالک کے لئے باعث عزت ہے اور بکری برکت ہے اور گھوڑے کی پیشانی سے خیر و برکت قیامت تک کے لئے باندھ دی گئی ہے۔ (ابن ماجہ، وفی الزوائد اسناد صحیح علی شرط الشیخین)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بکری پالو، اس لئے کہ وہ شام کے وقت برکت کے ساتھ آتی ہے، اور صبح کے وقت برکت کے ساتھ جاتی ہے۔ (صحیح الجامع رقم: ۸۳)

گھوڑے کی برکت:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برکت گھوڑے کی پیشانی میں ہے۔ (بخاری کتاب الجهاد، مسلم، احمد)

علامہ ابن حجرؒ برکت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صحیح مسلم میں جریر نے حصین سے روایت کیا ہے کہ لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسولؐ! برکت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اجر اور مال غنیمت۔

خطابی کہتے ہیں کہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو مال گھوڑا پال کر کمایا جائے وہ بہتر طریقوں میں سے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی پیشانی سے قیامت تک کے لئے خیر و برکت باندھ دی گئی ہے اور گھوڑے پر خرچ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ہتھیلی خرچ کرنے کے لئے کھولے ہوئے ہو اور اسے بند نہ کرتا ہو۔(طبرانی، صحیح الجامع رقم:۳۳۴۹)

ایک حکیم سے کہا گیا ہے کہ کون سا مال اشرف ہے؟ اس نے کہا گھوڑی جس کے پیچھے گھوڑی ہو اور اس گھوڑی کے پیٹ میں بھی گھوڑی ہو۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی تین قسمیں ہیں: ایک گھوڑا رحمٰن کے لئے ہوتا ہے، ایک شیطان کیلئے ہوتا ہے اور ایک انسان کے لئے ہوتا ہے۔ پس جو گھوڑا جہاد کیلئے باندھا جائے اس کا چارہ، اس کی لید، اور اس کا پیشاب آدمی کے میزان عمل میں ہوگا۔ اور شیطان کا گھوڑا وہ ہے جس پر جوا کھیلا جائے اور دوڑنے کی شرط لگائی جائے۔ اور انسان کا گھوڑا وہ ہے جس کو انسان باندھ کر رکھتا ہے تاکہ اسے اس سے بچہ حاصل ہو۔ وہ فقر سے بچاؤ کا سامان ہے۔(احمد،صحیح الجامع رقم: ۳۳۵۰)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرخ وزرد رنگ والے گھوڑوں کی پیشانی میں خیر و برکت ہے۔(خطیب بغدادی،صحیح الجامع:۳۳۵۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

گھوڑے رکھنے والے تین طرح کے لوگ ہوتے ہیں، وہ گھوڑے کچھ لوگوں کے لئے باعث اجر ہوتے ہیں اور کچھ لوگوں کے لئے پردہ یا ڈھال ہوتے ہیں، اور کچھ لوگوں کے لئے باعث گناہ ہوتے ہیں، جن لوگوں کے لئے گھوڑا اجر کا باعث ہیں وہ، وہ لوگ ہیں جنہوں نے انہیں جہاد کرنے کے لئے باندھا اوران کی رسی چراگاہ یا باغ میں خوب لمبا کردیا تو جہاں تک ان کی لمبائی میں اس چراگاہ یا باغ میں وہ چریں گے اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی اور اگر اس نے رسی توڑ دیا اور ایک یا دو چھلانگ مارا تو اس کے نشان قدم اوراس کی لید، سب اس کے لئے نیکیاں ہوں گی اور اگر وہ ندی پر جاکر خود پانی پی لے، گو مالک کی نیت پلانے کی نہ ہو، تب بھی اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی۔جن لوگوں کے لئے گھوڑے پردہ یا ڈھال ہوتے ہیں وہ، وہ لوگ ہیں جنہوں نے غنی اختیار کرنے اور مانگنے سے بچنے کے لئے گھوڑے پالے، پھر ان کی گردنوں اور پیٹھوں پر جو اللہ کا حق ہے اس کو نہیں بھولے، ایسے لوگوں کے لئے وہ گھوڑے پردہ یا ڈھال ہیں، اور جن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے لئے گھوڑے گناہ ہوتے ہیں وہ، وہ لوگ ہیں جو فخر و ریاء اور مسلمانوں سے مقابلہ کرنے کے لئے انہیں باندھتے ہیں۔ (بخاری، مسلم، مالک، احمد، ترمذی، نسائی، بیهقی، صحیح الجامع رقم: ۳۳۵۲)

حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی پیشانی سے خیر و برکت قیامت تک کے لئے باندھ دی گئی ہے اور وہ اجر اور مال غنیمت ہے۔ (بخاری، مسلم، صحیح الجامع: ۳۳۵۳)

سوادہ بن ربیعؓ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا، آپؐ نے میرے لئے ایک مہار اونٹ کا حکم دیا اور مجھ سے کہا کہ اپنے لڑکوں سے کہو کہ وہ اپنے اونٹوں اور جانوروں کے تھنوں کو چھونے سے پہلے اپنے ناخن کاٹ لیا کریں اور آپؐ نے ان لوگوں سے کہا کہ وہ جانوروں کے بچوں کو دودھ نکالنے دیں ورنہ وہ ایک سال کے اندر کمزور ہو جائیں گے، آپؐ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس مال ہے، میں نے کہا ہاں، میرے پاس مال، گھوڑا، اور غلام ہے، آپؐ نے فرمایا کہ تم گھوڑا رکھو، اس لئے کہ گھوڑے کی پیشانی سے خیر و برکت باندھی دی گئی ہے۔ (بخاری فی التاریخ، بزار، طبرانی فی الکبیر السلسلة الصحیحة رقم: ۱۹۳۶)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشانی سے خیر قیامت تک کے لئے باندھ دی گئی ہے اور اس کے مالک کی اس پر مدد کی جاتی ہے، پس تم اس کی پیشانی کو چھوؤ اور اس کے لئے برکت کی دعا کرو اور اس کے گردن میں پٹہ ڈالو لیکن تانت نہ ڈالو۔ (احمد، صحیح الجامع ۳۳۵۵)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی پیشانی سے خیر و برکت قیامت تک کے لئے باندھ دی گئی ہے اور اس کے مالک کی اس پر مدد کی جاتی ہے، پس تم اس کے گردن میں پٹہ ڈالو لیکن تانت نہ ڈالو۔ (طبرانی فی الاوسط، صحیح الجامع ۳۳۵۶)

امرءالقیس کہتا ہے:

ماطلعت شمس وما غربت

معلق بنو اصي الخيل معصوب

ترجمہ: جب تک سورج طلوع و غروب ہوگا گھوڑے کی پیشانی سے خیر لٹکا اور بندھا رہے گا۔

جاحظ کہتا ہے کہ عرب سے بڑھ کر کوئی بھی قوم گھوڑے کو پسند کرنے والی اور اس کے بارے میں جاننے والی نہیں ہے، اسی لئے ہر زبان میں اور ہر جگہ عربی گھوڑا مشہور ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پچھنا لگوانے میں برکت

پچھنا لگوانے میں بھی بہت برکت ہے، نبی ﷺ کثرت سے پچھنا لگواتے تھے۔

نافع حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اے نافع! میرے بدن میں (فاسد) خون جمع ہو گیا ہے لہٰذا تم کسی پچھنا لگوانے والے کو دیکھو اور اگر ہو سکے تو اسے رفیق بنالو، وہ کوئی بہت بوڑھا اور چھوٹا بچہ نہ ہو، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خالی پیٹ پچھنا لگوانا افضل ہے اور اس میں شفاء و برکت ہے، اس سے عقل بڑھتی ہے اور حافظہ قوی ہوتا ہے، پس تم اللہ کی برکت پر جمعرات کو پچھنا لگواؤ اور بدھ، جمعہ، سنیچر اور اتوار کو قصداً پچھنا نہ لگواؤ اور پیر اور منگل کو پچھنا لگواؤ، اس لئے کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو صحت دیا اور جس دن انہیں بیماری میں مبتلا کیا وہ بدھ کا دن تھا اور جذام و برص کی بیماری بدھ کے دن یا بدھ کی رات میں شروع ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی الطب: ٣٤٨٧، صحیح الجامع رقم:٣١٦٩).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات میں میں (فرشتوں کی) جس جماعت کے پاس سے گذرا تو انہوں نے کہا اے محمد (ﷺ)! اپنی امت کو پچھنا لگوانے کا حکم دو۔ (ابن ماجہ، ترمذی، زادالمعاد کے محقق کہتے ہیں کہ یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے ٥٢/٤)

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ابو طیبہ نے پچھنا لگایا، آپؐ نے اس کو (بطور اجرت) دو صاع کھانا (کھجور یا غلہ) دیا اور اس کے مالکوں (بنو حارثہ) سے سفارش کی، انہوں نے اس کا محصول کم کر دیا، اور آپؐ نے فرمایا کہ تم جس چیز سے علاج کرتے ہو ان میں بہتر پچھنا لگانا ہے۔ (صحیح الجامع:٣٣٢٣ بخاری کتاب الطب، مسلم ١٥٧٧)

علامہ ابن قیمؒ نے پچھنا لگانے کا فائدہ اس طرح بیان کیا ہے، وہ سطح بدن کو فصد (رگ کھولنے) سے زیادہ صاف ستھرا کرتا ہے اور عمق بدن کے لئے فصد افضل ہے، پچھنا لگانے سے بدن کے کنارے سے خون نکالا جاتا ہے، اگر کندھے پر پچھنا لگوایا جائے تو مونڈھے اور حلق کے درد میں فائدہ مند ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

• **فصد الوجدین:** گردن کی دونوں رگوں میں فصد تلی کے درد دمہ، عقل زائل ہونے کی بیماری اور پیشانی کے درد میں مفید ہے۔

• **اکحل:** (بازو کی ایک رگ کا نام ہے) میں فصد پورے بدن میں خون کی بنا پر ہونے والے امتلاء میں نافع ہے۔

• **قیفال:** (ایک رگ ہے جو بازو کے بیرونی جانب پائی جاتی ہے) کا فصد سر اور گردن کی تمام بیماریوں میں نافع ہے جو کثرت دم یا فساد خون کی وجہ سے پیدا ہو۔

• **اخدعین:** (گردن کی دونوں پہلوؤں پر دو پوشیدہ رگوں کا نام ہے) میں پچھنا لگوانا سر کی بیماریوں اور اس کے دوسرے اجزاء جیسے چہرہ، زبان، کان، آنکھ، ناک اور حلق کی بیماریوں میں نافع ہے۔

(زاد المعاد: ۴/ ۳۱۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری دواؤں میں کوئی دوا مفید ہے تو وہ پچھنا لگوانا یا شہد کا پینا یا آگ سے داغنا ہے اور میں آگ سے داغنا پسند نہیں کرتا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت جابر بن عبداللہ نے مقنع (بن سنان تابعی) کی عیادت کی پھر کہا میں تمہارے پاس سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک تم پچھنا نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگواؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پچھنا میں شفاء ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جن چیزوں سے علاج کرتے ہو ان میں بہتر پچھنا لگانا ہے اور عود ہندی ہے اور آپؐ نے فرمایا: (حلق کی بیماری میں) اپنے بچوں کو ان کا تالو دبا کر تکلیف مت دو۔ (السلسلۃ الصحیحۃ رقم: ۱۰۵٤)

رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی روشنی میں پچھنا لگانے میں مندرجہ ذیل فائدے ہیں:

۱- خون کا دباؤ کم ہوتا ہے۔

۲- امراض زائل ہوتے ہیں۔

۳- شفاء حاصل ہوتی ہے۔

۴- پچھنا لگانے والے کا نشتر شفاء دینے والا ہے۔

۵- صحت پانے اور زندگی میں تروتازگی لانے کے لئے سب سے نفع بخش وسیلہ ہے۔

۶- سر کا درد دور ہوتا ہے۔

۷- فرشتوں نے نبی ﷺ سے یہ کہا ہے کہ اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم دو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸- نگاہ کو قوی بناتا ہے، اس کو صحیح رکھتا ہے اور اس کی روشنی بڑھاتا ہے۔

۹- نبی ﷺ کے تمام افعال میں حکمت پائی جاتی ہے، پس جس نے پچھنا لگوایا وہ کامیاب ہوا، نبی ﷺ نے اپنی گردن کے دونوں پہلوؤں پر اور کاندھے کے پچھلے حصے میں پچھنا لگوایا ہے۔

۱۰- جدید طب نے پچھنا لگانے کے عمل کو اختیار کیا ہے۔ (الترغیب والترهیب تحقیق مصطفی عمار: ۳۱۵/٤٥)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل خیر کے اندر برکت پائی جاتی ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل خیر برکت وخیر لاتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش میں پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے تلاش میں ٹھہر گئے اور لوگوں کو بھی آپؐ کے ساتھ ٹھہرنا پڑا، وہاں پانی نہ تھا پھر لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو یہاں ٹھہرنے پر مجبور کردیا جب کہ یہاں پانی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے، یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھ کر سو گئے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور سب لوگوں کو راستے میں روک رکھا ہے اور یہاں پانی بھی نہیں ہے اور نہ ان کے ساتھ کچھ پانی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ پر غصہ کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ انہوں نے کہا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچنے لگے، میں ضرور حرکت کرتی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری ران پر تھا، اس لئے ہل نہ سکی، جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے لیکن پانی نہ تھا، تب اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل کی اور لوگوں نے تیمم کیا۔ اس وقت اسید بن حضیرؓ کہنے لگے، ابو بکرؓ کے گھرانے والو! یہ کوئی تمہاری پہلی برکت نہیں ہے، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر ہم نے اونٹ کو اٹھایا جس پہ میں سوار تھی تو اس کے نیچے ہم کو وہ ہار مل گیا۔ (بخاری، کتاب التیمم، احمد)

حافظ ابن حجر فتح الباری میں کہتے ہیں کہ آل ابو بکرؓ میں خود وہ اور ان کے گھر والے اور ان کے نوکر چاکر ہیں۔ اس میں سے حضرت عائشہؓ اور ان کے والد کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ان دونوں سے برکت کا ظہور بار بار ہوا ہے۔ عمرو بن حارث کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے تمہارے اندر برکت رکھی ہے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اہل خیر کی مجلس میں بیٹھنا، ان سے مشورہ طلب کرنا اور ان کے پڑوس میں رہنا برکت کا سبب بنتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت میں برکت

جو لوگ اچھے کام کے لئے اکٹھا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کو برکت عطا کرتا ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برکت تین چیزوں میں ہے، جماعت، ثرید اور سحری میں۔ (صحیح الجامع رقم: ۲۸۸۲)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت برکت ہے، سحری برکت ہے، اور ثرید برکت ہے۔ (کنز العمال: ۴۰۷۱۹)

حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت رحمت ہے اور الگ الگ رہنا عذاب ہے۔ (صحیح الجامع رقم: ۳۱۰۹)

رسول اللہ ﷺ نے بالکل سچ فرمایا ہے کہ جماعت میں خیر و برکت ہے اور جدا جدا رہنا عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں بنائے جو اس کی اطاعت پر اکٹھا ہوتے ہیں اور اسی کے ذکر پر جدا ہوتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کے اندر اور ان کے ساتھ رہنا برکت ہے

آج لوگ اللہ کی اطاعت کے علاوہ پر اکٹھا ہوتے ہیں اور جدا ہوتے ہیں، چھوٹے بڑے کا احترام نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں تو صرف اپنے مادی فائدہ کیلئے کرتے ہیں جب کہ اسلام نے ہمیں اس کے برعکس تعلیم دی ہے۔ نبی ﷺ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ چھوٹا بڑے کا احترام کرے اور بڑا چھوٹے پر شفقت کرے۔

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برکت ہمارے بڑے لوگوں میں ہے، پس جس نے ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کی اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔(طبرانی فی الکبیر)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برکت تمہارے اکابر اہل علم کے ساتھ ہے۔(کنزالعمال ۲۸۹۰۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و هيثمی فی الزوائد ۱۵/۸ وقال رواه البزار وفی اسناده نعيم بن حماد و ثقه جماعة وفيه ضعف و بقية رجاله الصحيح)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برکت تمہارے اکابر کے ساتھ ہے۔(ابن حبان، حاکم، حدیث صحیح، صحیح الجامع رقم:۲۸۸)

میرے بھائی! تم عالم کی فضیلت جان لو، وہ انبیاء کے وارث ہیں اور اگر ہم نے اپنے بڑوں کی عزت نہیں کی تو کوئی برکت نہیں ہوگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام مواقع پر برکت کی دعا کرنا

یہاں میں نبی ﷺ کا بعض فرمان و طریقہ نقل کر رہا ہوں جن سے برکت آتی ہے۔

الف: کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں برکت کی دعا کرنا۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو یہ کہے:

"اللهم بارک لنا فيه وأبدلنا خيراً منه"

اور جب دودھ پیئے تو یہ کہے:

" اللهم بارک لنا فيه وزدنا منه"

اور دودھ کے علاوہ کوئی بھی کھانے اور پینے کی چیز کافی نہیں ہوتی ہے۔

(احمد، ابو داؤد ترمذی، بیهقی فی الشعب، صحیح الجامع رقم: ۳۸۱)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے کوئی کھانا کھائے تو بسم اللہ کہے اور اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو یہ کہے بسم اللہ علی اولہ و آخرہ۔ (ابوداؤد، ترمذی، حاکم، صحیح الجامع رقم: ۲۸۰)

ب: نومولود کے لئے برکت کی دعا کرنا۔

حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب ان کے پیٹ میں تھے تو وہ مدینہ آئیں، وہ قباء میں ٹھہریں اور وہیں انہوں نے بچے کو جنم دیا، وہ کہتی ہیں کہ پھر میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئی اور ان کو آپؐ کی گود میں رکھ دیا، آپؐ نے کھجور منگایا، پھر اس کو چبایا اور ان کے منہ میں اپنا تھوک لگا دیا، چنانچہ سب سے پہلے جو چیز ان کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا تھوک تھا، پھر آپؐ نے وہ چبائی ہوئی کھجور ان کے منہ میں ڈالی اور برکت کی دعا کی، ہجرت کے بعد عبداللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ (بخاری کتاب العقیقة)

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں کہتے ہیں کہ "برک علیه" کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ نے "بارک الله فیه یا اللهم بارک فیه" کہا۔

حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ جب میرا لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے نبی ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس لایا، آپؐ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں ڈالا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی پھر وہ بچہ مجھے دیا گیا، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا لڑکا یہی تھا۔ (بخاری کتاب العقیقة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا، آپؐ ان کے لئے برکت کی دعا کرتے اور کھجور چبا کر ان کے منہ میں ڈال دیتے اور ان کے لئے دعا کرتے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، صحیح الجامع رقم: ٤٨٧٦)

ج: شادی کرنے والے کے لئے برکت کی دعا کرنا:

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے جسم پر زرد نشان دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے گٹھلی کے برابر سونا دے کر شادی کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، تم ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری کتاب الدعوات)

رسول اللہ ﷺ نے دولہا اور دولہن کیلئے ہمیں یہ دعا کرنے کا حکم دیا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بارک اللہ لک وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر" اللہ تمہیں برکت دے اور تم دونوں کو خیر پر اکٹھا کرے۔(صحیح الجامع:٤٢٨)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جس دن وہ رسول اللہ ﷺ پاس بھیجی گئیں تو گھر میں انصاری کی کئی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں، انہوں نے مجھے یہ دعا دی:

"علی الخیر والبرکۃ وعلی خیر طائر" خیر و برکت ہو تمہارا نصیب اچھا ہے۔ (بخاری، مناقب الانصاری)

د: نئی چیز خریدنے پر برکت کی دعا کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی عورت یا خادم یا چوپایہ حاصل کرے تو اس کی پیشانی پکڑ کر یہ دعا کرے:

"اللھم انی أسألک من خیرھا وخیر ما جبلت علیه، واعوذبک من شرھا، و شرما جبلت علیه" اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کی فطرت میں جو بھلائی رکھی گئی ہے وہ مانگتا ہوں، اور اس کے شر سے اور جو شر اس کی فطرت میں رکھی گئی ہے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اور اگر اونٹ ہے تو اس کا کوہان پکڑ کر مذکورہ دعا پڑھے۔(حاکم، بیھقی، صحیح الجامع رقم:٣٦٠)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھ: جب نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو برکت کی دعا کرنا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ولولا اذدخلت جنتک قلت ماشاء الله لاقوة الاّ بالله ان ترن انا أقل منک مالاو ولدا﴾ (کھف:۳۹)

تو نے اپنے باغ میں جاتے وقت کیوں نہ کہا کہ اللہ کا چاہا ہونے والا ہے، کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے، اگر تو مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کم دیکھ رہا ہے۔

سعیدؓ بن حکیم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب اس بات کا خوف ہوتا کہ آپ کی نظر کسی چیز کو لگ جائے گی تو یہ دعا پڑھتے:

"اللهم بارک فيه ولاتضره" اے اللہ تو اس میں برکت دے اور اسے نقصان نہ پہنچا۔ (ابن سنی فی عمل الیوم واللیلة رقم:۲۰۷)

اس کی ایک شاہد سہل بن حنیف کی حدیث ہے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو جب اپنے بھائی کے نفس و مال میں سے کوئی چیز پسند آجائے تو وہ آخر اس کے لئے برکت کی دعا کیوں نہیں کرتا، کیونکہ نظر لگ جانا سچ ہے۔

اس کی ایک شاہد عامر بن ربیعہ کی یہ حدیث بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے نفس و مال میں اور اپنے بھائی کے نفس و مال میں کوئی چیز دیکھے اور جو اسے پسند آجائے تو برکت کی دعا کرے۔

اس کی ایک تیسری شاہد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کوئی ایسی چیز دیکھی جو اسے پسند آگئی اور یہ دعا پڑھی "ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ" تو اس کو نظر بد نہیں لگے گی۔

و: جسے درد ہو اس کے لئے برکت کی دعا کرنا:

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور کہنے لگیں کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری بہن کا لڑکا بیمار ہے، آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو کیا، میں نے آپ کے وضوء سے بچا ہوا پانی پی لیا، پھر آپ کی پیٹھ کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا، میں نے مہر نبوت دیکھا وہ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان ایسی تھی جیسے پردہ کی گھنڈی۔ (بخاری۔ کتاب الوضوء)

ز: انصار و مہاجرین کے لئے برکت کی دعاء کرنا:

حضرت انس کہتے ہیں کہ مہاجرین وانصار جب مدینہ کے اردگرد خندق کھود رہے تھے اور اپنی پیٹھ پر مٹی ڈھو رہے تھے اور یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحن الذین بایعوا محمداً

علی الجهاد وما بقینا أبداً

ترجمہ: ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ سے ہمیشہ جہاد کرنے پر بیعت کی ہے جب تک ہم باقی رہیں گے (جہاد کریں گے)۔

نبی ﷺ ان کے اس شعر کا جواب یہ کہہ کر دے رہے تھے:

"اللھم انه لا خیر الا خیر الآخرة فبارک فی الانصار والمهاجرة" (بخاری کتاب الجهاد)

اے اللہ فائدہ جو کچھ ہے وہ آخرت کا فائدہ ہے، پس تو انصار اور مہاجرین میں برکت عطا کر۔

ح: کثرت مال واولاد اور اس میں برکت کی دعا کرنا:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ام سلیم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپؐ اپنے خادم کے لئے دعا کر دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا:

"اللھم کثر ماله وولده وبارک له فیها اعطیته" (بخاری کتاب الدعوات)

اے اللہ ان کے پاس مال و اولاد زیادہ ہوں اور جو کچھ تو انہیں دے اس میں برکت دے۔

ط: دعاء استخارہ:

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو تمام معاملات میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استخارہ ایسے ہی سکھاتے تھے جیسے کہ قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، آپؐ کہتے تھے کہ تم میں سے جب کسی کے سامنے کوئی معاملہ پیش آجائے تو وہ دو رکعت نفل پڑھے پھر یہ کہے:

"اللھم انی استخیرک بعلمک، واستقدرک بقدرتک، واسألک من فضلک العظیم، فانک تقدر ولا اقدر، و تعلم ولا اعلم، وانت علام الغیوب، اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الأمر خیرلی فی دینی و معاشی و عاقبۃ أمری، أو قال فی عاجل امری - و آجلہ -فاقدرہ لی ویسرہ لی وبارک لی فیہ، وإن کنت تعلم ان ھذاالأمر شرلی فی دینی و معاشی و	اے اللہ! میں تیرے علم کی مدد سے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کی مدد سے معذرت مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں، بیشک تو ہی قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا اور تو ہی جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو ہی غیبوں کا جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے میرے دین اور میری زندگی اور میرے انجام کار میں، یا فرمایا: میری اس دنیا کے لئے یا آخرت کے لئے تو میرے لئے اس کام کا فیصلہ فرما

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاقبة امري– او قال، في عاجل امري و آجله– فاصرفه عني واصرفني عنه، واقدرلي الخير حيث كان ثم رضني به"

دے اور میرے لئے اس کام کو آسان کردے، پھر میرے لئے اس کام میں برکت عطا کر اور اگر تو جانتا ہے تو یہ کام میرے دین و زندگی اور انجام کار، یا فرمایا میری دنیا اور آخرت کے لئے بدتر ہے تو مجھ کو اس کام سے دور کردے۔ اور اس کام کو مجھ سے دور کردے اور میرے لئے بھلائی مہیا کردے جہاں کہیں ہو پھر اس پر مجھے رضامند کردے۔

پھر اپنی ضرورت کا نام لے۔ (بخاری کتاب الدعوات)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کی برکت

وقت کی برکت کی ہمیں سخت ضرورت ہے۔ ہم میں سے ہر شخص جلد عمر گذرنے اور کم کام ہونے کی شکایت کرتا ہے۔ قرآن کریم نے وقت پر بہت توجہ دی ہے، وقت اللہ کی نعمت ہے، اس کی اہمیت اور برکت پر اللہ کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ قرآن کریم کی بعض آیات میں وقت کو لیل ونہار کہا گیا ہے تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کی قدرت کو یاد کرے۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وهو الذي جعل اليل والنهار خلفة لمن اراد أن يذكر او اراد شكورا۞ (فرقان: ٦٢)

اور اسی نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا۔ اس شخص کی نصیحت کے لئے جو نصیحت حاصل کرنے یا شکر گزاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ وقت اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، چنانچہ فرماتا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وسخر لكم الشمس والقمر دآئبين وسخر لكم الّيل والنهار، وآتاكم من كل ماسألتموه وان تعدوا نعمت الله لا تحصوها﴾ (ابراهيم:۳۳-۳٤)

اسی نے تمہارے لئے سورج چاند کو مسخر کر دیا ہے کہ برابر ہی چل رہے ہیں اور رات و دن کو بھی تمہارے کام میں لگا رکھا ہے، اسی نے تمہیں تمہاری منہ مانگی کل چیزوں میں سے دے رکھا ہے، اگر تم اللہ کے احسان گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نہیں سکتے۔

حدیث میں وقت کی قیمت اس طرح بتائی گئی ہے کہ وہ ایک مسلم کی زندگی میں ایک بنیادی عامل ہے، اس میں عظیم برکتیں ہیں اور اس کا حساب کرنا ضروری ہے۔

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بندہ کے دونوں قدم اس وقت تک نہ ہٹیں گے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرلیا جائے، اس نے اپنی عمر کہاں صرف کی؟ اپنی جوانی کن چیزوں میں گزاری؟ اپنا مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور علم پر کتنا عمل کیا؟ (طبرانی، بزار هيثمی مجمع الزوائد: ۱۰/ ۳٤٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث میں ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے، اپنی مالداری کو اپنے فقر سے پہلے، اپنی فراغت کو اپنے شغل سے پہلے اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔

میرے مسلمان بھائی! اسلام کے شعائر خاص طور سے نماز، وقت کی تنظیم اور اس کے احترام پر سب سے بڑی دلیل ہے۔ نمازوں کے اوقات الگ الگ متعین کیے گئے ہیں۔

ایک مسلمان کی زندگی میں وقت کی برکت بہت عظیم چیز ہے اور اس کی بڑی اہمیت ہے، حسن بصریؒ کہتے ہیں: ''میں نے کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنے وقت کی حفاظت اس سے بھی زیادہ کرتے تھے جتنا تم درہم و دینار کی کرتے ہو''۔

کچھ لوگ کا کہنا ہے کہ وقت تلوار کی طرح ہے، اگر تم اس کو نہیں کاٹو گے تو وہ تم کو کاٹ دے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں کسی چیز پر پچھتا تا نہیں ہوں سوائے اس دن پر جس کا سورج غروب ہو جائے اور میری عمر کا کچھ حصہ کم ہو جائے اور اس میں میں کچھ نیک عمل نہ کرسکوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایک حکیم کا قول ہے جس شخص نے اپنی عمر کا ایک دن اس طرح گزار دیا کہ اس میں کوئی حق یا فرض ادا نہیں کیا یا بزرگی و حمد حاصل نہیں کیا یا خیر کی بنیاد نہیں رکھی یا علم حاصل نہیں کیا تو اس نے اپنا دن برباد کیا اور اپنے نفس پر ظلم کیا۔

حضرت ابو بکرؓ نے جب حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا تو انہوں نے ان کو جو وصیت کی تھی اس میں یہ الفاظ تھے: جان لو کہ اللہ کے لئے کچھ کام دن میں کرنے کے ہیں جنہیں وہ رات میں قبول نہیں کریگا، اور کچھ کام رات میں کرنے کے ہیں جنہیں وہ دن میں قبول نہیں کرے گا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے سلیمان کے پاس جو خط لکھا تھا اس میں یہ الفاظ تھے:

" یہ خط ابو درداء کی طرف سے ہے سلیمان کے پاس، اے میرے بھائی! تم اپنی صحت و فراغت کو غنیمت سمجھو قبل اس کے کہ تمھارے اوپر کوئی مصیبت آئے اور کوئی شخص اس مصیبت کو دور نہ کر سکے۔

ایک شاعر کہتا ہے:

بادر شبابك أن يهرما

وصحة جسمك أن تسقما

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: تم جوانی ڈھلنے سے پہلے کام کرلو اور بیمار ہونے سے پہلے اپنی صحت کی حالت میں کام کرلو۔

و أيام عيشك قبل الممات

فما دهر من عاش ان يسلما

ترجمہ: اور موت سے پہلے اپنی زندگی میں کام کرلو کیونکہ کسی زمانہ میں بھی جس نے بھی زندگی گزاری ہے محفوظ نہیں رہا ہے۔

و وقت فراغك بادر به

ليالی شغلك في بعض ما

ترجمہ: فراغت کے وقت میں تم کام کرلو قبل اس کے کہ تمہیں رات میں کام کرنا پڑے۔

و قدم فكل امرئ قادم

علی بعض ما كان قد قدما

ترجمہ: اور کچھ عمل آگے بھیج دو، اس لئے کہ ہر آدمی ان میں سے بعض عمل پر آنے والا ہے جو اس نے بھیجا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائی! آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارے علماء کی زندگی میں وقت کی برکت کتنی زیادہ تھی یہاں تک کہ انہوں نے اتنا علم جمع کر دیا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ اگر انسان اپنی پوری زندگی اس کے پڑھنے میں گزار دے تو اسے ختم نہیں کر سکتا، ذرا تصور کرو کہ انہوں نے کس طرح اس علم کو حاصل کیا ہوگا اور لکھا ہوگا۔

وقت کی خاصیت یہ ہے:

۱۔ وہ جلد گزر جاتا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ویوم یحشرهم کان لم یلبثوا الا ساعة من النهار یتعارفون بینهم﴾ (یونس:٤٥)

اور ان کو وہ دن یاد دلائے جس میں اللہ ان کو اس کیفیت سے جمع کرے گا کہ گویا وہ سارے دن کی ایک گھڑی رہے ہوں گے اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے۔

اس طرح قرآن کریم نے وقت جلد گزر جانے کی تصویر کشی کی ہے۔

ایک شاعر کہتا ہے:

مرت سنون بالوصال وبالهنا

فكأنها من قصرها أيام

ترجمہ: وصال کے سال نہایت خوشگوار گزر گئے گویا کہ وہ چند دن تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثم انثت ایام هجر بعد ها
فکأنها من طولها اعوام

ترجمہ: پھر جدائی کے ایام آئے وہ اتنے لمبے معلوم ہوئے گویا کہ سال ہوں۔

ثم انقضت تلک السنون واهلها
فکأنها وکانهم احلام

ترجمہ: پھر یہ سال اور سال والے ایسے گزر گئے گویا کہ وہ خواب ہوں۔

۲- جو وقت گزر جاتا ہے وہ دوبارہ واپس نہیں آتا ہے۔

ہر لمحہ جو گزر جاتا ہے وہ واپس نہیں آتا، اسی لئے کہا گیا ہے کہ ہر دن فجر طلوع ہوتی ہے اور پکار کر کہتی ہے کہ اے ابن آدم! میں ایک نئی زندگی لے کر آئی ہوں، میں تمہارے عمل پر گواہ ہوں، پس تم زادِ راہ تیار کرلو، اس لئے کہ اگر میں گزر جاؤں گی تو قیامت تک واپس نہیں آؤں گی۔

ایک شاعر نے اس کو اس طرح بیان کیا ہے:

وما المرء الا راکب ظهر عمره
علی سفریفنیه بالیوم والشهر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: آدمی اپنی عمر کی پیٹھ پر سوار سفر میں ہوتا ہے اور دن اور مہینوں میں اپنی عمر فنا کرتا ہے۔

یبیت ویضحی کل یوم ولیلة
بعیداً عن الدنیا قریبا الی القبر

ترجمہ: وہ ہر دن اور رات چاشت کے وقت میں داخل ہوتا جاتا ہے اور رات گزارتا ہے وہ دنیا سے دور ہو جاتا ہے اور قبر سے قریب ہو جاتا ہے۔
شوقی وقت کی اہمیت اس طرح بیان کرتے ہیں۔

دقات قلب المرء قائلة له
ان الحیاة دقائق و ثوان

ترجمہ: آدمی کے دل کی دھڑکن اس سے کہہ رہی ہے کہ زندگی منٹوں اور سکنڈوں کا نام ہے۔
دنیا میں وقت ضائع کرنے والا اور اس کی برکت سے فائدہ نہ اٹھانے والا آخرت میں پچھتائے گا۔ لوگ کہتے ہیں کہ وقت سونے کی طرح قیمتی ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے کیونکہ وہ دوبارہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں آئے گا، اور انسان سے اس کا حساب لیا جائے گا۔ اس کا احساس انسان کو اس وقت ہوگا جب وہ نکل جائے گا اور موت قریب آ جائے گی۔ جیسے کہ قرآن کریم میں ہے:

﴿رب لولاأخرتني الى أجل قريب فاصدق واكن من الصالحين﴾ (منافقون: ١٠)	اے میرے پروردگار! مجھے تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا ؟ کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔

آخرت میں وہ کہیں گے:

﴿ربنا اخرجنا نعمل صالحاً غير الذى كنانعمل اولم نعمر كم ما يتذكر فيه من تذكر وجاء كم النذير﴾ (فاطر:٣٧)	اے ہمارے پروردگار! ہم کو نکال لے، ہم اچھے کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے (اللہ کہے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا۔

میرے بھائی! یہ جان لو کہ وقت بہت جلد گزر جاتا ہے اور واپس نہیں آتا اور وقت کے بارے میں قیامت کے دن تم سے سوال کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تم نے اپنی عمر کہاں فنا کیا۔ کل تم بوڑھے ہو جاؤ گے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ عمل نہیں کر سکو گے جو تم جوانی میں کر سکتے ہو، لہٰذا ان پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو:

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے اوقات میں برکت دے۔ اور ہمیں ان لوگوں میں بنائے جو سننے کے بعد عمل کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل

برکت سے محرومی کے اسباب

جس طرح بہت سی چیزوں سے برکت آتی ہے اسی طرح بہت سی چیزوں سے برکت ختم بھی ہو جاتی ہے، مؤمن کو ان چیزوں سے بچنا چاہیے، جن سے برکت مٹ جاتی ہے۔ جن امور سے چلی جاتی ہے وہ یہ ہیں:

۱- وہ چیز جو غم وحزن اور فقر وفاقہ کا باعث بنے۔

۲- گالی دینا۔ ۳- زیادہ سونا۔

۴- ظلم۔ ۵- سود۔

۶- ناپ تول میں خیانت۔

۷- جو اللہ نے نازل کیا ہے اس کے علاوہ فیصلہ کرنا۔

۸- مالدار ہونے کے باوجود سوال کرنا۔

۹- حرص، طمع دنیا میں رغبت۔

۱۰- ذنوب وکثرت معاصی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱-سچ نہ بولنا اور جھوٹی قسم کھانا۔

۱۲-تقویٰ کی کمی۔

۱۳-ہر کام میں بسم اللہ نہ کہنا۔

۱۴-اکٹھا ہو کر نہ کھانا پینا۔

۱۵-انگلیوں کو نہ چاٹنا۔

۱۶-ان جگہوں سے دور رہنا جن میں برکت ہے۔

۱۷-استغفار نہ کرنا۔

۱۸-حرام مال کمانا۔

۱۹-رشتہ منقطع کرنا۔

۲۰-طلب رزق میں سستی کرنا اور کوشش نہ کرنا۔

۲۱-تنگ دستوں پر آسانی نہ کرنا۔

۲۲-جن چیزوں میں برکت رکھی گئی ہے ان کو نہ پالنا۔

۲۳-علماء کا احترام نہ کرنا۔

۲۴-اچھے مواقع پر برکت کی دعا نہ کرنا۔

اس کے علاوہ یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی ہر نافرمانی برکت مٹانے کا سبب بنتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت زحمت نہ بنے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سب سے زیادہ جس چیز سے تمہارے لئے ڈرتا ہوں وہ زمین کی برکتیں ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کھول دے گا، لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! زمین کی برکتوں سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: دنیا کا ساز و سامان، ایک آدمی نے کہا کہ کیا اچھی چیز سے بھی برائی پیدا ہوتی ہے؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپؐ پر وحی اتر رہی ہے، پھر آپؐ اپنی پیشانی سے پسینا پوچھنے لگے، پھر فرمایا کہ پوچھنے والا کہاں گیا؟ اس شخص نے کہا میں یہاں ہوں، حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم اس کی تعریف کرنے لگے جب ہم کو یہ حال معلوم ہوا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھی چیز سے تو اچھائی ہی پیدا ہوتی ہے، یہ دنیا کا مال (بظاہر) تروتازہ اور شیریں ہے جیسے ربیع کی فصل، گھاس، چارہ اگاتی ہے پھر کسی جانور کا پیٹ پُھلا کر مار ڈالتی ہے یا موت کے قریب کر دیتی ہے، البتہ جو جانور (اعتدال کے ساتھ) ہری ہری گھاس چرے اور جب اس کی کوکھیں تن جائیں (یعنی پیٹ بھر جائے) تو دھوپ میں جا کر کھڑا ہو جائے، پھر جگالی کرے اور پائخانہ پیشاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے (جب یہ غذا ہضم ہو جائے تو) پھر آ کر چرے (ایسا جانور ہلاک نہیں ہوگا) اسی طرح دنیا کا مال سمجھ لو، ظاہر میں تو وہ بہت شریں مگر جو ایمانداری سے اسے کمائے اور اچھے کاموں میں اسے صرف کرے تو اس کے لئے یہ مال ثواب کمانے کا ذریعہ ہے، جو کوئی بے ایمانی سے اسے حاصل کرے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا پیتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا۔(بخاری کتاب الرقاق)

رسول اللہ ﷺ نے پہلے یہ بتانے کی کوشش کی کہ خیر شر بھی لاتا ہے، لیکن جب اسی دوران آپؐ پر وحی نازل ہوئی تو آپؐ نے اس مسئلہ کو ہر طرف سے بیان کر دیا، آپؐ نے یہ بتایا کہ اصلاً اچھی چیز سے اچھی چیز ہی پیدا ہوتی ہے اگر اسے اعتدال سے استعمال کیا جائے جیسے کہ شارع نے بیان کیا ہے، لیکن اگر اعتدال سے استعمال نہ کیا ہے اور خیر کو خیر کے راستے میں نہ لگایا گیا تو وہ شر بھی لاتا ہے۔اس کی وضاحت رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس قول میں کر دی ہے:

”ان کل ماانبت الربیع یقتل حطأای قتلا نهائیا أو یلمای یقرب من الموت “ یہ اس صورت میں ہے جب کھانے میں صحیح طریقہ استعمال نہ کیا جائے اور بدہضمی ہو جائے اور جانور قناعت نہ کرے، یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھے نباتات کو تلاش نہ کرے، لیکن اگر وہ اپنی غذا صحیح تلاش کرے اور اتنا کھائے جو نقصان دہ نہ ہو تو یہ پودے اس کے لئے نفع بخش ہیں اور یہ خیر خیر ہی لائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول:

”الا اکلة............الخضرة أكلت، حتى اذا امتدت خاصرتاها استقبلت الشمس، فاجترت وثلطت (ای تبرزت) وبالت، ثم عادت فأكلت..... کا مطلب یہی ہے۔

خلاصہ ہے کہ یہ پوری کائنات خیر ہے اور اللہ تعالیٰ کے فعل میں اساس خیر ہی ہے لیکن انسان کے سوء تصرف کی وجہ سے شر پیدا ہوتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ دار العلوم المحمدیہ
ریلوے گوداموں ٹریڈر کے بالمقابل پوسٹ لاہور

خاتمہ

میرے مسلمان بھائی! برکت کے روحانی آثار ہماری زندگی کی گہرائی میں پائے جاتے ہیں جن سے برکت کی قدر و قیمت پر اعتماد و یقین بڑھ جاتا ہے اور عمل صالح کے اثرات پر یقین ہو جاتا ہے۔

اس سے ایمان مضبوط ہوتا ہے اور روح کی بالیدگی ہوتی ہے جس کو مادہ پرستی نے گندا کر دیا ہے۔

برکت صرف کلمہ کا نام نہیں ہے جسے زبان سے ادا کیا جاتا ہے یا کان سے سنا جاتا ہے یا آنکھ سے دیکھا جاتا ہے بلکہ اس کا ایک جامع معنی ہے جو مختلف سلوک و آداب کو بھی شامل ہے۔ اسلام میں برکت کا ایک وسیع مفہوم ہے، اس میں بہت سے روحانی اقدار، انسانی معانی اور دینی دلائل اور سماجی آثار پائے جاتے ہیں جنہیں ایک مسلمان کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہماری زندگی اور ہمارے اعمال و اوقات میں خیر و برکت دے۔ (آمین)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

19 4

MAKTABA

AL-DARUSSALAFIAH

HAZRAT TERRACE, SK. HAFIZUDDIN MARG

BOMBAY - 400 008 (INDIA)

TEL.308 27 37/ 308 89 89, FAX. 306 57 10

RS.60/